عقیقہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

عقیقہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

---

۷ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۳۰ جولائی ۲۰۱۷ء بروز اتوار، مکہ مکرمہ میں حافظ نورالعالم کے مکان میں کام شروع کیا، اور ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۸ اگست ۲۰۱۷ء بروز منگل مکمل ہوا۔ بمقام مکہ مکرمہ۔

بیت العمار کراچی

عَقِیقَہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: ۱۴۳۹-۲۰۱۷

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے پتے

ملک بھر کے مشہور کتب
خانوں میں دستیاب ہیں

ناشر

بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰

0333-3136872, 0302-2205466
0333-3845224

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
	☆......ت......☆
۶۳	تبلیغی جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا............
۶۳	تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا............
۶۳	تحفہ لینا............
۶۵	ترتیب ذبح اور حلق میں............
۶۵	تقریب کی وجہ سے بچہ کو دیا ہے............
۶۶	تقریب میں جو دیا جاتا ہے............
۶۷	تقسیم گوشت............
۶۷	تکالیف و مصائب میں بچہ گھرا ہوا ہوتا ہے............
۶۷	تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا............
	☆......ج......☆
۶۸	جانور خریدا پھر بچہ فوت ہو گیا............
۶۸	جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہو گیا............
۶۹	جانور ذبح کرنے کی جگہ............
۷۰	جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا............
۷۰	جانور متعین کرنے کا حکم............
۷۰	جاہلیت کا رواج عقیقہ کے بارے میں............
۷۰	جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو............

عنوان	صفحہ نمبر

حرفِ آغاز

اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مظہر اور انسان کے لیے اس کی وارث ہے نسل اور نسب کی بقاء کا ذریعہ ہے، بچپن میں آنکھوں کی ٹھنڈک، جوانی میں معاون اور بڑھاپے میں مخلص سہارا ہے، نیک اور عالم اولاد ماں باپ کے لیے صدقۂ جاریہ اور آخرت میں نیک نامی اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

اگر اولاد حافظ ہو تو قیامت کے دن اس کے والدین کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام، تمام صحابہ کرام، تمام اولیاء کرام، تمام بنی آدم اور تمام فرشتوں کے مجمع عام میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر اولاد عالم ہو تو عزت واحترام کی انتہا ہوگی، اور آخرت میں اولاد کی دعا اور استغفار سے والدین کو نیکیوں کے پہاڑ ملیں گے اور والدین ان نیکیوں کے پہاڑوں کو دیکھ کر حیران ہو جائیں گے، اور جن کی اولاد نہیں ہوگی وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہیں گے، اس سے معلوم ہوا کہ اولاد اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے، اور ہر نعمت پر شکر ادا کرنا بندہ کی ذمہ داری ہے اس لیے شریعت نے اس عظیم نعمت کے شکر کے طور پر عقیقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

بچے کی پیدائش پر والدین اور اقرباء رشتہ داروں کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے گھر کی رونق اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے، پیار کرنے کے لیے ایک معصوم پھول مل جاتا ہے اس خوشی، فرحت اور قلبی سرور کے شکر کے طور پر عقیقہ کیا جاتا ہے اس سے دوست احباب، فقراء ومساکین اور دیگر رشتہ داروں کی دعا حاصل کی جاتی ہے، جب ان کو عقیقہ کا گوشت ملے گا، اور کھانے کی دعوت ملے گی، تو فطری اور طبعی طور پر ان کے

دل سے بچے کے لیے دعائیں نکلیں گی، اور لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے بچے آسمانی زمینی آفات، بلیات اور بیماری اور حادثات سے محفوظ ہو جاتے ہیں، عقیقہ کی وجہ سے بلائیں ٹل جاتی ہیں، اور بچے بڑے ہو کر ماں باپ کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور وہ شیطانی اثرات اور اس کے شرور و فتن سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور عقیقہ کی وجہ سے بچے کے والدین، رشتہ دار، دوست احباب اور عام لوگوں کے درمیان تعلق اور محبت کی فضاء پیدا ہوتی ہے، دعوتوں سے لوگوں کے دل ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں، محبت اور انسیت ہوتی ہے، جھگڑے فساد اختلافات اور رنجشیں ختم ہو جاتی ہیں اور عقیقہ نہ کرنے سے بچہ خیر و بھلائی سے محروم رہتا ہے، آفات بلیات اور مصائب و حوادث کا شکار ہو سکتا ہے، دنیاوی مشقت اور تکلیف میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے، ایسا بچہ بڑے ہو کر ماں باپ کے نافرمان بھی ہوتا ہے، بعد میں ماں باپ پریشان ہو کر روتے ہیں۔

واضح رہے کہ عقیقہ میں بڑا راز بھی ہے، حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''فیض الباری'' میں لکھا ہے کہ عقیقہ کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک جان عطا کی ہے، لہٰذا تم بھی ایک جانور ذبح کر کے اس کا قرب حاصل کرو، اس لیے عقیقہ اور قربانی دونوں کے جانور میں تمام اعضاء کی سلامتی شرط ہے، فرق صرف یہ ہے کہ قربانی ہر سال ہوتی ہے اور عقیقہ زندگی میں ایک بار ہوتا ہے۔

عقیقہ میں مصلحت بھی ہے، حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں لکھا ہے کہ عقیقہ میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ باپ اس بچے کو اپنا ہی سمجھتا ہے، چنانچہ عقیقہ کرنا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اس شخص کو اپنی بیوی کے چال چلن اور کردار کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اس سے بہت سارے فتنے اور بے شمار الزامات اور تہمت کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں اور معاشرہ، خاندان اور برادری میں بچے کا احترام اور عزت ہوتی ہے اور اس کا ایک

مقام ہوتا ہے۔

عقیقہ کا سلسلہ صرف اسلام کے دور سے شروع نہیں ہوا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے عربوں کے یہاں جاہلیت کے زمانے سے عقیقہ کا رواج تھا، ان کے یہاں یہ دستور تھا کہ بچہ کی پیدائش کے چند روز بعد نومولود بچے کے سر کے وہ بال جو ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوا ہے صاف کرا دیئے جاتے اور اس خوشی میں کسی جانور کی قربانی کی جاتی۔

اسلام میں یہ ہدایت دی گئی کہ بچہ کا عقیقہ کرتے وقت اس کے سر کے بال اتارے جائیں اور بال کے برابر سونا یا چاندی یا ان کی قیمت فقراء مساکین میں صدقہ کر دی جائے، اور اس کے سر پر زعفران یا خلوق یا صندل گھس کر لگا دیا جائے۔

اور عقیقہ کے گوشت کو قربانی کے گوشت کی طرح تین حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک حصہ گھر میں، ایک حصہ دوست واحباب کو اور ایک حصہ فقراء ومساکین کو دیا جائے، اور کھال فروخت کرنے کی صورت میں قیمت کی رقم فقراء مساکین میں صدقہ کر دی جائے۔

یہ عقیقہ کے مختصر احکامات اور فوائد ہیں، لہٰذا تمام صاحبِ اولاد مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے تو اپنی اولاد کا عقیقہ کریں، لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا یا ایک حصہ عقیقہ کریں اور اگر لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے کا عقیقہ کرنے کی حیثیت نہیں ہے تو صرف ایک بکرے یا ایک حصہ پر اکتفاء کریں۔

اور عقیقہ کرتے ہوئے مستحب وقت کا خیال رکھیں، اور مستحب وقت پیدائش کا ساتواں دن یا چودھواں دن یا اکیسواں دن ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مختصر کتاب تیار ہوگئی ہے، اس میں عقیقے کے

مسائل، حکمت اور فوائد حروف تہجی کی ترتیب سے موجود ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو بھی دوسری کتابوں کی طرح قبولیت عطا فرمائیں۔ اور لوگوں کو مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائیں اور ہدایت کا ذریعہ اور صدقہ جاریہ بنائیں اور دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی کا ذریعہ بنائیں، آمین بحرمة سيد المرسلين صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين.

آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی کمپوزنگ تصحیح، تخریج، سیٹنگ اور پروف ریڈنگ میں شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائیں اور سب کو اجر عظیم عطا فرمائیں، آمین۔

نوٹ: واضح رہے کہ احناف کی کتابوں میں عقیقہ کے بارے میں زیادہ تفصیلات دستیاب نہیں ہیں اس لئے اس کتاب میں دیگر ائمہ کرام کے مذاہب سے بھی مسائل لئے گئے ہیں۔ [1]

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نزیل مکہ مکرمہ

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ - ۱۹ اگست ۲۰۱۷ء بروز بدھ

---

[1] وإنما ذكرت هذه الفوائد، وغالبها عن غير الحنفية لكون باب العقيقة مفقودا عندهم فاذا احتاج أحد إلى فروعه لم يجد في كتب المذهب إلا القليل النادر، فأودعتها ههنا تذكرة للناظر وتبصرة للماهر، ولقد صدق القائل:

كم ترك الأول للآخر

(اعلاء السنن: (۱۲۷/۱۷)، كتاب الذبائح، باب العقيقة، ط: ادارة القرآن.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆......الف......☆

اپنا عقیقہ بچے کے عقیقہ کے ساتھ کرنا

''بچے کے عقیقہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

اپنا عقیقہ بڑے ہونے کے بعد کرنا

آدمی اپنا عقیقہ بڑے ہونے کے بعد بھی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔[1]

اپنے عقیقے سے پہلے بچی کا عقیقہ کرنا

اپنے عقیقے سے پہلے بچی یا بچہ کا عقیقہ کرنا جائز ہے[2]، اولاد کا عقیقہ صحیح

---

[1] عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصرى إذا لم يعق عنك فعق عن نفسك وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة عند الذبح، (۱۷/ ۱۲۱)، ط: ادارة القرآن)

⇐ فنقل الرافعي أنه يدخل وقتها بالولادة......ثم قال: والإختيار أن لاتؤخر عن البلوغ، فإن اخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه، لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/ ۵۹۴، ۵۹۵)، ط: دارالمعرفة).

⇐ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، مكتبه امداديه).

[2] وذكر محمد رحمه الله تعالى: في العقيقة، فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثانى والعشرون فى تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/ ۳۶۲)، ط: رشيديه)=

ہونے کے لیے باپ کا عقیقہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ ❶

اپنے عقیقے کو اولاد کے عقیقہ سے پہلے لازم سمجھنا

"اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

اجرت میں دینا

عقیقہ کے جانور کا سر یا کوئی دوسرا عضو، یا گوشت یا کھال کسی بھی شخص مثلاً قصائی، جانور ذبح کرنے والے، دائی یا نائی یا طباخ وغیرہ کو اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے، اجرت کے بغیر دینے میں یہ تفصیل ہے کہ جہاں اس کا رواج نہ ہو وہاں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، ❷ اور جہاں اس طرح اجرت کے طور پر

= ⇐ قال فی السراج الوهاج فی کتاب الأضحية مانصه: مسألة: العقيقة تطوع إن شاء فعلها، وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: امداديه).

⇐ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۶)، ط: سعيد

❶ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل ونقل فی نص الشافعی فی البويطی أنه لايعق عن كبير... (فتح الباری، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذء عن الصبی فی العقيقة، (۹/ ۵۹۵)، ط: دار المعرفة).

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇐ أوجز المسالک، كتاب العقيقة، (۱۰/ ۱۷۸)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ ولايعطى أجر الجزار منها؛ لأنه كبيع.

قوله: واستفيدت إلخ)...... ولايعطى أجر الجزار منها، لقوله عليه الصلاة والسلام لعلی رضی الله تعالى عنه: تصدق بجلالها، وخطامها ولاتعط أجر الجزار منها شيئا. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۸، ۳۲۹)، ط: سعيد).

⇐ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطى جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطى فی أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فی العقيقة وأحكامها، (ص: ۷۰)، الفصل العشرون فی حكم جلدها وسواقطها، ط: دار الكتب العلمية). =

دینے کا رواج ہے یا وہ لوگ اسے اپنا حق سمجھتے ہوں وہاں دینا جائز نہیں ہے یہ بھی اجرت ہی بنتی ہے۔ ❶

اضحیہ کے ایام کے علاوہ گائے میں عقیقہ کا حصہ رکھنا

اضحیہ کے ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی گائے سے عقیقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ بقیہ حصوں میں بھی قربت وعبادت کی نیت ہو۔ ❷

= ⇦ قوله: ولايعط أجرة الجزار .إلخ)أما لو أعطاه لفقره أوعلى وجه الهدية،فلابأس به، (حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الأضحية،(٦/ ٩)،ط: امداديه ،ملتان).

⇦ ولا يجوز إعطاء الجزار أو الذابح جلدها أوشيئا منها كأجرة للذبح ،لما روى على رضى الله عنه:قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقوم على بدنة(أى عند نحرها) وأن أقسم جلودها وجلالها،وألا أعطى الجازر شيئا منها،وقال نحن نعطيه من عندنا.فإن أعطى الجزار شيئا من الأضحية لفقره أوعلى سبيل الهدية،فلابأس لأنه مستحق للأخذ فهو كغيره. (الفقه الاسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الأول:الأضحية، المبحث السادس: أحكام لحوم الضحايا،(٣/ ٢٧٤١)،ط:در الفكر).

❶ لأن المعروف كالمشروط،وهو ممايعين المنع.(شامي، كتاب الرهن، (٦/ ٤٨٢)، ط:سعيد).

⇦ المعروف عرفا كالمشروط شرطا.(شرح المجلة لسليم رستم، المادة: ٤٣،المقالة الثانية:في بيان القواعد الكلية الفقهية،(١/ ٣٠)، ط: مكتبه فاروقية).

⇦ شامي، كتاب الهبة،(٥/ ٦٩٦)،ط:سعيد.

❷ وليس لها(أى للعقيقة)من العام وقت معين ،فهي مرتبطة بولادة المولود في أى وقت من العام،وأماالأضحية فإنها تذبح.....في أيام النحر،وهي وقتها. (الموسوعة الفقهية،حرف العين،العقيقة، (٣٠/ ٢٧٦)،ط:دار الصفوة،مصر).

⇦ إعانة الطالبين، كتاب الحج،مطلب: العقيقة،(٢/ ٣٣٦)، ط:دارإحياء التراث العربي).

⇦ قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل،وشمل مالوكان أحدهم مريدا للأضحية عن عامه وأصحابه عن الماضي،تجوز الأضحية عنه،(رد المحتار، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٢٦)، ط:سعيد).

⇦ ووجه الفرق أن البقرة تجوز عن سبعة بشرط قصد الكل القربة، واختلاف الجهات فيها لايضر.(تبيين الحقائق،كتاب الأضحية،(٦/ ٤٨٣)،ط:دار الكتب العلمية،بيروت).

افضل عقیقہ

بکرا بکری، مینڈھے اور دنبے سے عقیقہ کرنا افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ میں مینڈھا ذبح کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ عقیقہ میں مینڈھا ذبح کرنا افضل ہے۔ ❶

ایک عورت نے اونٹ کے ذریعہ عقیقہ کرنے کی نذر مانی تھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنت طریقہ افضل ہے یعنی بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے، اس سے معلوم ہوا کہ بکرے یا بکری کو عقیقہ میں ذبح کرنا افضل ہے۔ ❷

---

❶ والكلام إنما هو فی الأجزاء، وأما الأفضلية فلاشک أنها فی الغنم لحديث عائشة المذكور فی المتن، ولماروينا من طريق عبدالرزاق عن ابن جريج أخبرنی يوسف بن مالک أنه دخل على حفصه بنت عبدالرحمن بن أبی بكر وقد ولدت للمنذر بن الزبير غلاما، فقلت لها: هلا عققت جزورا على ابنک؟ قال: معاذ الله! كانت عمتی عائشة تقول: على الغلام شاتان وعلى الجارية شاة...... فإن غاية مافيه كون الشاة فيها أفضل والله تعالى أعلم......

قلت وينبغی أن يكون الأفضل فی الغلام الكَبش لماورد فی عقيقة الحسن والحسين رضی الله عنهما والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: ادارة القرآن).

⇦ وعن ابن عباس أن رسول الله صلی الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا رواه أبوداود والنسائی ولفظ النسائی بكبشين. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فی العقيقة وأحكامها، الفصل الثالث فی أدلة الاستحباب، (ص: ۳۹)، ط: دار الكتاب العربی).

⇦ أوجز المسالک، كتاب العقيقة، (۱۹۳/۱۰)، ط: دارالقلم، دمشق).

❷ عن أم كرز وأبی كرز قالا: نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن أبی بكر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا جزورا، فقالت عائشة رضی الله تعالى عنها: لا بل السنة أفضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة. الحديث (مستدرک الحاكم، (۲۶۶/۴)، كتاب الذبائح، (رقم الحديث: ۷۵۹۵)، ط: دارالكتب العلمية، بيروت).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۱۶،۱۱۵/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، (۵۲۸/۷)، ط: ادارة الطباعة المنيرية).

نوٹ: بھیڑ، دنبہ بکری مینڈھے کی جنس میں سے ہے۔ ❶

اکیس روز کے بعد عقیقہ کرنا

بچے کی ولادت کے ساتویں روز، یا چودھویں روز یا اکیسویں روز عقیقہ کرنا مستحب ہے، اگر اتفاق سے یا کسی وجہ سے اکیسویں روز عقیقہ نہیں کرسکا تو موت سے پہلے پہلے تک کرنا بھی جائز ہے۔ ❷

---

❶ فأما البقر والجواميس فجنس واحد،وكذاالمعز مع الضأن.(الهداية، كتاب البيوع،باب الربا،(۳/ ۸۹)،ط:رحمانيه).

⇦ أن مايكون أصله جنسا واحدا كالبقر مع الجواميس والعراب مع البخاتي والمعز مع الضأن فلبنهما جنس واحد ودليل اتحاد جنس الأصل تكميل نصاب البعض بالبعض في باب الزكاة.(المبسوط للسرخسي، كتاب البيوع،(۱۲/ ۱۷۷)،ط:دارالمعرفة).

⇦ لحم البقر والجواميس جنس واحد،وكذ االمعز مع الضأن...... لايجوز فيه التفاضل لأنها جنس واحد،وإن اختلفت ألوانها.(الجوهرة النيرة، كتاب البيوع،باب الربا، (۱/ ۲۶۱)، ط:حقانيه).

❷ فنقل الرافعي أنه يدخل وقتها بالولادة...ثم قال: والاختيار أن لاتؤخر عن البلوغ، فان أخرت عن البلوغ،سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه،لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل (فتح الباري: (۹/ ۵۹۴)، كتاب العقيقة،باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، ط:دار المعرفة،بيروت).

⇦ قال:أخبرني عبدالملك في موضع آخر:أنه قال لأبي عبدالله: فيعق عنه كبيرا،قال: لقد أسمع في الكبير شيئا،ثم قال لي: ومن فعله فحسن.(تحفة المودود بأحكام المولود، (ص: ۷۲)،الباب السادس: في العقيقة وأحكامها،الفصل التاسع عشر:في حكم من لم يعق عنه أبواه هل يعق نفسه إذابلغ؟،ط:دارالكتاب العربي،بيروت).

⇦ ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين ،قلت:بل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباري، كتاب العقيقة،(۴/ ۳۳۷)،ط:رشيديه).

⇦ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ.......... ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية،(۲/ ۲۳۳)، كتاب الذبائح،ط: مكتبه بميميه مصر).

اللہ واسطے چھوڑے ہوئے بکرے

اگر کسی نے ایک بکرا اللہ واسطے کا چھوڑ رکھا ہے، اس کے بعد اس کے پاس لڑکا پیدا ہوا ہے، تو اس بکرے کو عقیقہ میں ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بکرے کی مستقل طور پر نذر ہوگئی ہے، اور نذر کے بکرے سے عقیقہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ❶

انتقال کے بعد عقیقہ کرنا

''مرحوم بچہ کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۷)

اوجھڑی

عقیقہ کے عام گوشت کی طرح اوجھڑی کا کوئی مصرف متعین نہیں ہے کسی کو دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور خود بھی کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے جیسا کہ قربانی میں اختیار ہے۔ ❷

---

❶ (ناذر لمعینة)قال فی البدائع:أماالذی یجب علی الغنی و الفقیر فالمنذور به بأن قال: لله علی أن أضحی شلة أوبدنة،أوهذه الشاة أو البدنة،أوقال:جعلت هذه الشاة أضحیة،لأنها قربة من جنسها إیجاب...... فتلزم بالنذر کسائر القرب و الوجوب بالنذر یستوی فیه الغنی و الفقیر......

واعلم أنه قال فی البدائع:ولو نذر أن یضحی شاة وذلک فی أیام النحر وهو موسر فعلیه أن یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذر و شاة بإیجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنی به الإخبار عن الواجب علیه فلایلزمه إلا واحدة ولو قبل أیام النحر لزمه شاتان بلاخلاف.

رد المحتار،(۳۲۰/۶)، کتاب الأضحیة،ط:سعید.

⇦ بدائع الصنائع،(۱۹۲/۴)، کتاب التضحیة، ط:رشیدیه.

⇦ الفتاوی الهندیة،(۲۹۱/۵)، کتاب الأضحیة،الباب الأول، ط:رشیدیه.

❷ وسبیلها فی الأکل والهدیة و الصدقة سبیل الأضحیة.(إعلاء السنن، کتاب الذبائح،باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة،(۱۲۷/۱۷)، ط:ادارة القرآن).

⇦ أوجز المسالک،کتاب العقیقة،(۱۹۸،۱۹۷/۱۰)،ط:دار القلم، دمشق.=

اولاد کا حق ضائع کرنا

”حق ضائع کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۶)

اولاد کے عقیقہ سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اپنا عقیقہ نہیں ہوا تو اولاد کا عقیقہ نہیں کر سکتے پہلے اپنا عقیقہ کرنا ہوگا پھر اولاد کا، یہ بات درست نہیں، اگر اپنا عقیقہ اب تک نہیں ہوا تو بھی اولاد کا عقیقہ کرنا صحیح ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، ❶ باقی اپنا عقیقہ بھی کر لینا چاہیے۔ ❷

⇐ وہر چہ در اضحیہ معتبر است از شرائط واحکام در عقیقہ نیز معتبر است (اشعۃ اللمعات، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقۃ، (۴۸۰/۳)، ط: منشی نول کشور لکھنؤ)۔

⇐ امداد الفتاویٰ، کتاب الذبائح والأضحیۃ والصید والعقیقۃ، فصل فی الصید والعقیقۃ، (۶۲۰/۳)، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

❶ قال فی السراج الوهاج فی كتاب الأضحية مانصه: مسألة العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۲/۲)، ط: امداديه).

⇐ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل. ونقل فى نص الشافعي فى البويطي: أنه لايعق عن كبير. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۵۹۵/۹)، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇐ أوجز المسالک، کتاب العقيقة، (۱۷۸/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصرى إذا لم يعق عنک، فعق عن نفسک وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۲۱/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۳/۲)، ط: مكتبه امداديه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

اولاد نافرمان ہوگی

جس بچے کا عقیقہ نہیں کیا جاتا ہے وہ والدین کا نافرمان ہوتا ہے، اس لیے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ بڑھاپے میں اس کی اولاد نافرمان نہ ہو تو بچپن میں اس کی طرف سے عقیقہ کرلیا کرے، کیونکہ والد کا قدرت واستطاعت کے باوجود بچے کا عقیقہ نہ کرنا اولاد کی نافرمانی کا سبب ہے۔ ❶

اونٹ

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۳)

اون

عقیقہ کرنے کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اس کی اون اس نیت سے کاٹنا کہ خود استعمال کرے گا مکروہ ہے، اور اگر کاٹ دی تو اسے صدقہ کردینا ضروری ہے، البتہ ذبح کرنے کے بعد اس کی اون وغیرہ سے خود فائدہ حاصل کرنا درست ہے، اس کا حکم کھال والا ہے جس طرح کھال خود استعمال کرسکتا ہے اون کو بھی خود استعمال کرسکتا ہے اور اگر اون بیچ دی تو رقم صدقہ

---

❶ ومن حديث عمرو بن شعيب، عند أبي داود والنسائي قال: "لاأحب العقوق" فإن أصله مخالفة أحد الأبوين بما يؤذيهما...... وقال القاري: معناه فمن شاء أن لايكون ولده عاقاله في كبره فليذبح عنه عقيقة في صغره: لأن عقوق الوالد يورث عقوق الوالد، ولايحب الله العقوق وهذا توطئة لقوله: "ومن ولد له ولد"..إلخ (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، تحت رقم الحديث: ١٠٣٤، (١٠/ ١٧٤، ١٧٥)، ط: دار القلم، دمشق).

⇐ مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (٨/ ٨٠)، الفصل الثاني، ط: رشيديه.

⇐ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (٣/ ٣٥٨)، الفصل الثاني، ط: رشيديه.

کر دینا ضروری ہے۔❶

ایامِ نحر میں عقیقہ کرنا

ایامِ نحر میں عقیقہ کرنا درست ہے۔❷

ایک گائے سے ایک بچہ کا عقیقہ کرنا

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۳)

ایک گائے میں سات بچوں کا عقیقہ

ایک گائے میں سات زندہ بچوں کا عقیقہ کرنا جائز ہے،❸ مردہ بچوں کا

---

❶ ولو اشترى شاة للأضحية،فيكره أن يحلبها أويجز صوفها، فينتفع به، لأنه عينها للقربة، فلايحل له الانتفاع بجزء من أجزائها.....فإن حلب تصدق باللبن.....وإن تصدق بقيمته جاز؛ لأن القيمة تقوم مقام العين،وكذلك الجواب في الصوف والشعر والوبر،ويكره له بيعها لما قلنا.(بدائع الصنائع،كتاب التضحية،فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية وعندها وبعدها ومايكره،(٥/٧٥)،ط:سعيد).

⇦ الدر مع الرد،كتاب الأضحية،(٦/٣٢٩)،ط:سعيد.

⇦ الفتاوى الهندية،كتاب الأضحية،الباب السادس في بيان مايستحب في الأضحية والانتفاع بها،(٥/٣٠٠،٣٠١)،ط:رشيديه.

⇦ (فإن بيع اللحم أو الجلد به)أي بمستهلك(أوبدراهم تصدق بثمنه).(الدرمع الرد،كتاب الأضحية،(٦/٣٢٨)،ط:سعيد).

❷ وتفارق(أي العقيقة)الأضحية في بعض الأحكام، وهوأنه لايجب إعطاء الفقراء منها قدر متمول نيئا.....وفي أنهالاتتقيد بوقت بخلاف الأضحية في جميع ذلك.(إعانة الطالبين للبكري،كتاب الحج،مطلب:العقيقة،(٢/٣٣٦)،ط:دارإحياء التراث العربي).

⇦ حاشية الباجوري،كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحاياو الأطعمة،فصل في أحكام العقيقة،(٢/٣٠٣)،ط:دارإحياء التراث العربي)

⇦ وليس لها(أي لـلعقيقة)من العام وقت معين،فهي مرتبطة بولادة المولود في أي وقت من العام.(الموسوعة الفقهية،حرف العين،عقيقة،(٣٠/٢٧٦)،ط:دارالصفوة،مصر).

❸ عن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة.(مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة،باب في الأضحية، الفصل الأول، (١/١٢٧)،ط:قديمي).=

عقیقہ نہیں ہوتا اس لیے گائے میں مردہ بچوں کے عقیقے کوشامل نہ کیا جائے ❶ البتہ ان کے لئے قربانی کے ایام میں قربانی کی نیت سے حصہ ڈالنا درست ہے۔ ❷

=⇦ ولایجوز بعیر واحد ولابقرة واحدة عن أکثر من سبعة، ویجوزذلک عن سبعة أو أقل من ذلک،وهذا قول عامة العلماء......لماروی عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: البدنة تجزئ عن سبعة،والبقرة تجزئ عن سبعة(بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل فی محل إقامة الواجب،(۲۰۶/۴، ۲۰۷)، ط: رشیدیه).

⇦ الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة،الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا، (۳۰۴/۵)،ط:رشیدیه.

⇦ یتأدی أصل السنة عن الغلام بشاه أوبسبع بدنة أوبقرة،لأنه علیه الصلاة والسلام عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا وألحق به سبع بدنةأو بقرة. (حاشیة الباجوری علی ابن قاسم الغزی، کتاب أحکام الصید والذبائح والضحایا والأطعمة،فصل فی أحکام العقیقة، (۳۰۳/۲)،ط:دار احیاء الکتب العربیة).

⇦ ولوذبح بدنة أوبقرة عن سبعة أولاد أواشترک فیها جماعة جاز،سواء أراد کلهم العقیقة أوبعضهم العقیقة.(إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۱۹/۱۷)،ط:ادارة القرآن).

⇦ المجموع شرح المهذب، کتاب الحج، باب العقیقة،(۴۰۹/۸)، ط: مکتبة الإرشاد.

❶ ثم إن الترمذی أجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین،قلت:بل یجوز إلی أن یموت.(فیض الباری، کتاب العقیقة،باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة،(۳۳۷/۴)،ط:رشیدیه).

⇦ فتاوی رحیمیہ، کتاب الأضحیۃ، باب العقیقۃ، عنوان: ’’مرحوم بچے کے عقیقہ کے متعلق ایک اشکال کا جواب‘‘، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

⇦ احسن الفتاوی، کتاب الأضحیۃ والعقیقۃ، عنوان: ’’بالغ ہونے اور انتقال کے بعد عقیقہ کرنا‘‘، (۵۳۶/۵)، ط: سعید۔

❷ ولکن الأحوط أن ینوی عن الصغیر المیت الأضحیة ،فإنها تقوم مقام العقیقة أیضا. قال الحافظ فی الفتح: وعند عبدالرزاق عن معمر عن قتادة:"من لم یعق عنه أجزأته أضحیته". وعند ابن أبی شیبة عن محمد بن سیرین والحسن:"یجزی عن الغلام الأضحیة من العقیقة". (امداد الأحکام، کتاب الصید والذبائح والأضحیۃ والعقیقۃ، عنوان: عقیقہ کے متعلق چند سوالات، (۲۳۵/۴)، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)۔=

ایک ہی دن میں مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا عقیقہ کرنا

''مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک ہی دن عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۵)

= ⇦ فتح الباری، کتاب العقیقة،باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۵۹۵/۹)، ط:دار المعرفة.

⇦ قال ابن الملک:یدل علی أن التضحیة تجوز عمن مات.(مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة،باب الأضحیة،الفصل الثانی،(۵۱۵/۳)، ط:رشیدیه).

⇦ وإن کان أحد الشرکاء ممن یضحی عن المیت جاز.(بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب،(۷۲/۵)، ط:سعید).

☆......ب......☆

باپ بیٹے کو کچھ دے تو

اگر باپ اپنے نابالغ بیٹے کو کوئی چیز دینا چاہے تو صرف اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، نابالغ بیٹے کے لیے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر بیٹا بالغ ہے تو صرف باپ کا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بالغ بیٹے کا اس چیز پر قبضہ کرنا بھی لازم ہوگا ورنہ ہبہ کا اعتبار نہیں ہوگا۔ ❶

باپ دادا نہیں

اگر باپ دادا نہیں ہیں اس وقت ماں یا بھائی وغیرہ بچہ کو کچھ دینا چاہیں، اور وہ بچہ ان کی پرورش میں بھی ہو تو صرف اتنا کہہ دینے سے بھی ہبہ (گفٹ) صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ❷

❶ وهبة الأب لابنه الصغير تتم بمجرد العقد) لأنها في يد الأب وهو الذي يقبض له فكان قبضه كقبضه ، وكل من يعوله في هذا كالأب ، ولو وهب لابنه الكبير وهو في عياله فلا بد من قبضه ، لأنه لا ولاية له عليه فلا يقبض له.(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الهبة، (٣/ ٤٩)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦(وهبة من له ولاية على الطفل في الجملة تتم بالعقد)
قوله:على الطفل)فلو بالغا يشترط قبضه،ولوفي عياله.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة،(٥/ ٦٩٣)، كتاب الهبة،ط:سعيد).

⇦ تبيين الحقائق، كتاب الهبة،(٥/ ٩٥،٩٦)،ط:امداديه،ملتان.

❷ (وهبة الأب لطفله تتم بالعقد......والأم)ونحوها(كالأب عند غيبته غيبة منقطعة أو موته وعدم) الجد(وصيه)لأن وليه أحد هؤلاء الأربعة، وإن لم يكن في عيالهم،وعند عدمهم تتم بقبض كل من يعوله، فلذا قال: (إن كان الطفل في عيالها وكذا)الحكم في (كل من يعول الطفل) .(الدر المنتقى مع المجمع،كتاب الهبة،(٣/ ٤٩٦)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦(وهبة من له ولاية على الطفل في الجملة)وهو كل من يعوله، فدخل الأخ والعم عند عدم الأب لو في عيالهم (تتم بالعقد). (الدر المختار مع الرد، كتاب الهبة،(٥/ ٦٩٣)،ط:سعيد).

⇦ شرح المجلة لسليم رستم باز ،رقم المادة: ٨٥١،الكتاب السابع:في الهبة،الباب الأول، =

باپ عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

"عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۰)

باجا

شادی، نکاح، ختنہ اور عقیقہ وغیرہ میں کسی قسم کے باجے کی اجازت نہیں ہے، باجا بجانے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔ ❶

بال

☆......بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن یا چودھویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے، ❷ ساتویں دن سے پہلے عقیقہ کرنا سنت کے خلاف

= (۱/ ۳۷۱)، ط:مکتبہ فاروقیہ.

❶ عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع. (مشكوة المصابيح، كتاب الآداب، باب البيان والشعر، الفصل الثالث، (ص: ۴۱۱)، ط: قديمي).

⇦ وقال النووي في الروضة غناء الإنسان بمجرد صوته مكروه وسماعه مكروه وإن كان سماعه من الأجنبية كان أشد كراهة والغناء بآلات مطربة هو من شعار شاربي الخمر كالعود والطنبور والصنج والمعازف وسائر الأوتار حرام وكذا سماعه حرام. (مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب الشعر والبيان، الفصل الثالث، (۹/ ۱۵)، ط: رشيديه).

⇦ روضة الطالبين وعمدة المفتين، كتاب الشهادات، (۱۱/ ۲۲۷)، ط: المكتب الإسلامي، دمشق.

❷ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۶)، ط: ادارة القرآن.

⇦ عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۲۱/ ۱۳۰)، ط: دار الكتب العلمية.

ہے❶ اور بالوں کے برابر وزن کر کے چاندی یا اس کی قیمت غریبوں کو صدقہ کر دینا مستحب ہے۔❷

مذکورہ چاندی یا اس کی قیمت بال کاٹنے والے نائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔❸

☆......ان بالوں کو زمین میں دفن کر دینا مستحب ہے۔❹

---

❶ (ويسن) سنة مؤكدة (أن يعق عن) الولد بعد تمام انفصاله......لاقبله.(تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة،(۹/ ۳۵۸)، ط:دارإحياء التراث العربي).

⇦(ص)في سابع الولادة(ش)هذا متعلق بالمصدر وهوذبح،والمعنى أن وقت ذبح العقيقة في يوم سابع الولادة لاقبله اتفاقا.(حاشية الخرشي على مختصر خليل،باب الأضحية، (۳/ ۴۱۰)، ط: دارالكتب العلمية).

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة،(۸/ ۴۰۲)،ط:مكتبة الإرشاد.

❷❸ عن أبي رافع قال: لما ولدت فاطمة حسنا قالت: الا أعق عن ابني بدم؟ قال:لا،ولكن احلقي رأسه ثم تصدقي بوزن شعره من فضة على المساكين أو الأوفاض، وكان الأوفاض ناسا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم محتاجين في المسجد، أو في الصفة،وقال أبو النضر:من الورق على الأوفاض -يعني أهل الصفة- أو على المساكين ففعلت ذلك، قالت: فلما ولدت حسينا فعلت مثل ذلك.(المسند للإمام أحمد بن حنبل،رقم الحديث: ۲۶۶۴۲ ،مسندأبي رافع رضي الله عنه،(۷/ ۵۴۳)،ط:دارإحياء التراث العربي،بيروت).

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا،باب ماجاء في التصدق بزنة شعره فضة وما تعطى القابلة، (۹/ ۳۰۴)،ط:اداره تاليفات اشرفيه.

⇦ كنز العمال،رقم الحديث:۴۵۴۰۳،حرف النون،الباب السابع،الفصل الثاني في العقيقة، (۱۶/ ۴۳۵)، ط: مؤسسة الرسالة.

❹ ويستحب أن يدفن الشعر.(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الحج، (۱/ ۱۵۴)، ط:دار الكتب العلمية).

⇦ فإذا قلم أظفاره أوجز شعره ينبغي أن يدفن ذلك الظفر والشعر المجزوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية،الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وحلق المرأة شعرها...... إلخ،(۵/ ۳۵۸)،ط:رشيديه).

⇦ الخانية على هامش الهندية، كتاب الحظر والإباحة،فصل في الختان، (۳/ ۴۱۱)، ط: رشيديه.

☆...... بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنے کی صورت میں لڑکیوں کے بال کٹوانا جائز نہیں ہے ❶ البتہ لڑکوں کے بال کٹوانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ضروری بھی نہیں ہے کیونکہ اب تک پیدائش کے وقت والے بال کاٹ چکا ہوگا۔ ❷

بال اور بالغہ لڑکی

بالغہ لڑکی کا عقیقہ کرتے وقت اس کے بال نہیں کٹوائے جائیں گے، ❸

---

❶ عن علي وعائشة رضي الله عنهما قالا: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها. رواه الترمذي. (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الثاني، (ص: ۲۳۳)، ط: قديمي).

⇦ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها) أي في التحلل، أو مطلقا إلا لضرورة. (مرقاة المفاتيح، كتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الثاني، (۵/۵۵۷)، ط: رشيديه).

⇦ قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت زاد في البزازية وإن بإذن الزوج؛ لأنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق. (الدر مع الرد، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (۶/۴۰۷)، ط: سعيد).

❷ ويستحب حلق رأس المولود يوم سابعه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۱۳)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇦ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السابع في حلق رأسه والتصدق بوزن شعره، (ص: ۷۷)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

⇦ هاهنا أربعة أمور تتعلق بالسابع: عقيقته وحلق رأسه وتسميته وختانه، فالأولان مستحبان في اليوم السابع اتفاقا. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس: العقيقة وأحكامها، الفصل الثاني والعشرون في حكم اختصاصها بالأسابيع، (ص: ۷۶)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت).

❸ أنظر رقم الحاشية: (۱).

اور بالوں کے وزن کا اندازہ کر کے چاندی صدقہ کردی جائے گی، ❶

اور بکری ذبح کر کے کچا گوشت یا پکا کر غرباء مساکین اور دوست احباب کو تقسیم کردیا جائے گا، ❷ اور یہ گوشت خود یہ گھر والے بھی کھا سکیں گے۔ ❸

بال ایک ملک میں اتارنا اور جانور کسی اور ملک میں ذبح کرنا

''عقیقہ کا جانور منٰی میں ذبح کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۴)

❶ وندب التصدق بزنة شعره ذهبا أوفضة، فإن لم يحلق رأسه تحرى زنته. (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، (۲/ ۳۹۸)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ الموسوعة الفقهية، حرف الشين، شعر الميت، حلق شعر المولود، (۲٦/ ۱۰۷)، ط: دار الصفوة.

⇦ وقال الدردير: ندب التصدق بزنة شعره ذهبا أوفضة، فإن لم يحلق رأسه تحرى زنته، انتهى. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، قبيل باب العمل في العقيقة، (۱۰/ ۱۸۳)، ط: دار القلم، دمشق.

❷ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ...ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي، أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي، وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا. (شامي، كتاب الأضحية، (٦/ ۳۳٦)، ط: سعيد).

⇦ بذل المجهود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۱۳/ ۷۹)، ط: دار الكتب العلمية.

⇦ حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، (۲/ ۳۹۸)، ط: دار الكتب العلمية.

❸ وعن عطاء قال: يأكل أهل العقيقة ويهدونها......فإن أهل العقيقة هم الأبوان أو لائم سائر أهل البيت. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۲٦، ۱۲۷)، ط: ادارة القرآن).

⇦ ويأكل أهلها من لحمها ويتصدقون منها. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، (۱۰/ ۱۹۸)، ط: دار القلم، دمشق).

⇦ ويستحب أن يأكل منها ويتصدق ويهدى كماقلنا في الأضحية. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۳۱۱)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ ''بڑی عمر میں عقیقہ'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

بالغہ کا عقیقہ اور اس کے بالوں کا حکم

اگر بالغہ لڑکی کا عقیقہ پہلے نہیں ہوا تو بالغ ہونے کے بعد جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا درست ہے البتہ بالغہ لڑکی کے بال کاٹنے کی اجازت نہیں ہوگی، عقیقہ کے لیے بکری ذبح کر کے کچا گوشت یا پکا کر غرباء، مساکین اور دوست واحباب کو تقسیم کر دیا جائے۔ ❶

بالغ ہونے کے بعد بھی عقیقہ کرنے میں حکمت

اگر کسی کا عقیقہ بالغ ہونے سے پہلے نہیں ہوا تو بالغ ہونے کے بعد کر لینا چاہیے اس بارے میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جان سے نوازا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ بھی جان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے، یہی حکمت قربانی کی بھی ہے یہی وجہ ہے کہ قربانی اور عقیقہ کے جانور کے اعضاء کا سالم ہونا ضروری ہے البتہ قربانی سالانہ عبادت ہے اور عقیقہ عمر بھر میں ایک بار کرنے والی عبادت ہے۔ ❷

بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنا

بچہ کے بالغ ہونے تک اس کا عقیقہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے، اس

---

❶ ''بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنا'' اور ''بڑی عمر میں عقیقہ'' دونوں عنوانات کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ ثم إن الترمذی أجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین .قلت: بل یجوز إلی أن یموت، لما رأیت فی بعض الروایات أنّ النبیّ صلی اللہ علیه وسلّم عق عن نفسه بنفسه .والسر فی العقیقة أنّ اللہ أعطاکم نفساً، فقربوا له أنتم أیضاً بنفس، وهو السر فی الأضحیة .ولذا اشترطت سلامة الأعضاء فی الموضعین، غیر أن الأضحیة سنویة، وتلک غمریة .(فیض الباری شرح صحیح البخاری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۴/۳۴۷)، ط: رشیدیه).

کے بعد والدین کی ذمہ داری ختم ہوجاتی ہے لیکن بالغ ہونے والا خود اپنی طرف سے عقیقہ کرسکتا ہے۔❶ اسی طرح اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے کرلے تو اس میں بھی ممانعت نہیں ہے۔❷

بعض ضعیف روایات میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے نبوت ملنے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہے❸ اور سلف صالحین سے بھی بالغ ہونے کے بعد

---

❶ والاختيار أن لاتؤخر عن البلوغ فإن أخرت عن البلوغ سقطت عمن كان يريد أن يعق عنه لكن إن أراد أن يعق عن نفسه فعل..........

ونقل عن نص الشافعي في البويطي أنه لايعق عن كبير وليس هذا نصافي منع أن يعق الشخص عن نفسه بل يحتمل أن يريد أن لايعق عن غيره إذاكبر، وكانه أشار بذلک إلى أن الحديث الذي ورد أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة لايثبت وهو كذلک......إلخ. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۵/۹)، ط: دارالمعرفة)

⇦ أوجز المسالک، كتاب العقيقة(۱۷۹/۱۰)، ط: دارالقلم، دمشق.

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۱/۸، ۴۱۲)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇦ وأخبرني عبدالملک في موضع آخر، أنه قال لأبي عبدالله: فيعق عنه كبيرا، قال: لم أسمع في الكبير شيئا، ثم قال لي: ومن فعله فحسن. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل التاسع عشر: في حكم من لم يعق عنه أبراه هل يعق نفسه إذا بلغ؟ (ص: ۷۳)، ط: دارالكتاب العربي).

⇦ ولاتختص العقيقة بالصغر، فيعق الأب عن المولود، ولو بعد بلوغه، لأنه لا آخر لوقتها. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، المبحث الأول: ......۳: وقتها، (۲۷۴۸/۴)، ط: دارالفكر، بيروت).

⇦ وقال الشوكاني: في عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضي الله عنهما...... دليل على أنها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده، و عدم امتناعه. (أوجز المسالک، كتاب العقيقة، (۱۷۷/۱۰)، ط: دارالقلم، دمشق).

⇦ نيل الأوطار، رقم الحديث: ۲۱۴۷، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (۱۶۰/۵)، ط: دار الحديث، مصر.

❸❹ عن أنس رضي الله عنه قال: عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نفسه بعد مابعث بالنبوة. (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث: ۷۹۶۰، كتاب العقيقة، باب العقيقة، (۳۲۹/۳)، ط: إدارة القرآن). =

عقیقہ کا جواز اور ترغیب ثابت ہے۔ ❶

☆......بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کرنے کی صورت میں لڑکیوں کے بال کٹوانا جائز نہیں ہے البتہ لڑکوں کے بال کٹوانے میں کوئی حرج نہیں اور ضروری بھی نہیں۔ ❷

بال مخصوص جگہ پر اتروانا

بعض لوگ نوزائیدہ بچے کے بال کو مخصوص جگہ پر اتروانے کو لازم سمجھتے ہیں اور بکرے کی قربانی بھی وہاں جا کر کرتے ہیں، یہ باتیں شریعت سے ثابت نہیں ہیں ان کو ترک کرنا ضروری ہے۔ ❸

= ⇐عن أنس أن النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد مابعث نبیا. (مجمع البحرین (۳۳۶/۳)، رقم الحدیث: ۱۹۱۸، کتاب الولیمة والعقیقة، باب زمن العقیقة، ط: مکتبة الرشد، الریاض).

⇐ قال أحمد عبدالله بن المحرر، عن قتادة، عن أنس، أن النبی صلی الله علیه وسلم عق: "منکر" وضعف عبدالله بن محرر...... قال عبدالرزاق: إنما ترکوا ابن محرر لهذا الحدیث. (تحفة المودود بأحکام المولود، الباب السادس فی العقیقة وأحکامها، الفصل التاسع عشر: فی حکم من لم یعق عنه أبواه هل یعق نفسه إذا بلغ؟، (ص: ۷۳)، ط: دار الکتاب العربی).

❶ عن محمد قال: لو أعلم أنه لم یعق عنی لعققت عن نفسی. (مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث: ۲۴۳۶، (۱۱۳/۵)، ط: مکتبة الرشد، الریاض).

⇐عن الربیع بن صبیح عن الحسن البصری إذا لم یعق عنک فعق عن نفسک وإن کنت رجلا. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۲۱/۱۷)، إدارة القرآن).

⇐ ویسن أن یعق عن نفسه من بلغ ولم یعق عنه (تنقیح الفتاوی الحامدیة، (۲۳۳/۲)، ط: امدادیه).

⇐ أنظر رقم الحاشیة: ۱، ۲ علی الصفحة السابقة تحت عنوان: بال.

❷ گزشتہ صفحہ کے حاشیہ نمبر ۶، ۷ دیکھیں۔

❸ ومنها: التزامات الکیفیات والهیئات المعینة، کالذکر بهیئة الاجتماع علی صوت واحد واتخاذ یوم ولادة النبی صلی الله علیه وسلم عیدا، وما أشبه ذلک. =

بالوں کو دفن کرنا

عقیقہ کے بالوں کو دفن کر دینا بہتر ہے۔ ❶

بچہ تکالیف ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے

جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے، مصائب، مشکلات، امراض اور بیماریاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں، جب اس کی طرف سے جانور ذبح کر کے عقیقہ کیا جاتا ہے، اور سر کے بال منڈوا کر صاف کر دیئے جاتے ہیں تو وہ بچہ مصائب اور تکالیف سے

= ومنها: التزام العبادات المعينة في أوقات معينة لم يوجد لها ذلك التعيين في الشريعة. (الاعتصام للشاطبي، الباب الأول في تعريف البدع وبيان معناها، (ص: ۲۵)، ط: دار الكتاب العربي).

⇐ وفي البحر: ولأن ذكر الله تعالى إذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أو بشيء دون شيء لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به، لأنه خلاف المشروع. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب العيدين تحت قوله غير مكبر ومتنفل قبلها، (۲/ ۱۵۹)، ط: سعيد).

⇐ من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصر على بدعة أو منكر. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، (۳/ ۲۶)، ط: رشيديه).

❶ في قصة مارية وإبراهيم أنواع من السنن: أحدها: استحباب قبول الهداية......... الحادي عشر: دفن الشعر في الأرض، ولا يلقى تحت الأرجل. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب الثامن: في ذكر تسميته وأحكامها ووقتها، الفصل الأول: في وقت التسمية، (ص: ۸۳)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇐ ويدفن أربعة: الظفر، والشعر، وخرقة الحيض، والدم (رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (۶/ ۴۰۵)، ط: سعيد).

⇐ فإذا قلم أظفاره، أوجز شعره، ينبغي أن يدفن ذلك الظفر والشعر المجزوز. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء، وقلم الأظفار وقص الشارب وحلق الرأس، (۵/ ۳۵۸)، ط: رشيديه).

محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا عقیقہ نہ کیا جائے تو اس صورت میں بچہ تکالیف اور مختلف حوادث و مصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے، آفات، بلیات امراض و بیماریوں کا شکار ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ: "فأميطوا عنه الأذى" سے واضح ہے، یعنی اس بچے سے تکلیف دینے والی چیزوں کو دور کرو۔ ❶

بچہ جاہلیت میں پیدا ہوتا تو

"جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۰)

بچہ کی پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟

"پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۱)

بچہ گوشت کھا سکتا ہے

جس بچے کا عقیقہ ہو اگر وہ گوشت کھانے کے قابل ہو تو اپنے عقیقہ کا

---

❶ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص: ٣٦٢)، ط: قديمي).

⇐ (الغلام مرتهن) ـــــ أى مرهون (بعقيقته) يعنى أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (٨/٧٧)، ط: رشيديه).

⇐ والأوجه عند هذا العبد الضعيف عفا الله عنه: أن المراد "بالأذى" البلايا المتعلقة بالمولود ويستنبط ذلك مما اختاره القارى فى شرح قوله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته "يعنى أنه محبوس سلامته عن الآفات بها، انتهى. (الكنز المتوارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (١٩/ ١١٢)، ط: مكتبة الحرمين، دوبئى).

⇐ وقيل: المعنى أنه مرهون بأذى شعره ولذلك جاء فأميطوا عنه الأذى. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (٩/ ٥٩٣)، ط: دار المعرفة).

⇐ بذل المجهود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (٣/ ٨٦)، ط: معهد الخليل الإسلامي.

گوشت خود کھا سکتا ہے۔

عقیقہ کا گوشت اور قربانی کے گوشت کا حکم ایک ہے جس طرح قربانی کرنے والا اپنی قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے اسی طرح جس بچے کا عقیقہ ہوتا ہے وہ اور اس کے والدین وغیرہ سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ ❶

بچہ ماں باپ کے کام نہیں آئے گا

"سفارش اور عقیقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۸)

بچہ مر گیا جانور ذبح کرنے سے پہلے

"جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہو گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۸)

بچہ نعمت ہے

دنیا کی تقریباً تمام اقوام اور ملتوں میں یہ بات مشترک ہے کہ بچہ پیدا ہونے کو ایک بڑی نعمت اور خوشی کی بات سمجھا جاتا ہے، اور کسی نہ کسی تقریب کے ذریعہ اس خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے، یہ انسانی فطرت کا تقاضہ بھی ہے اور اس میں

---

❶ يستحب الأكل منها والإطعام والتصدق كما في الأضحية، فما اشتهر على ألسنة العوام أن أصول المولود لا يأكلون منها لا أصل له. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۸/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ويستحب للمضحي أن يأكل من أضحيته. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الخامس في بيان ما يجوز من الضحايا وما لا يجوز، (۴۶۹/۸)، ط: ادارة القرآن).

⇦ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر وغنی وصاحب عقیقہ ووالدین اوراجائز است مثل گوشت قربانی۔ (مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص:۱۳۹)، ط: قدیمی)۔

⇦ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۶۵/۱۰)، ط: دار الاشاعت.

ایک مصلحت یہ ہے کہ اس سے نہایت لطیف اور خوب صورت طریقے پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ باپ اس بچے کو اپنا ہی بچہ سمجھتا ہے اور اس بارے میں اس کو اپنی بیوی پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے اس سے بہت سارے فتنے فساد، جھگڑوں اور اختلافات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، اور لوگوں کے لیے بھی اس بچے کے بارے میں نامناسب اور ناپسندیدہ بات کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، اور وہ وراثت کے حصے سے بھی محروم نہیں ہوتا وغیرہ۔

اس لیے عربوں میں اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں بھی عقیقہ کا رواج تھا، اور یہ دستور تھا کہ بچہ کی پیدائش کے چند روز بعد نومولود بچے کے سر کے بال جو وہ ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا ہوا ہے صاف کرا دیئے جاتے، اور اس خوشی میں کسی جانور کی قربانی کی جاتی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی نشانیوں میں سے تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصولی طور پر عقیقہ کے حکم کو باقی رکھا اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے بارے میں مناسب ہدایات دیں اور خود عقیقے کر کے عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ [1]

---

[1] واعلم أن العرب كانوا يعقون عن أولادهم، وكانت العقيقة أمرا لازما عندهم وسنة مؤكدة، وكان فيها مصالح كثيرة راجعة إلى المصلحة الملية والمدنية والنفسانية، فأبقاها النبي صلى الله عليه وسلم وعمل بها، ورغب الناس فيها .فمن تلك المصالح التلطف بإشاعة نسب الولد، إذ لا بد من إشاعته لئلا يقال ما لا يحبه .... ومنها أن هذا الفعل في بدء ولادته يخيل إليه أنه بذل ولده في سبيل الله كما فعل إبراهيم عليه السلام. (حجة الله البالغة، من أبواب تدبير المنزل ،العقيقة،(۲/ ۲۲۳)،ط: دار الجيل).

⇦ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح ،باب العقيقة،(۳/۵۵/۳)، ط: رشيديه

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح،(ص: ۲۴۰)،ط: مكتبة القدس.

بچے کے عقیقہ سے پہلے باپ کا عقیقہ ہونا لازم نہیں

’’اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔

بچے کے سر پر زعفران لگانے کا ثبوت

’’زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔

بچے کے عقیقہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کرنا

اگر کسی کو معلوم ہے کہ اس کا عقیقہ یا اس کے والدین یا اس کے بھائی بہن کا عقیقہ ابھی تک نہیں ہوا، اور یہ سب افراد ابھی تک زندہ ہیں، اور یہ شخص اپنے بچہ کے عقیقہ کے ساتھ ان سب افراد کا بھی عقیقہ کرنا چاہتا ہے اور اس وجہ سے وہ سات حصے والا بڑا جانور خریدتا اور اس جانور کو سات افراد کی طرف سے عقیقہ کی نیت سے ذبح کرنا چاہتا ہے تو اس بڑے جانور کو سات افراد کی جانب سے عقیقہ کے طور پر ذبح کرنا درست ہے، البتہ جن افراد کا عقیقہ ایک دفعہ ہو چکا ہے ان کا عقیقہ دوسری دفعہ کرنا جائز نہیں ہے، اور ایسے افراد کو عقیقہ کے جانور میں دوبارہ شامل کرنے کی اجازت نہیں، ایسی صورت میں پورا جانور بچہ کی طرف سے عقیقہ کر دیں یا دو بکرے خرید کر عقیقہ کر دیں۔ [1]

---

[1] ولو ذبح بدنة أو بقرة من سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة، جاز، سواء أرادوا كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كما فى الأضحية (شرح المهذب)، قلت: مذهبنا فى الأضحية بطلانها بإرادة بعض اللحم فليكن كذلك فى العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/ ۱۱۹، ۱۲۰)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ’’من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل أو البقر، أو الغنم‘‘ دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كاملة. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/ ۵۹۳)، ط: دار المعرفة). =

بچے کے ہاتھ میں دیا لیکن ماں باپ کو دینا مقصد ہے

''تقریب کے وجہ سے بچے کو دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بدعت نہیں عقیقہ

''عقیقہ بدعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بڑا عقیقہ

بڑے جانور میں چند بیٹے اور بیٹیوں کا اکٹھا عقیقہ کرنا جائز ہے، ❶ بعض علاقوں میں اسے ''بڑا عقیقہ'' کہتے ہیں، یہ عام لوگوں کی بنائی ہوئی اصطلاح ہے، شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

=⇐والجمهور على إجزاء الإبل والبقر أيضا،وفيه حديث عند الطبراني،وأبي الشيخ عن أنس رفعه:"يعق عنه من الإبل والبقر والغنم"ونص أحمد على اشتراط كاملة،وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع كمافي الأضحية.(أوجز المسالك،كتاب العقيقة، (١٠/١٩٢)، ط:دار القلم،دمشق).

❶ ولو ذبح بدنة أوبقرة من سبعة أولاد:،أواشترك فيها جماعة،جاز،سواء أرادوا كلهم العقيقة أوأراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كما في الأضحية(شرح المهذب)، (إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة:(١٧/١١٩،١٢٠)،ط:إدارة القرآن).

⇐ "من ولد له غلام،فليعق عنه من الإبل أوالبقر،أوالغنم"دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أوبدنة كاملة.(فتح الباري،كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٩/٥٩٣)،ط:دارالمعرفة).

⇐والجمهور على إجزاء الإبل والبقر أيضا،وفيه حديث عند الطبراني،وأبي الشيخ عن أنس رفعه:"يعق عنه من الإبل والبقر والغنم"ونص أحمد على اشتراط كاملة،وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع كمافي الأضحية.(أوجز المسالك،كتاب العقيقة، (١٠/١٩٢)، ط:دار القلم،دمشق).

بڑی اولاد کا عقیقہ نہیں ہوا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر بڑی اولاد کا عقیقہ نہیں کیا تھا تو اب چھوٹی اولاد کا عقیقہ نہیں ہوسکتا، یہ بات درست نہیں، ہر بچے کا عقیقہ الگ الگ مستحب ہے [1] اس لیے چھوٹے بچوں کا عقیقہ وقت پر کرلیں اور بڑوں کا بھی بعد میں کرلیں یا ایک ساتھ سب بچوں کا کرلیں سب درست ہے۔ [2]

بڑی عمر میں عقیقہ

اگر کسی بچے کا عقیقہ ولادت کے ساتویں یا چودہویں یا اکیسویں روز نہیں ہوا تو بڑی عمر میں بھی عقیقہ کرنا جائز ہے، ایک بکری ذبح کرکے کچا گوشت، یا پکا کر تقسیم کردیں یا کھلا دیں عقیقہ ہوجائے گا۔ [3]

---

[1] قال فی السراج الوهاج فی کتاب الأضحیة مانصه: مسألة: العقیقة تطوع إن شاء فعلها، وإن شاء لم یفعل. (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: امدادیه).

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأضحیة، (۶/ ۳۲۶)، ط: سعید.

⇦ وتتعدد العقیقة بتعدد الأولاد، فلو ولد له توأمان، کان لهما عقیقتان ولاتکفی واحدة عنها. (الفقه الإسلامی وأدلته، الباب الثامن. الأضحیة والعقیقة، الفصل الثانی: العقیقة وأحکام المولود، (۴/ ۲۷۴۷)، ط: دار الفکر، بیروت).

⇦ فلو ولد له إثنان فی بطن استحب عن کل واحد عقیقة، ذکره ابن عبدالبر عن اللیث، وقال: لاأعلم عن أحد من العلماء خلافه (فتح الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۹/ ۵۹۲)، ط: دار المعرفة).

⇦ تحفة الأحوذی، أبواب الأضاحی، باب ماجاء فی العقیقة، (۵/ ۱۰۶)، ط: دار الفکر.

[2] ولو قدم یوم الذبح قبل یوم السابع أو أخره عنه جاز إلا أن یوم السابع أفضل. (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: امدادیه.

⇦ المجموع شرح المهذب، کتاب الحج، باب العقیقة، (۸/ ۴۱۱)، ط: مکتبة الإرشاد.

⇦ أنظر أیضا رقم الحاشیة: ۱ علی نفس الصفحة.

[3] ویستحب لمن ولد له ولد أن یسمیه یوم أسبوعه، ویحلق رأسه..........ثم یعق عند الحلق عقیقة إباحة علی ما فی جامع المحبوبی، أو تطوعا علی مافی شرح الطحاوی، =

بڑے جانور سے عقیقہ کرنا

جس طرح ایک حصہ والے چھوٹے جانور سے عقیقہ کرنا جائز ہے،اسی طرح سات حصے والے بڑے جانور سے عقیقہ کرنا بھی جائز ہے،اور بڑے جانور سے عقیقہ کرنے کے لیے قربانی کا دن ہونا ضروری نہیں ہے،قربانی کا دن ہو یا قربانی کا دن نہ ہو ہر صورت میں بڑے جانوروں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔ ❶

= وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى،سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أولا،واتخاذ دعوة أولا.(رد المحتار(٦/٣٣٦) كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة،ط:سعيد).

⇦ انها إن لم تذبح فى السابع ذبحت فى الرابع عشر،وإلافقى الحادى والعشرين،ثم هكذا فى الأسابيع.(اعلاء السنن،كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة،(١١٧/١٧)، ط:ادارة القرآن.

⇦ يصنع بالعقيقة مايصنع بالأضحى،عن عطاء قال:يأكل أهل العقيقه ويهدونها. (اعلاء السنن،كتاب الذبائح ،باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة،(١٢٧/١٧)، ط: ادارة القرآن).

⇦ عن الحسن البصرى:إذالم يعق عنك،فعق عن نفسك وإن كنت رجلا.(اعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (١٢١/١٧)،ط:ادارة القرآن.

⇦ اعلاء السنن،كتاب الذبائح،باب افضلية ذبح الشاة فى العقيقة،(١١٧/١٧)،ط:ادارة القرآن.

❶ حدثنا إبراهيم بن أحمد بن مروان الواسطى ثاعبدالملك بن معروف الخياط الواسطى ثنا مسعدة بن اليسع عن حريث بن السائب عن الحسن عن أنس رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقرة والغنم لم يروه عن حريث إلا مسعدة،تفرد به عبدالملك.(مجمع البحرين فى زوائد المعجمين،كتاب الوليمة والعقيقة، باب العقيقة،رقم الحديث: ١٩١٠،(٣٣١/٣،٣٣٢)،ط:مكتبة الرشد، الرياض).

⇦ مجمع الزوائد،رقم الحديث: ٦١٩٥،كتاب الصيد والذبائح ، باب العقيقة،(٥٨/٤)، ط:مكتبة القدس،القاهرة.

⇦ المعجم الصغير للطبرانى، باب من اسمه إبراهيم، (٨٤/١) ،ط:المكتبة السلفية المدينة المنورة.

⇦ من كان يعق بالجزر: عن الحسن أن أنس بن مالك كان يعق من ولده بالجزر.(مصنف ابن أبى شيبة،رقم الحديث: ٥٥،٧ ،كتاب العقيقة،باب من كان يعق بالجزر، (٣٣٠/١٢)، ط:دارالقبلة،مؤسسة علوم القرآن).=

بڑے جانور میں دو بچوں کا عقیقہ

☆ بڑے جانور مثلاً گائے، بھینس اور اونٹ میں دو بچوں کا عقیقہ کرنا درست ہے مزید پانچ افراد کو شریک کرنا ضروری نہیں ہے، اگر بقیہ پانچ حصوں میں مزید پانچ افراد کو شریک کیا تو بہتر ورنہ بقیہ پانچ حصے عقیقے کے دو حصے کے تابع بن جائیں گے اور عقیقہ درست ہو جائے گا۔

☆ دو لڑکے اور ایک لڑکی کی طرف سے ایک گائے یا ایک بھینس یا ایک اونٹ عقیقہ کیا جائے تو درست ہے، سب کا عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

بڑے جانور میں عقیقہ کے سات حصے ہیں

ایک ہی گائے بیل میں عقیقہ کے سات حصے ہو سکتے ہیں جس طرح

=⇦ واستدلال ابن حزم به على بطلان العقيقة بغير الغنم ليس بناهض فإن غاية مافيه كون الشاة فيها أفضل. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (١١٧/١٧)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)، ط: امداديه).

⇦ ولاتفوت بتاخيرها عن السبعة، لكن يستحب أن لايؤخر عن سن البلوغ. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٤١١/٨)، ط: مكتبة الإرشاد).

❶ ولو كانت البدنة أو البقره بين إثنين فضحيابها، اختلف المشايخ فيه، والمختار أنه يجوز ونصف السبع تبع فلايصير لحما. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا، (٣٠٥/٥)، ط: رشيديه).

⇦ لسان الحكام، (ص: ٢٨٧)، الفصل الثانى فى التسمية، ط: البابى الحلبى، القاهرة.

⇦ ولو لأحدهم أقل من سبع، لم يجز عن أحد، وتجزئ عمادون سبعة بالأولى. (الدرمع الرد، كتاب الأضحية، (٣١٦/٦)، ط: سعيد).

قربانی کے سات حصے ہو سکتے ہیں۔❶

بڑے جانور میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا

ایک بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے کئی آدمی شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو، بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے بڑے جانور گائے وغیرہ میں شریک ہو سکتے ہیں❷ دوسری

---

❶ ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة جاز سواء أرادوا كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كمافي الأضحية. (شرح المهذب، (۸/۲۹).

قلت مذهبنا في الأضحية بطلانها بإرادة بعضهم اللحم فليكن كذلك في العقيقه، وأما على قول ائمتنا فلابأس به لأنهم لايرونها كالأضحية. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).

⇦ حدثنا إبراهيم بن مروان الواسطي حدثنا عبدالملك بن معروف الخياط الواسطي حدثنا مسعدة بن اليسع عن حريث بن السائب عن الحسن عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من ولد له ولد فليعق عنه من الإبل، أو البقر، أو الغنم. (المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه إبراهيم، (۱/۸۴)، ط: المكتبة السلفية المدينة المنورة).

⇦ من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل أو البقر أو الغنم، دليل على جواز العقيقة ببقره كاملة أو ببدنة كذلك. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/۵۹۳)، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇦ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أنه كان يعق عن ولده الجزور. (تحفة المودود في أحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل السابع عشر: هل تشرع العقيقة بغير الغنم كالإبل والبقر أم لا؟ (ص: ۶۵)، ط: درالكتب العلمية، بيروت).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۶)، ط: ادارة القرآن.

❷ وشمل مالو كانت القربة واجبة على الكل أو البعض، اتفقت جهاتها أو لا، كالأضحية وإحصار، وكذا لو أراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل. (شامي، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۶)، ط: سعيد).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب، (۵/۷۶)، ط: سعيد.

⇦ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الأضحية، (۴/۱۶۶)، ط: دار المعرفة.

شرط یہ ہے کہ کسی شریک کا حصہ ۱/۷ حصہ سے کم نہ ہو یعنی ساتوں حصے برابر ہونے چاہئیں۔ ❶

بڑے جانوروں میں عقیقہ عام دنوں میں بھی ہوسکتا ہے

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ صرف قربانی کے دنوں میں بڑے جانور میں عقیقہ کرنا صحیح ہوتا ہے دوسرے دنوں میں صحیح نہیں ہوتا، یہ بات درست نہیں قربانی کے ایام کے علاوہ باقی ایام میں بھی بڑا جانور لے کر عقیقہ کرنا درست ہے۔ ❷

بکرا

بکرا نر ہو یا مادہ دونوں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔

لڑکے کے لیے جانور کا نر ہونا اور لڑکی کے لیے جانور کا مادہ ہونا ضروری نہیں ہے۔

---

❶ وإن كان أحدهم يريد بنصيبه اللحم فإنه لايجزى عن الكل إجماعا، و كذا إذا كان نصيب أحدهم أقل من السبع فإنه لايجوز عن الكل أيضا، لانعدام وصف القربة فى البعض. (الجوهرة النيرة، كتاب الأضحية، (۲/ ۲۸۲)، ط: حقانية).

⇦ ولو لأحدهم أقل من السبع لم يجز عن أحد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۱۶)، ط: سعيد).

⇦ الهداية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۴۵)، ط: رحمانيه.

❷ عن أنس رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، (۳/ ۳۳۱، ۳۳۲)، ط: مكتبة الرشد، الرياض).

⇦ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: امداديه).

⇦ ولا تفوت بتاخيرها عن السبعة، لكن يستحب أن لا يؤخر عن سن البلوغ. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۱۱)، ط: مكتبة الرشد).

مادہ جانور سے لڑکے کا عقیقہ کرنا اور نر جانور سے لڑکی کا عقیقہ کرنا درست ہے۔ ❶

بکرا ایک کافی ہے؟

اگر والدین یا اولاد مالدار ہے تو لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے یا دو بھیڑ یا دو دنبے یا قربانی کے جانور اونٹ، گائے، بھینس میں دو حصے افضل ہیں، ورنہ گنجائش نہ ہونے کی صورت میں ایک بکرا یا ایک بھیڑ یا ایک دنبہ یا بڑے جانور میں سے ایک حصہ بھی کافی ہے، اس سے بھی عقیقہ ہو جاتا ہے۔ ❷

❶ عن ام كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لايضركم ذكرانا كن، أو اناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، (۱۸۸/۲)، ط: قديمي).

⇐ سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۴۳/۲، ۴۴)، ط: رحمانيه.

⇐ والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا (لاسيما وفي حديث أم كرز) لايضركم ذكرانا كن، أو إناثا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ عن عطاء، عن ابن عباس رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: للغلام عقيقتان وللجارية عقيقة. (كشف الاستار عن زوائد البزار، رقم الحديث: ۱۲۳۴، كتاب الأضاحي، باب العقيقة، (۷۳/۲)، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت).

⇐ لأن البقرة قائمة مقام سبع شياه، وكذلك الدابة فصار شراؤها بنية الأضحية كشراء سبع شياه. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۴۷۷/۸)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۹/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وفي قوله: "من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل أو البقر أو الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كذلك، ونص أحمد على اشتراط كاملة، كما في فتح الباري وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع، كما في الأضحية وسيأتي، وبالجملة فهي كالأضحية =

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں صرف ایک ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا، یہ غالباً اس لیے کہ اس وقت اتنی ہی وسعت تھی، اور اس طرح ان لوگوں کے لیے، ایک نظیر بھی قائم ہوگئی جن کو زیادہ وسعت حاصل نہ ہو۔ (۱)

بکریاں دو بہتر ہونے کی وجہ لڑکوں کے لیے

''لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بکری کے دو بچے دینے پر عقیقہ کا ارادہ کرنا

اگر کسی نے گابھن بکری خریدی اور زبان سے یہ کہا کہ اگر اس نے ایک یا دو بچے دیئے تو لڑکے کا عقیقہ کرے گا، اور وہ بکری بچہ دیدے تو اس کو سال بھر پرورش کرنا اور سال پورا ہوجانے پر ان کا عقیقہ کے لیے ذبح کرنا ضروری نہیں،

= وسيأتي، وبالجملة فهي كالأضحية في أكثر الأحكام عندهم، فيجوز الزيادة على الشاتين في الذكر، وعلى شاة في الأنثى ويستحب أن يجعل للذكر مثل حظ الأنثيين. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۷، ۱۱۸)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة، لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲، ۲۳۳)، ط: امداديه).

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين رضي الله عنهما كبشا كبشا. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۲/ ۴۲)، ط: رحمانيه).

⇦ مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (ص: ۳۶۳)، ط: قديمي.

⇦ والحديث يحتمل أنه لبيان الجواز في الاكتفاء بالأقل. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۸/ ۸۰)، ط: رشيديه).

⇦ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۴/ ۳۵۸)، ط: مكتبه علوم اسلاميه.

ان بکریوں کو جو بھی چاہے کرسکتا ہے کیونکہ ان بکریوں میں عقیقہ کرنے کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ ❶

بکری لڑکی کے لیے اور بکرا لڑکے کے لیے لازم نہیں

''لڑکی کے لیے بکری اور لڑکے کے لیے بکرا لازم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۸)

بوجھ لادنا

''سوار ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۹)

بھائی عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۴)

بھینس

''گائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۳)

بیٹے کا عقیقہ کرنے کے لیے باپ کا عقیقہ ہونا ضروری نہیں

''اولاد کے عقیقے سے پہلے اپنا عقیقہ لازم سمجھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

❶ ولو قال :إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة،أو علی شاة أذبحها،فبری لایلزمه شیء" (الدر المختار، کتاب الأیمان،(۷۳۹/۳)، ط:سعید).

⇦ ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط، وکان من جنسه واجب:أی فرض...... وهو عبادة مقصودة......ووجد الشرط المعلق به،لزم الناذر. (الدر المختار مع الرد، کتاب الأیمان، (۷۳۵/۳)،ط:سعید).

⇦ مجمع الأنهر، کتاب الأیمان،(۲۷۴/۲)،ط:دار الکتب العلمیة.

بیچنا گوشت

''گوشت بیچنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۴)

بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا

اگر اتفاق سے والدین نے اپنی بیٹی کا عقیقہ نہیں کیا، اور بیٹی کی شادی ہوگئی تو بیٹی اپنا عقیقہ خود کرسکتی ہے، [1] اور اگر شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے عقیقہ کردے تو درست ہوجائے گا۔ [2]

---

[1] عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصري إذالم يعق عنك، فعق عن نفسك وإن كنت رجلا.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۷/۱۲۱)، ط:إدارة القرآن).

⇐ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه.(تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)،ط:مكتبه امداديه.

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح،(ص: ۲۴۰)،ط:مكتبة القدس.

[2] عن عبدالله بن بريدة عن أبيه "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين"(سنن النسائي، كتاب العقيقة،(۲/۱۸۷)، ط:قديمي).

⇐ وقال الشوكاني:في عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضي الله عنهما، دليل على أنها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده وعدم امتناعه.(أوجز المسالك، كتاب العقيقة،(۱۰/۱۷۷)،ط:دار القلم ،دمشق).

⇐ نيل الأوطار،رقم الحديث:۲۱۴۷)، كتاب العقيقة وسنة الولادة، (۵/۱۶۰)،ط:دار الحديث،مصر.

☆......پ......☆

پکا کر گوشت تقسیم کرنا

"گوشت کی تقسیم کیسے کرے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۷)

پیدائش پر کیا کرنا چاہیے؟

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر، نیز آفات، بلیات، امراض و بیماریوں سے حفاظت کے لیے ساتویں دن لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا ذبح کیا جائے، اور بچہ کا سر منڈوا کر بالوں کے ہم وزن چاندی یا اس کی قیمت غریبوں کو صدقہ کر دے، اور بچہ کے سر پر زعفران لگائے، یہ تمام باتیں مستحب ہیں، اور حدیث سے ثابت ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل غلام رهینة بعقیقته تذبح عنه یوم السابع ویحلق ویسمی رأسه.[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقے کے بدلے میں مرہون ہوتا ہے لہٰذا ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام طے کر لیا جائے، نیز اس کا سر منڈوایا جائے۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکرا ذبح کر کے امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ اس کا سر منڈواؤ، اور بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دو۔[2]

---

[1] ترمذی، أبواب الأضاحی، باب العقیقة، (۱/۲۷۸)، ط: قدیمی.

[2] عن علی بن أبی طالب قال: عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن بشاة، وقال: یافاطمة احلقی رأسه، وتصدقی بزنة شعره فضة، قال: فوزنته فکان وزنه درهما أو بعض درهم. (جامع الترمذی، أبواب الأضاحی، باب العقیقة، (۱/۲۷۸)، ط: قدیمی). =

پیدائش کا دن معلوم نہ ہو

عقیقہ الگ مستحب ہے،❶ اور ساتویں دن، چودہویں دن اور اکیسویں دن عقیقہ کرنا الگ مستحب ہے،❷ لہٰذا اگر کسی کی پیدائش کا دن معلوم نہ ہو تو کسی بھی دن عقیقہ کرے تو عقیقہ ہوجائے گا ثواب بھی ملے گا، البتہ ساتویں، چودہویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنے کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملے گا، اس کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔❸

= ⇐ حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت قال: حدثنا علي بن الحسين قال: حدثنا أبي قال: حدثني عبدالله بن بريدة قال: سمعت أبي بريدة يقول: كنافي الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الله بالإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۳۵)، ط: رحمانيه).

⇐ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه، ويحلق رأسه، ويتصدق عند الأئمة الثلاثة بزنة فضة أو ذهبا، ثم يعق عند الحلق. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (۶/ ۳۳۶)، ط: سعيد).

❶ وإنما أخذ أصحابنا الحنفية بقول الجمهور، وقالوا باستحباب العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/ ۱۱۳)، ط: إدارة القرآن).

⇐ وهي (أي العقيقة) مستحبة. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/ ۳۳۷)، ط: رشيديه).

❷ قوله: العقيقة مستحبة) الأفضل في يوم السابع وفي اليوم الرابع عشر والحادي عشرين أيضا مستحبة. (التقرير للترمذي في بداية جامع الترمذي لشيخ الهند، أبواب الأضحية، (۱/ ۴۲)، ط: قديمي).

⇐ والعمل على هذا عند أهل العلم، يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

⇐ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۵)، ط: إدارة القرآن.

❸ والظاهر أن التقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو ما بعده أجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ۶۰)، ط: دار الكتاب العربي). =

☆......ت......☆

تبلیغی جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا

''جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا

عقیقہ کے لیے جانور خریدنا یا پال کر بڑا کرنا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر کسی کو ہدیہ اور تحفہ میں جانور مل گیا تو اس کا عقیقہ کرنا درست ہے، عقیقہ ادا ہو جائے گا، خود خرید کر دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

تحفہ لینا

ہدیہ تحفہ میں لینا دینا جائز ہے، اگر صاحب دعوت کی طرف سے طلب

=⇦ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره عنه جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۱۱)، ط: مكتبة الإرشاد.

❶ عن سالم، أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، كان يحدث: أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس في سبيل الله، فوجده يباع، فأراد أن يشتريه، ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فاستأمره، فقال: "لا تعد في صدقتك...... إلخ الحديث. (الصحيح للبخاري، كتاب الزكاة، باب هل يشتري صدقته، (۱/۲۰۱)، ط: قديمي).

⇦ قوله: تصدق بفرس) أي حمل عليه رجلا، ومعناه أنه ملكه له، فلذلك ساغ له بيعه. وقال ابن عبد البر: أي حمله على فرس حمل تمليك وغزا به فله أن يفعل فيه ما شاء في سائر أمواله. (عمدة القاري، كتاب الزكاة، باب هل يشتري صدقته، (۹/۱۲۱)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ اعلم أن أسباب الملك ثلاثة: ناقل كبيع وهبة وخلافة كإرث.

قوله: ناقل) أي من مالك إلى مالك (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصيد، (۶/۴۶۳)، ط: سعيد).

⇦ كل يتصرف في ملكه كيفما شاء. (شرح المجلة لسليم رستم باز، رقم المادة: ۱۱۹۲، الكتاب العاشر في أنواع الشركات، الباب الثالث في المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأول، (۱/۶۱۷)، ط: مكتبه فاروقية).

اور دباؤ نہیں ہے ❶ اور کوئی شخص اپنی خوشی سے ہدیہ تحفہ دیدے تو اس کو قبول کرنے کی گنجائش ہے جو سامان بچہ سے متعلق ہو وہ اس کی ملکیت سمجھی جائے گی، اور جو والد کے استعمال کی ہو، وہ اس کے والد کی، اور جو عورتوں کے استعمال کے لائق ہو وہ اس کی ماں کی سمجھی جائے گی، ❷ باقی اگر صاحب دعوت کی طرف سے طلب اور دباؤ ہے، یا ہدیہ تحفہ کا رواج ہے، نہ دے تو ندامت اور شرمندگی کا باعث ہوتا ہے تو ان صورتوں میں پیسے کا لفافہ دینے کا طریقہ غلط ہے، ایسے رسم و رواج کو مٹانا لازم ہے، ورنہ عبادت رواج اور عادت میں بدل جائے گی، اس سے بچنا ضروری ہے۔ ❸

---

❶ عن عائشة رضى الله عنها ،عن النبى صلى الله عليه وسلم قال:تهادوا فإن الهدية تذهب الضغائن.(مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب العطايا، (ص: ٢٦١)،ط:قديمى).

⇦ عن عائشة رضى الله عنها:قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليه.(الصحيح للبخارى، كتاب الهبة، باب المكافاة فى الهبة،(١/٣٥٢)، ط:قديمى).

⇦ وفى الأقضية قسم الهدية وجعل هذا من أقسامها،فقال: حلال من الجانبين كالإهداء للتودد وحرام منهما كالإهداء ليعينه على الظلم.(شامي، كتاب القضاء،مطلب فى الكلام على الرشوة والهدية،(٥/٣٦٢)،ط:سعيد).

❷ رجل اتخذ وليمة للختان فاهدى الناس هدايا وضعوا بين يديه،قالوا إن كانت الهدية ممايصلح للصبيان مثل ثياب الصبيان أويكون شيئا يستعمله الصبيان فهى للصبى؛لأن مثله يكون هبة للصبى عادة،وإن كانت الهديه دراهم أودنانير أوغير ذلك يرجع إلى المهدى فإن قال المهدى: هى هبة للصغير كانت للصغير،وإن تعذر الرجوع إليه ينظر إن كان المهدى من معارف الأب أوأقاربه فهى للأب وإن كان من قرابة الأم أو من معارفها فهى للأم.(الفتاوى الخانية على هامش الهندية، كتاب الهبة،فصل فيما يكون هبة من الألفاظ وما لايكون، (٣/٢٦٣)،ط:رشيديه).

⇦ مجمع الأنهر، كتاب الهبة،(٣/٤٩٧)،ط:دار الكتب العلمية.

⇦ الدر مع الرد، كتاب الهبة،(٥/٦٩٦)،ط:سعيد.

❸ عن أبى حرة الرقاشى عن عمه رضى الله عنه :قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم:الا لاتظلموا،الا لايحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه.(مشكاة المصابيح،كتاب البيوع، باب الغصب، الفصل الثانى، (ص:٢٥٥)، ط: قديمى).=

ترتیب ذبح اور حلق میں

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۱)

تقریب کی وجہ سے بچہ کو دیا ہے

اگر لوگوں نے ہدیہ، تحفہ ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقینی طور پر یہ معلوم ہے کہ ماں باپ ہی کو دینا مقصود ہے (صرف بچہ کی تقریب کا بہانہ ہے، اور اکثر بچہ کے نام پر ہی والدین کو دینا مقصود ہوتا ہے پھر وہ والدین کسی موقع پر اس کا بدلہ بھی چکاتے ہیں) مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دے دیا جاتا ہے تو وہ چیز ماں باپ کی ملک ہے، وہ جو چاہیں کریں۔

پھر اس میں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر ماں کے رشتہ داروں نے دیا ہے تو ماں کی ملک ہے اور اگر باپ کے رشتہ داروں نے دیا ہے تو باپ کی ملک ہے۔ (1)

= وقد حكى الغزالي أن من أعطى غيره شيئا وليس الباعث عليه إلا الحياء من الناس كأن سئل بحضرتهم شيئا فأعطاه إياه ولو كان وحده لم يعطه، الإجماع على حرمة أخذه مثل هذا، لأنه لم يخرج عن ملكه لأنه في الحقيقة مكره بسبب الحياء، فهو كالمكره بالسيف، وقال غيره: من أعطى غيره شيئا مداراة عن عرضه حكمه كذلك (مرقاة المفاتيح، (۲۳۸/۴)، كتاب الزكاة، في آخر فصل الأول، ط: رشيديه).

⇐ احياء علوم الدين، كتاب الفقر والزهد، بيان تحريم السؤال من غير ضرورة وآداب الفقير المضطر فيه، (۲۸۳/۴، ۲۸۴)، ط: رشيديه.

⇐ فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم والتخصيص من غير مخصص مكروه. (مجموعه رسائل اللكهنوى، الرسالة الثامنة: سباحة الفكر في الجهر بالذكر، (۳۴/۳)، ط: إدارة القرآن).

(1) رجل اتخذ وليمة للختان وأهدى الناس هدايا ووضعوا بين يدى الولد فهذا على وجهين: إما قال هذا للولد أو لم يقل، والجواب في الوجهين واحد، فنقول: المسألة على قسمين: أما إن كانت الهدية تصلح للصبى كالدراهم والدنانير، أو لا كمتاع البيت والحيوان ففى القسم الأول الهدية للصبى؛ لأن هذا تمليك من الصبى عادة، وفى القسم الثانى ينظر إلى =

تقریب میں جو دیا جاتا ہے

ختنہ وعقیقہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اس لیے بچہ کی خوشی میں آئی ہوئی تمام چیزیں اور نقد روپیہ بچہ کی ملکیت نہیں بلکہ ماں باپ اس کے مالک ہیں جو چاہیں کریں اختیار ہے۔ ❶

البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دے (دینے والے کی نیت بچہ کو ہی دینے کی ہے، والدین سے بدلہ لینے کی نہیں ہے) تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے، اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اس کا قبضہ کر لینا کافی ہے، جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا، اور اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے قابل نہیں ہے تو اگر باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے، اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔

اگر باپ دادا بھی موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اس کو قبضہ کرنا چاہیے اور باپ داد کے ہوتے ہوئے ماں، نانی، دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں۔ ❷

= المهدى، فإن كان من أقرباء الأم أو من معارفها فهي للأم؛ لأن التمليك منها عرفاً، هكذا روى عن الشيخ أبو القاسم عن أبي الليث، فالحاصل: أن التعويل على العرف حتى لو وجد سبب أو وجه يستدل به على غير ما قلنا يعتمد على ذلک. (المحيط البرهاني، كتاب الهبة والصدقة، الفصل الثالث فيما يتعلق بالتحلل، (۹/ ۱۸۰)، ط: إدارة القرآن).

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الهبة، الباب الثالث فيما يتعلق بالتحلل، (۴/ ۳۸۳)، ط: رشيديه.

⇦ الفتاوى الولوالجية، كتاب الهبة، الفصل الأول في الألفاظ التي تنعقد بها الهبة إلى آخره، (۳/ ۱۱۶)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

❶ أنظر رقم الحاشية: ٥ على الصفحة السابقة.

❷ (وإن وهب له أجنبي يتم بقبض وليه) وهو أحد أربعة: الأب، ثم وصيه، ثم الجد ثم وصيه، وإن لم يكن في حجرهم وعند عدمهم تتم بقبض من يعوله كعمه (وأمه وأجنبي) =

تقسیم گوشت

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:١٨٧)

تکالیف ومصائب میں بچہ گھرا ہوا ہوتا ہے

''بچہ تکالیف ومصائب میں گھرا ہوا ہوتا ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔

تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا

''عقیقہ کا تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:١٢٩)

= ولو ملتقطا (لو فی حجرهما)وإلالا،لفوات الولاية(وبقبضه لو مميزا)يعقل التحصيل.(الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الهبة، (٥/٥٩٥)،ط:سعيد).

⇦ قوله:وإلا لا)أى إن لم يكن فی الحجر لاتتم بقبضه وإن كان ذا رحم محرم منه.(حاشية الطحطاوی علی الدر المختار، كتاب الهبة،(٣/٣٩٨)،ط:دار المعرفة).

⇦ الجوهرة النيرة، كتاب الهبة،(٢/١٢)،ط:حقانيه.

☆……ج……☆

جانور خریدا پھر بچہ فوت ہوگیا

”جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا

☆……اگر قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا بھی حصہ لیا، اور جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا تو اس کے حصے میں نیت بدل لینا اور کسی قربانی کرنے والے کو شریک کرلینا چاہیے، تاہم اگر قربانی کرنے کے لیے کسی اور کو شریک کرنے سے پہلے اس جانور کی قربانی کرلی تو قربانی ہوجائے گی اور عقیقہ کا حصہ بھی قربت کا ذبیحہ ہوجائے گا۔[1]

---

[1] (قوله: وإن كان شريك الستة نصرانيا) ……… وكذا لوأراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل؛لأن ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد. (رد المحتار ,(۳۲۶/۶)، كتاب الأضحية، ط: سعيد).

⇦ ولو نوى بعض الشركاء الأضحية،وبعضهم هدى المتعة……… وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له فى عامه ذلك جاز عن الكل فى ظاهر الرواية. (فتاوى قاضى خان على هامش الفتاوى الهندية(۳۵۰/۳) كتاب الأضحية، ط: رشيديه).

⇦ الفتاوى الهندية(۳۰۴/۵) كتاب الأضحية،الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا،ط: رشيديه.

⇦ قلت: وبه قال أصحابنا كماترى فى كلام الشامى من جواز اشتراك ذى العقيقة مع أصحاب الأضحية فى بقرة واحدة ،فقاسوها على الأضحية، وقد صحت الأضحية عن الميت فكذا العقيقة،ولكن الأحوط أن ينوى عن الصغير الميت الأضحية،فإنها تقوم مقام العقيقة أيضا. قال الحافظ الفتح: وعند عبد الرزاق عن معمر عن قتادة: ”من لم يعق عنه أجزأته أضحيته“ وعند ابن أبى شيبة عن محمد بن سيرين والحسن: ”يجزى عن الغلام الأضحية من العقيقة. اهـ =

☆...... کسی نے اپنے بچہ کے عقیقہ کے لیے جانور خریدا، اتفاقاً بچہ مرگیا تو اس نے ارادہ ملتوی کر کے جانور فروخت کر دیا تو اس رقم کو صدقہ کرنا یا اپنے استعمال میں لانا دونوں جائز ہیں،

البتہ ساتویں دن سے پہلے بچہ مر جائے تو اس کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔❶

جانور ذبح کرنے کی جگہ

بچہ جہاں ہے وہاں عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ جانور ذبح کرنا اور بچہ کے سر کے بال منڈوانا ایک علاقے میں ہو، اور اگر بچہ ایک جگہ ہو اور عقیقہ کے جانور کو کسی اور جگہ ذبح کیا جائے یہ بھی جائز ہے لیکن سب کام ایک جگہ پر انجام دیے جائیں یہ زیادہ بہتر ہے۔❷

= وقال في رد المحتار تحت قول الدر: "وإن مات أحد السبعة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل" مانصه: لأن الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل أنه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه وعلى هذا إذاكان أحدهم أم ولد ضحى عنها مولاها أو صغيراضحى عنه أبوه. اهـ.

قلت: جواز الأضحية عن الصغير الميت يستدعي جواز العقيقه عنه بالأولى، لعدم ورود الأمر بالأضحية عنه وقد ورد بالعقيقة وأنه مرتهن بعقيقته. وأخرج ابن حزم عن بريدة الأسلمي (الصحابي) قال: إن الناس يعرضون يوم القيامة على العقيقة كما يعرضون على الصلوات الخمس، ذكره الحافظ في الفتح. اهـ. (امداد الاحکام، کتاب الصید والذبائح والأضحیۃ والعقیقہ، عنوان: عقیقہ کے متعلق چند اشکالات، (۲۳۶،۲۳۵/۴)، ط: دار العلوم کراچی)۔

❶ (فرع) لومات المولود قبل السابع استحبت العقيقة عندنا، وقال الحسن البصري ومالك لاتستحب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۳۳۲/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ اعلاء السنن (۱۲٦/۱۷) كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ط: ادارة القرآن.

⇦ وإن مات قبل السابع عق عنه، (المحلى لابن حزم (۲۳۵/٦) كتاب العقيقة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

❷ يستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووي في شرح المهذب (اعلاء السنن (۱۲٦/۱۷) كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، ط: ادارة القرآن). =

جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا

اگر کسی نے عقیقہ کے لیے جانور خرید کر ذبح نہیں کیا بلکہ زندہ جانور عقیقہ کی نیت سے صدقہ کر دیا تو عقیقہ ادا نہیں ہوگا کیونکہ عقیقہ ادا ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔❶

جانور متعین کرنے کا حکم

''عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

جاہلیت کا رواج عقیقہ کے بارے میں

''بچہ نعمت ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۴۸)

جاہلیت میں بچہ پیدا ہوتا تو

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں بچہ پیدا ہوتا تو ہم بکرا ذبح کرتے، اور اس کا خون بچہ کے سر پر لگاتے، جب

= شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۱۴)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇦ وتجتمع العقيقة والهدى فى أنهما قربة غير أن العقيقة مرتبطة بولادة المولود، وفى اى مكان، أما الهدى ففى أيام النحر وفى الحرم. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقه، (۳۰/ ۲۷۶)، ط: دار الصفوة، مصر).

⇦ كفايت المفتى، كتاب الأضحية والذبيحة، (۸/ ۲۴۱)، ط: دار الاشاعت.

❶ لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها فى الوقت لايجزيه عن الأضحية، لأن الوجوب تعلق بالإراقة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۶)، ط: سعيد).

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، (۵/ ۲۹۳)، ط: رشيديه.

⇦ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فى العقيقة وأحكامها، الفصل التاسع فى بيان أن العقيقة أفضل من التصدق بثمنها، ط: دار الكتاب العربى.

اللہ تعالیٰ نے اسلام سے نوازا تو اب ہم ساتویں دن بکرا ذبح کرتے ہیں، نیز بچہ کا سر مونڈتے ہیں اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔ ❶

جڑواں بچوں کا عقیقہ

اگر دو یا دو سے زیادہ بچے اکٹھے پیدا ہوئے تو ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ عقیقہ کرنا مستحب ہے کیونکہ عقیقہ اولاد کی عظیم نعمت کے شکرانہ کے طور پر کیا جاتا ہے اور ہر بچہ اللہ تعالیٰ کی الگ الگ نعمت ہے، اور عقیقہ کا جانور جان کا بدلہ ہے اور یہاں ایک سے زائد جانیں ہیں، اور عقیقہ کی بہت ساری حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ بلاء و مصیبت اور بیماریوں سے حفاظت کے لیے عقیقہ کیا جاتا ہے اور ہر بچے کی آفات، بلیات، امتحانات اور آزمائشیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اس لیے ہر ایک بچے کے لیے علیحدہ علیحدہ عقیقہ کرنا چاہیے۔ ❷

---

❶ عن بريدة رضى الله تعالى عنه قال: كنا فى الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه و نلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمى).

⇦ سنن أبى داود، كتاب الضحايا، باب فى العقيقة، (٣٥/٢)، ط: رحمانيه.

⇦ المستدرك للحاكم، رقم الحديث: ٧٥٩٣، كتاب الذبائح، (٢٦٦/٤)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (١٢٦/١٧)، ط: إدارة القرآن.

❷ فلو ولد له إثنان فى بطن استحب عن كل واحد عقيقة، ذكره ابن عبدالبر عن الليث، وقال: لا أعلم عن أحد من العلماء خلافه. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (٥٩٢/٩)، ط: دار المعرفة).

⇦ وتتعدد العقيقة بتعدد الأولاد، فلو ولد له توأمان كان لهما عقيقتان و لاتكفى واحدة عنهما. (الفقه الاسلامى وأدلته، الباب الثامن: الأضحية و العقيقة، الفصل الثانى: العقيقة وأحكامها، (٢٧٤٧/٤)، ط: دار الفكر، بيروت). =

جس جانور کی قربانی درست نہیں

”قربانی جائز نہیں جس جانور کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۷۲)

جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا

ایسی دعوت جس میں قیمت اور عوض نہ لیا جائے، عقیقہ کا گوشت کھلانا جائز ہے لہٰذا عقیقہ کا گوشت تبلیغی جماعت والوں کو کھلانا جائز ہے،❶ لیکن اس کا رواج بنا دینا مناسب نہیں، ورنہ بعض اوقات مستحب وقت پر عمل کرنا رہ جائے گا عقیقہ کا مستحب وقت یہ ہے کہ ساتویں، چودہویں یا اکیسویں دن عقیقہ ہو اور دعوت

=⇦ وفي إعلاء السنن عن شرح المهذب: ولو ولد له ولدان فذبح عنهما شاة لم تحصل العقيقة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۹/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۸/۷۷)، ط: رشيديه).

❶ وقال جمهور أصحاب الشافعي باستحباب ألا يتصدق بلحمها نيأبل يطبخه و التصدق بلحمها و مرقها على المساكين بالبعث إليهم أفضل من الدعاء إليها، ولو دعا إليها قوما جاز، ولو فرق بعضها و دعا ناسا إلى بعضها جاز. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۰/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ وما قاله يقتضي أن سنة العقيقة أن يطعم منها الناس في مواضعهم، لأنها نسک كالأضحية والهدى، فإن فضل منها شيء و أراد أن يدعو إليه من يخصه من جار أو صديق، فلا بأس بذلک، كالأضحية. (أوجز المسالک، كتاب العقيقة، (۱۹۸/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق).

⇦ حكم اللحم كالضحايا، يؤكل من لحمها، ويتصدق منه، ولا يباع شيء منها، ويسن طبخها ويأكل منها أهل البيت و غيرهم في بيوتهم. (الفقه الاسلامي و أدلته، الباب الثامن: الأضحية و العقيقة، الفصل الثاني: العقيقة و أحكام المولود، ۵: حكم لحمها و جلدها، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر، بيروت).

کی وجہ سے ان دنوں کی رعایت کرنا مشکل نہ ہو جائے۔ ❶

ہوسکتا ہے اس دعوت کی وجہ سے مستحب طریقہ بھی رہ جائے اور عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ دنوں کی رعایت کے ساتھ گوشت کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ گھر والوں کے لیے، ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو اور ایک حصہ فقراء کو دیا جائے۔ ❷

---

❶ عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه......قال الإمام الترمذي رحمه الله تعالى: والعمل على هذا عند أهل العلم،يستحبون أن يذبح عن الغلام يوم السابع،فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين.(جامع الترمذي،أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۲۷۸/۱)،ط:سعيد).

⇐ عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۱۳۰/۲۱)، ط:دار الكتب العلمية،بيروت.

⇐ شرح السنة للبغوي، كتاب الصيد،باب العقيقة،(۲۶۸/۱۱)،ط:المكتب الإسلامي.

❷ ويأكل منها أهل البيت وغيرهم في مواضعهم ولاحدفي الإطعام منها ومن الضحية بل يأكل منها ماشاء ويتصدق ويهدي بما شاء.

قوله:ويتصدق بما شاء)أي نيأ أومطبوخا،والجمع بين الثلاثة أولى،فلو اقتصر على أكلها في البيت كفى.(حاشية الدسوقي على الشرح الكبير،كتاب الضحايا،قبيل باب الإيمان، (۳۹۸/۲)،ط:دارالكتب العلمية،بيروت).

⇐ والأفضل أن يتصدق بالثلث،ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه واصدقائه ويدخر الثلث. (الفتاوى الهندية،كتاب الأضحية،الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب،(۳۰۰/۵)، ط:رشيديه).

⇐ شامي،كتاب الأضحية،(۳۲۸/۶)،ط:سعيد.

⇐ بدائع الصنائع،كتاب التضحية،فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية، (۸۰/۵)، ط:سعيد.

☆......چ......☆

چاچا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۴)

چاندی صدقہ کرنے کی وجہ

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بالوں کو صاف کرنے کے بعد بالوں کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بچہ کی ناپا کی (یعنی منی اور حیض وغیرہ کا گندہ خون کی حالت سے) پاکی (یعنی بچپن کی حالت) کی طرف منتقل ہونا اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے، نعمت کے بدلے میں صدقہ خیرات کرنا بہترین شکریہ ہے۔

پیدائشی بال ناپا کی کی نشانی تھی، ان کو صاف کر کے دور کرنے کے بعد جو نئے بال آئیں گے وہ بچپن کی مستقل پاک نشانی ہے، اس لیے ان بالوں کے بدلے میں چاندی یا اس کی نقد رقم صدقہ کرنے کا حکم ہوا۔

اور چاندی کی خصوصیت یہ ہے کہ سونے کی قیمت زیادہ ہے، امراء اور مالداروں کے علاوہ کسی اور کو دستیاب نہیں ہوتا، اور چاندی کی قیمت کم ہے اور ہر آدمی کے لیے چاندی صدقہ کرنا آسان ہے اس لیے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا تا کہ امیر وغریب سب اس پر عمل کر سکیں۔ [1]

---

[1] وعق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة، وقال: " يا فاطمة احلقى رأسه، وتصدقى بزنة شعره فضة "أقول السبب فى التصدق بالفضة أن الولد لما انتقل من الجنينية إلى الطفلية كان ذلك نعمة يجب شكرها، وأحسن ما يقع به الشكر ما يؤذن أنه عوضه، فلما كان شعر الجنين بقية النشأة الجنينية وإزالته أمارة للاستقلال بالنشأة الطفلية=

چاندی کی بجائے سونا صدقہ کرنا

''سونا صدقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۹)

= وجب أن يؤمر بوزن الشعر فضة، وأما تخصيص الفضة فلأن الذهب أغلى، ولا يجده إلا غني، وسائر المتاع ليس له بال أن يزنه شعر المولود .(حجة الله البالغة،من أبواب تدبير المنزل، "العقيقة"، (۲/ ۲۲۴)،ط:دار الجيل).

☆......ح......☆

حسنین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو منع کر دیا گیا تھا

بعض روایات میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حسنین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ سے منع کر دیا تھا، یہ روایت صحیح ہے لیکن اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے حسنین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ خود کر لیا تھا یا خود کرنے کا ارادہ فرمایا تھا اس لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ان کا عقیقہ نہ کرو کیونکہ عقیقہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں۔ [1]

حق ضائع کرنا

اگر والد گنجائش کے باوجود بچے کا عقیقہ نہیں کرتا تو وہ بچے کے حق کو ضائع کرتا ہے۔ [2]

---

[1] عن علی بن حسین عن أبی رافع أن الحسن بن علی علیهما السلام حین ولدته أمه أرادت أن تعق عنه بکبش عظیم فاتت النبی صلی الله علیه وسلم، فقال لها: لاتعقی عنه بشیء ولکن احلقی شعر رأسه ثم تصدقی بوزنه من الورق فی سبیل الله عزوجل أو علی ابن السبیل و ولدت الحسین من العام المقبل، فصنعت مثل ذلک. تفرد به ابن عقیل وهو إن صح، فکأنه أراد أن یتولی العقیقة عنهما بنفسه کمارویناه فأمرها بغیرها وهو التصدق بوزن شعرهما من الورق. (السنن الکبری للبیهقی، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی التصدق بزنة شعره فضة وما تعطی القابلة، (۹/ ۳۰۴)، ط: إدارہ تالیفات اشرفیه).

⇦ تحفة المودود بأحکام المولود، الباب السابع فی حلق رأسه والتصدق بوزن شعره، (ص: ۷۸)، ط: دار الکتاب العربی.

⇦ البدر المنیر، کتاب العقیقة، الحدیث الثامن، (۹/ ۳۴۶)، ط: دار الهجر، الریاض.

[2] عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده، قال: سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن العقیقة، فقال: لایحب الله العقوق. الحدیث. (مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۳)، ط: قدیمی). =

حکمت اور ساتویں روز کا حلق

''ساتویں روز حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۴)

حکمت حلق

''حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۷)

حلق اور ذبح میں ترتیب لازم نہیں

''ذبح اور حلق میں ترتیب لازم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۱)

حلق بعد میں کرے

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۱)

حلق کرنے کی حکمت

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بال کو صاف کرنے میں بہت ساری حکمتیں ہیں، نمونہ کے طور پر ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) عقیقہ میں دو ہی کام ہوتے ہیں ایک بچے کا سر منڈوانا، دوسرا بچہ کی

= ویحتمل أن یکون العقوق فی هذا الحدیث مستعارا للوالد کماهو حقیقة فی المولود، وذلک أن المولود إذالم یعرف حق أبویه صارعاقا، کذلک جعل إباء الوالد عن أداحق المولود عقوقا علی الاتساع، فقال: لایحب الله العقوق أی ترک ذلک من الوالد مع قدرته علیه یشبه إضاعة المولود حق أبویه. (أوجز المسالک، کتاب العقیقة، قوله علیه السلام: لاأحب العقوق، (۲۰۸/۹)، ط: سعید).

مرقاة المفاتیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (۸۱/۸)، ط: رشیدیه.

طرف سے شکرانہ کے طور پر جانور ذبح کرنا، ان دونوں عملوں میں ایک خاص ربط اور مناسبت ہے اور وہ یہ کہ یہ دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی نشانی اور یادگار ہیں، حج میں بھی ان دونوں کاموں کا اسی طرح جوڑ ہے، اور حاجی قربانی کرنے کے بعد سر صاف کرتا ہے اس اعتبار سے عقیقہ میں عملی طور پر یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہمارا ربط اور تعلق اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے اور ہر بچہ ملت ابراہیمی ہی کا ایک جزء ہے۔

(۲) سر گنجا کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے بچے کے سر سے پیدائشی میل کچیل اور جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔

(۳) پیدائشی بال کمزور ہوتے ہیں حلق کے بعد وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ گھنے اور مضبوط طاقت ور بال اُگ جاتے ہیں۔

(۴) بچے پر دو حالتیں آتی ہیں:

(۱) پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ میں ہونے کی حالت جس میں بچہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

(۲) پیدائش کے بعد کی ابتدائی حالت۔

بچے کے سر کے بال پیدائش سے پہلے (ماں کے پیٹ میں ہونے کی حالت) کے آثار اور بقایا جات ہوتے ہیں، اس لیے ان کا زائل کرنا پیدائش کے بعد کی ابتدائی حالت کی مستقل نشانی ہے۔[1]

---

[1] أن النصارى كان إذا ولد لهم ولدا صبغوه بماء اصفر يسمونه المعمودية، وكانوا يقولون: يصير الولد به نصرانيا، وفي مشاكلة هذا الاسم نزل قوله تعالى: (صبغة الله ومن أحسن من الله صبغة) فاستحب أن يكون للحنفيين فعل بازاء فعلهم ذلك يشعر بكون الولد حنيفا تابعا لملة إبراهيم واسماعيل عليهما السلام وأشهر الأفعال المختصة بهما =

....

= المتوارثة فی ذریتهما ماوقع له علیه السلام من الإجماع علی ذبح ولده، ثم نعمة الله علیه أن فداه بذبح عظیم، وأشهر شرائعهما الحج الذی فیه الحلق والذبح، فیکون التشبه بهما فی هذا تنویها بالملة الحنیفیة ونداء أن الولد قد فعل به ما یکون من أعمال هذه الملة ......فلما کان شعر الجنین بقیة النشأة الجنسیة وإزالته أمارة للاستقلال بالنشأة الطفلیة .(حجة الله البالغة، أبواب تدبیر المنزل،"العقیقة"، (۲/۲۲۳)، ط:دار الجیل).

⇦ وکان حلق رأسه إماطة الأذی عنه وإزالة الشعر الضعیف لیخلفه شعر أقوی وأمکن منه وأنفع للرأس ومع مافیه من التخفیف عن الصبی.(تحفة المودود بأحکام المولود،الباب السادس فی العقیقة وأحکامها،الفصل الحادی عشر فی ذکر الغرض من العقیقة وحکمها وفوائدها،(ص:۶۵)،ط:دار الکتاب العربی).

⇦ لأن الحلق من قبیل إماطة الأذی ،فإن شعر المولود ضعیف فیحلق لیقوی. (فیض القدیر للمناوی،رقم الحدیث:۴۵۶۷، حرف الزاء،(۴/۶۶)، ط:المکتبة التجاریة،مصر).

☆......خ......☆

خلوق

خلوق: یہ مرکب خوشبو ہے جس کا زیادہ تر حصہ زعفران ہوتا ہے۔[1]
مزید تفصیل کے لیے ''زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۹)

خنثیٰ کا عقیقہ

خنثی وہ انسان ہے جس میں مذکر اور مؤنث دونوں کی نشانی موجود ہو یا

---

[1] أخرجه ابن حبان في صحيحه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت: كانوا فى الجاهلية إذا عقوا عن الصبى خضبوا قطنة بدم العقيقة فإذا حلقوا رأس الصبى وضعوها على رأسه فقال النبى صلى الله عليه وسلم اجعلوا مكان الدم خلوقا، وزاد أبو الشيخ ونهى أن يمس رأس المولود بدم. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/ ۷۴۱)، ط: دار المعرفة).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، لايمس الصبى بشىء من دمها، (۹/ ۲۲۳)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ عن عائشة رضى الله تعالى عنها فى حديث العقيقة قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة فى دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبى فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا (السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبى بشىء من دمها، (۹/ ۳۰۳)، ط: إداره تاليفات اشرفيه).

⇦ والخلوق: بفتح الخاء، وهو طيب معروف مركب يتخذ من الزعفران وغيره من أنواع الطيب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/ ۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ فتح البارى، كتاب النكاح، باب الوليمة ولو بشاة، (۹/ ۲۳۳)، ط: دار المعرفة.

⇦ شرح النووى على الصحيح لمسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبى اليسر، (۲/ ۴۱۶)، ط: قديمى.

کوئی نشانی موجود نہ ہو۔

خنثی کی طرف سے عقیقہ کرنے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ:

☆......اگر وہ مردانہ آلۂ تناسل سے پیشاب کرتا ہے تو وہ شرعا لڑکے کے حکم میں ہے اس کی طرف سے دو بکروں سے عقیقہ کرنا مستحب ہوگا۔

☆......اور اگر وہ زنانہ شرم گاہ سے پیشاب کرتا ہے تو وہ شرعا لڑکی کے حکم میں ہے اس کی طرف سے ایک بکرا سے عقیقہ کرنا مستحب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ اس میں پیشاب کرنے کی جگہ کا اعتبار ہے

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خنثی کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''من حیث یبول'' یعنی پیشاب کرنے کی جگہ کا اعتبار ہے اگر مردانہ آلۂ تناسل سے پیشاب کرتا ہے تو مردوں والی میراث پائے گا اور اگر زنانہ شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہے تو عورتوں والی میراث ملے گی۔ [1]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو اثر منقول ہیں۔ [2]

---

[1] عن أبي صالح عن ابن عباس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن مولود ولد له قبل ودبر من أين يورث؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يورث من حيث يبول. (الكامل لابن عدي، من اسمه سليمان، رقم: ۷۳۳، سليمان بن عمرو بن عبدالله بن وهب أبوداود والنخعي كوفي، (۳/۲۲۸)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ نصب الراية للزيلعي، كتاب الخنثى، كيفية إرث الخنثى، (۴/۴۱۷)، ط: مؤسسة الريان، بيروت.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الفرائض، باب ميراث الخنثى، (۶/۲۶۱)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

[2] عن عبد الأعلى أنه سمع محمد بن علي يحدث عن علي في الرجل يكون له ماللرجل وماللمرأة أيهما يورث؟ فقال: من أيهما بال. (سنن الدارمي، رقم الحديث: (۲۹۷۰)، كتاب الفرائض، باب في ميراث الخنثى، (۲/۳۶۱)، ط: دار الكتاب العربي.

⇦ عن الشعبي عن علي في الخنثى قال: يورث من قبل مباله. (سنن الدارمي، رقم الحديث: (۲۹۷۱)، كتاب الفرائض، باب في ميراث الخنثى، (۲/۳۶۱)، ط: دار الكتاب العربي.

☆......اگر خنثیٰ مردانہ اور زنانہ دونوں جگہوں سے پیشاب کرتا ہے تو اس صورت میں جس آلہ سے پہلے پیشاب نکلتا ہے اس کے مطابق حکم لاگو ہوگا، مردانہ آلہ سے پہلے پیشاب نکلتا ہے تو لڑکا ہے، عقیقہ میں اس کی طرف سے دو بکریاں ذبح کرنا مستحب ہے اور اگر زنانہ عضو سے پہلے پیشاب نکلتا ہے تو لڑکی ہے، عقیقہ میں اس کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے۔

☆......اور اگر دونوں اعضاء سے ایک ساتھ پیشاب نکلتا ہے، کسی عضو سے پہلے اور کسی عضو سے بعد میں ایسا نہیں ہوتا تو یہ خنثیٰ مشکل ہے، اس کے بارے میں مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ کرنا مشکل ہے، [1] اور خنثیٰ مشکل کے لیے عقیقہ میں ایک بکری کافی ہے البتہ دو بکریوں سے عقیقہ کرنے میں زیادہ احتیاط ہے۔ [2]

خون سر پر ملنا

''سر پر خون ملنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۶)

---

[1] كتاب الخنثى...... (وهو ذو فرج وذكر أو من عرى عن الإثنين جميعا، فإن بال من الذكر فغلام، وإن بال من الفرج فأنثى وإن بال منهما فالحكم للأسبق، وإن استويا فمشكل، ولا تعتبر الكثرة).

قوله: فمشكل) لم يقل مشكله؛ لأنه لم يتعين أحد الأمرين فجاء على الأصل وهو التذكير. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الخنثى، (٧٢٧/٦)، ط: سعيد).

⇦ تبيين الحقائق، كتاب الخنثى، (٢١٥/٦)، ط: امداديه.

⇦ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الخنثى، (٣٨/٣)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

[2] وعن الخنثى واحدة والإحتياط ثنتان. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٢/٢)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٤٠)، ط: مكتبة القدس.

⇦ والأفضل أن يعق عن (غلام) أي ذكر، والأوجه إلحاق الخنثى به ذلك احتياطا...... (بشاتين). (نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (١٣٦/٨)، ط: دار الفكر، بيروت).

☆......د......☆

دادا پوتے کو کچھ دے تو؟

اگر باپ کے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے نابالغ پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو صرف اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی، نابالغ پوتے کے لیے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر پوتا بالغ ہے تو اس چیز پر پوتے کا قبضہ کرنا ضروری ہے ورنہ ہبہ کا اعتبار نہیں ہوگا۔❶

دادا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۰)

دادا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۲)

---

❶ ولو وهب رجل لابنه الصغير شيئا صحت الهبة،لأن قبض الأب كقبضه، و كذا قبض جده بعده،وقبض وصى الأب والجد بعدهما،حتى لو وهب هؤلاء من الصغير،والمال فى أيديهم صحت الهبة،ويصيرون قابضين للصغير.(تحفة الفقهاء للسمرقندى، كتاب الهبة، (۱۶۸/۳)، ط:دار الكتب العلمية).

⇦ (وهبة من له ولاية على الطفل فى الجملة)وهو كل من يعوله(تتم بالعقد).
قوله:على الطفل)فلو بالغا يشترط قبضه،ولو فى عياله.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة،(۶۹۴/۵)،ط:سعيد.

⇦ حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الهبة،(۳۹۸/۳)،ط:دار المعرفة.

⇦ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الهبة،(۴۹/۳)،ط:دار الكتب العلمية، بيروت.

دادی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۰)

دائی

دائی کو عربی زبان میں ''قابلہ'' کہتے ہیں اور موجودہ دور میں گائنی ڈاکٹر کہتے ہیں جو بچے کی ولادت کے وقت موجود ہوتی ہے اور اس بارے میں سارے کام انجام دیتی ہے۔

آج کل بچوں کی ولادت عام طور پر ہسپتال، میٹرنٹی ہوم اور زچہ بچہ سنٹرز میں ہوتی ہے، اور گائنی ڈاکٹر کی تلاش مشکل ہوتی ہے، دائی (گائنی ڈاکٹر) کو جانور کا سالم ران دینا ویسے بھی فرض واجب اور سنت مؤکدہ نہیں ہے، اس لیے موجودہ دور میں گائنی ڈاکٹر کو ران نہ دینے کی گنجائش ہوگی۔ [1]

دائی ران کے علاوہ گوشت بھی کھا سکتی ہے

جس طرح دائی کو سالم ران دینا مستحب ہے اسی طرح ران کے علاوہ دوسرے حصے کا گوشت دینا بھی جائز ہے، اور جس طرح دائی ران کا گوشت کھا سکتی

---

[1] (القابلة) المرأة التي تساعد الوالدة تتلقى الولد عند الولادة. (المعجم الوسيط، باب القاف، (۲/ ۷۱۳)، ط: دار الدعوة).

⇦ القابلة.....التي تتلقى الولد عند ولادته. (معجم لغة الفقهاء، حرف القاف، (ص: ۳۵۳)، ط: دار النفائس)

⇦ ونقل الرافعي أنه يستحب أن يعطى القابله رجل العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۸)، ط: إدارة القرآن).

⇦ روضة الطالبين، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (۳/ ۲۳۳)، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

ہے اسی طرح ران کے علاوہ دوسرا عام گوشت بھی کھا سکتی ہے۔❶

دائی کو ران دینا

''ران دائی کو دینا'' (ص:۹۴) اور ''ران اور دائی'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔(ص:۹۳)

دائی کو ران دینا ضروری نہیں

دائی کو عقیقہ کے جانور کی سالم ران دینا مستحب اور بہتر ہے، ضروری نہیں ہے اور عقیقہ اس پر موقوف بھی نہیں، بعض لوگ حد سے تجاوز کرتے ہوئے اسے ضروری قرار دیتے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔❷

---

❶ ویستحب إعطاء القابلة من العقيقة.(الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الثاني:العقيقة،وأحكامها.....حكم لحمها وجلدها، (۲۷۴۹/۴)، ط:دار الفكر بيروت)

⇦ أخبرني منصور أن جعفرا حدثهم، قال:سمعت أبا عبدالله يسأل عن العقيقة،قيل يبعث منها إلى القابلة بشيء أراه؟قال:نعم.(تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل السابع عشر في بيان مصرفها،(ص: ۱۷)،ط:دارالكتاب العربي).

⇦ كفايت المفتي، كتاب الأضحية والذبيحة،الباب الخامس:العقيقة، (۲۳۹/۸)،ط:دار الاشاعت.

❷ أما مايفعل عقيب الصلاة فمكروه،لأن الجهال يعتقدونه سنة وكل مباح يؤدي إليه فمكروه. (كبيري،فصل في مسائل شتى،(ص:۶۱۷)،ط:سهيل اكيڈمي)

⇦ فيه ان من أصر على مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من اصر على بدعة أومنكر.(السعاية، باب صفة الصلاة،قبيل فصل في القرائة،(۲۶۳/۲)،ط:سعيد).

⇦ شرح الطيبي، كتاب الصلاة،باب الدعاء في التشهد، الفصل الأول، (۳۳۶/۲)، ط:دارالكتب العلمية،بيروت.

⇦ مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة،باب الدعاء في التشهد،الفصل الأول، (۲۶/۳)، ط:رشيديه.

ددھیال میں عقیقہ کرے یا ننھیال میں

بچہ کا عقیقہ ددھیال یعنی باپ دادا کے گھر میں کیا جائے یا ننھیال یعنی بچے کے نانا نانی کے گھر میں اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بچہ ددھیال میں ہے تو ددھیال میں عقیقہ کا جانور ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے، اور اگر بچہ ننھیال میں ہے تو عقیقہ کا جانور ننھیال میں ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ بال اتروانے اور جانور ذبح کرنے کا کام ایک جگہ پر انجام پائے باقی اگر رشتہ دار آپس میں اتفاق سے کسی اور جگہ پر بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مثلاً بچہ ددھیال میں ہے اور عقیقہ کا جانور ننھیال میں ذبح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، یا بچہ ننھیال میں ہے اور عقیقہ کا جانور ددھیال میں ذبح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، عقیقہ ہو جائے گا تاہم جہاں بچہ ہے وہاں عقیقہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ❶

دعا

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے دعا اس طرح پڑھے:

إني وجهت وجهي للذی فطر السموات والأرض حنيفا وماأنا من المشركين ❷

إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين

---

❶ يستحب الذبح قبل الحلق،وصححه النووی فی شرح المهذب.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇦ شرح المهذب ،كتاب الحج،باب العقيقة،(۴۱۴/۸)،ط:مكتبة الإرشاد.

⇦ فتاوی محموديه، كتاب العقيقة،(۵۲۹/۱۷)،ط:فاروقية.

⇦ كفايت المفتی، كتاب الأضحية والذبيحة،الباب الخامس:العقيقة، (۲۴۱/۸)، ط:دار الإشاعت.

❷ سورة الانعام:(۷۹)

⇦ فتاوی رحيميه، كتاب الأضحية،باب العقيقة، (۶۵/۱۰)،ط:دار الإشاعت.

لاشریک له وبذلک أمرت وأنا أول المسلمین❶

اللهم إن هذا عقیقة ابنی (بچے کا نام لے)فإن دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم اجعلها فداء لابنی (بچے کا نام لے)من النار❷

اور اگر لڑکی ہے تو دعا اس طرح ہوگی

اللهم إن هذه عقیقة بنتی(نام)فإن دمها بدمها وعظمها بعظمها وجلدها بجلدها وشعرها بشعرها اللهم اجعلها فداء لبنتی(نام)من النار.

☆......اگر والد کے علاوہ دوسرا کوئی جانور ذبح کرے تو دعا کرتے وقت "ابنی اور "بنتی" کی جگہ بچی یا بچی اوران کے والد کا نام لے❸

☆......ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللهم منک ولک عقیقة فلان (نام) بسم الله الله أکبر❹

---

❶ سورۃ الأنعام،(۱۶۲، ۱۶۳)

⇦ مالابدمنہ،رسالہ احکام عقیقہ،(ص:۱۴۰)،ط:قدیمی۔

❷ تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح،(۲/ ۲۳۳)،ط:امدادیه.

⇦ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح،(ص: ۲۴۰)،ط:مکتبة القدس.

❸ واگر ذابح غیر والد طفل باشد بجائے ابنی نام پسر ووالد او بگوید واگر عقیقہ دختر بود بجائے ضمائر مذکر مؤنث بگوید یعنی اللهم هذه عقیقة بنتی فلانة دمها بدمها ولحمها بلحمها تا آخر بگوید۔(مالابدمنہ،رسالہ احکام عقیقہ،(ص:۱۴۰،۱۴۱)،ط:قدیمی)۔

⇦ فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الأضحیة،باب العقیقة، (۱۰/ ۶۵)، ط:دارالاشاعت.

❹ عن عائشة رضی الله تعالی عنها .... وعق رسول الله عن الحسن والحسین شاتین .... وقال: اذبحوا علی اسمه وقولوا: بسم الله الله أکبر اللهم لک وإلیک هذه =

یا یہ پڑھے:

بسم الله والله أكبر اللهم لک وإليک هذه عقيقة فلان.

مزید ''عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(ص:۱۲۳)

دعائے عقیقہ دعائے قربانی کے ساتھ

''عقیقہ کی دعا قربانی کے ساتھ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۴۱)

دعوت عقیقہ میں تحفہ لینا

''تحفہ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۳)

دفن کرنا بالوں کو

''بالوں کو دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۴۶)

= عقيقة فلان .. إلخ (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ماجاء في وقت العقيقة وحلق الرأس والتسمية، (۹/۳۰۳)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ وقال عطاء: إذا ذبحت فقل بسم الله والله أكبر هذه عقيقة فلان. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال: لاتكسر عظام العقيقة، (۹/۳۰۲)، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

⇦ اذبحوا على اسمه فقولوا: بسم الله اللهم لک وإليک هذه عقيقة فلان .. ابن المنذر عن عائشة. (كنز العمال، رقم الحديث: ۴۵۲۹۷، كتاب النكاح، قسم الأقوال، الباب السابع في بر الأولاد وحقوقهم، الفصل الثاني: في العقيقة، (۱۶/۴۳۳)، ط: مؤسسة الرسالة).

⇦ عن سعيد قال: سئلت قتادة كيف تنحر العقيقة؟ قال يستقبل بها القبلة، ثم يضع الشفرة على حلقها ثم يقول: اللهم منک ولک عقيقة فلان (نام) بسم الله والله أكبر ثم يذبحها. (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث: ۲۴۵۷۳، كتاب العقيقة، مايقال على العقيقة إذا ذبحت، (۱۲/۳۲۹) ط: دار القبلة، مؤسسة علوم القرآن).

دفن کرنا کھال کو

''کھال کو دفنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۰)

دن سے مراد کیا ہے

''ولادت کا دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۱۰)

دو بچوں کا عقیقہ بڑے جانور میں

''بڑے جانور میں دو بچوں کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۵۴)

دودھ

عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے دودھ استعمال کرنا مکروہ ہے، اگر جلد ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑک کر دودھ خشک کر دیا جائے، اور اگر دیر سے ذبح کرنے کا ارادہ ہے تو دودھ نکال کر صدقہ کر دے۔ ❶

دوسرا عقیقہ کرے تو

''عقیقہ کون کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۸)

---

❶ وكره جز صوفها قبل الذبح)لينتفع به......ويكره الانتفاع بلبنها قبله) كما في الصوف.
قوله:ويكره الانتفاع بلبنها)فإن كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء البارد وإلاحلبه وتصدق به كما في الكفاية.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية،(۳۲۹/٦)، ط:سعيد).

⇦ المحيط البرهاني، كتاب الأضحية،الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية، (۴۷۰/۸)، ط:إدارة القرآن.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب السادس في بيان مايستحب في الأضحية، (۳۰۱/۵)،ط:رشيديه.

دوسری جگہ عقیقہ کرنا

مثلاً بچہ سعودی عرب میں ہے اور عقیقہ پاکستان میں کرنا چاہتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن بچہ جہاں موجود ہے وہاں عقیقہ کا جانور ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے۔

''جانور ذبح کرنے کی جگہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۶۹)

دیر سے عقیقہ کرنے کی صورت میں بال کب اتارے

اگر کسی وجہ سے ساتویں، چودھویں اور اکیسویں دن میں عقیقہ کرنا ممکن نہیں ہوا اور جلدی عقیقہ کرنے کا امکان بھی نہیں ہے، دیر سے کرنے کا ارادہ ہے تو ساتویں، چودھویں یا اکیسویں دن بچے کے سر کے بال اتار دینے چاہئیں، عقیقہ کرنے تک ان بالوں کو رکھنا ضروری نہیں، جب بال ایک دفعہ اتار دیئے بعد میں عقیقہ کے لیے جانور ذبح کرتے وقت دوبارہ بال اتارنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

---

❶ عن الحسن عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى ويحلق رأسه. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، باب متى يعق، (١/١٨٨)، ط: قديمي).

⇦ ويستحب حلق رأس المولود يوم سابعه. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١١٩)، ط: ادارة القرآن).

⇦ ويستحب أن يحلق رأسه يوم سابعه. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السابع في حلق رأسه والتصدق بوزن شعره، (ص: ٧٧)، ط: دار الكتاب العربي).

⇦ و(ندب) ولو لم يعق عنه حلق رأس المولود ولو أنثى و(التصدق) بزنة شعره. (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا، (٢/٣٩٨)، ط: دار الكتب العلمية).

☆......ذ......☆

ذبح اور حلق میں ترتیب

☆......عقیقہ میں عقیقہ کے جانور کو پہلے ذبح کرنا پھر اس کے بعد بچے کے سر کو گنجا کرنا بہتر ہے، اور اگر بچے کے سر کو پہلے حلق کیا پھر جانور کو ذبح کیا تو بھی جائز ہے۔ ❶

ذبح اور حلق میں ترتیب لازم نہیں

☆......عقیقہ کرتے وقت جانور کو ذبح کرنے میں اور بچے کے سر کے بالوں کو حلق کرنے میں ترتیب ضروری نہیں ہے، سلف صالحین سے دونوں طرح منقول ہے لہٰذا جانور پہلے ذبح کیا جائے اور سر کے بال بعد میں صاف کئے جائیں، یا سر کے بال پہلے صاف کئے جائیں اور جانور کو بعد میں ذبح کیا جائے دونوں درست ہے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے بچے کے سر کے بالوں کو صاف کیا جائے پھر جانور کو ذبح کیا جائے ❷ اور حضرت قتادۃ رحمہ اللہ سے منقول ہے

---

❶ یستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووی فی شرح المهذب. (اعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۲۶/۱۷) ط: ادارة القرآن).

⇐ وهل يقدم الحلق على الذبح؟ فيه وجهان (أصحهما) وبه قطع المصنف والبغوى والجرجانى وغيرهم يستحب كون الحلق بعد الذبح، وفى الحديث إشارة إليه (والثانى) يستحب كونه قبل الذبح وبهذا قطع المحاملى فى المقنع، ورجحه الرويانى ونقله عن نص الشافعى. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۴/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

❷ قال ابن جريج: وجدت كتابا عن عطاء قال: يبدأ بالحلق قبل الذبح. (مصنف عبد الرزاق، كتاب العقيقة، باب العق يوم سابعه.. إلخ رقم الحديث: (۷۹۷۰)، (۳۳/۴)، ط: إدارة القرآن).

کہ پہلے نام رکھا جائے پھر عقیقہ کے جانور کو ذبح کیا جائے پھر بچے کے سر کے بالوں کو صاف کیا جائے۔ ❶

ذبح پہلے کرے

''ذبح اور حلق میں ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۱)

ذبح کرنے کا وقت

''ساتویں دن جانور کو کس وقت ذبح کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۱۰۲)

---

❶ عن قتادة قال: يسمى ثم يعق يوم سابعه ثم يحلق. (مصنف عبد الرزاق، كتاب العقيقة، باب العق يوم سابعه..إلخ رقم الحديث: (۷۹۶۱)، (۳۳۳/۴)، ط: إدارة القرآن).

⇦ فتح الباری للعسقلانی، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۶/۹)، ط: دار المعرفة.

⇦ أخرج ابن حبان في صحيحه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كانوا في الجاهلية إذا عقوا عن الصبي خضبوا قطنة بدم العقيقة فإذا حلقوا رأس الصبي وضعوها على رأسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجعلوا مكان الدم خلوقا

ولأبي داؤد والحاكم من حديث بريدة كنا في الجاهلية فذكر نحو حديث عائشة وقال؛ فلما جاء الله بالاسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران وهذا شاهد لحديث عائشة رضي الله عنها اهـ (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

☆......ر......☆

رات کو عقیقہ کا جانور ذبح کیا

رات کو عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے عقیقہ ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد کیا جائے۔ ❶

ران اور دائی

عقیقہ کے جانور کی ران دائی کو دینا ضروری نہیں ہے، اور اگر دے دیں تو کچھ حرج بھی نہیں ہے لیکن کوئی متعین ران دینا ضروری نہیں ہے جو ران چاہے دے سکتا ہے۔ ❷

---

❶ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ فلايجزئ قبلها وذبحها في اليوم السابع يسن والأولى فعلها صدر النهار عند طلوع الشمس بعد وقت الكراهة للتبرك بالبكور. (العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/٢١٣)، ط: دار المعرفة).

⇦ واختلف أصحاب مالك في مبدأ وقت الإجزاء فقيل: وقت الضحايا، أعني: ضحىً، وقيل: بعد الفجر، قياسا على قول مالك في الهدايا. ولاشك أن من أجاز الضحايا ليلا أجاز هذه ليلا. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (٣/١٥)، ط: دار الحديث، القاهرة).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، العمل في العقيقة، (١٠/١٨٥)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ يستحب كون ذبح العقيقة في صدر النهار. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٨/٤١٢)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ الفقه الاسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها، ......وقتها: (٤/٢٧٤٧)، ط: دار الفكر، بيروت.

❷ عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمة عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل وكلوا وأطعموا ولاتكسروا منها عظما. (السنن الكبرى للإمام البيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال: لاتكسر عظام العقيقة. .إلخ، (٩/٣٠٤)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

ران دائی کو دینا

☆......عقیقہ کے جانور کی سالم ران بچے کی دائی کو دینا بہتر اور مستحب عمل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی،

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے جو عقیقہ کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ اس کی ران دائی کو بھیج دو اور باقی خود کھاؤ، کھلاؤ اور اس کی ہڈی نہ توڑو۔ ❶

☆......دائی کو جانور کی دائیں ران دینا افضل ہے۔ ❷ اور اگر بکریاں

---

❶ عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمه عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابله منها برجل وكلوا وأطعموا ولاتكسروا منها عظما. (السنن الكبرى للإمام البيهقي، كتاب الضحايا، باب من قال لاتكسر عظام العقيقة. إلخ، (۹/ ۳۰۲)، ط: إداره تاليفات اشرفيه).

⇦ عن علي رضي الله تعالى عنه إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر فاطمة رضي الله تعالى عنها فقال زني شعر الحسين وتصدقي بوزنه فضة وأعطي القابلة رجل العقيقة..........

وفي رواية: أن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه أعطى القابله رجل العقيقة، ورواه حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مرسلا في أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ماجاء في التصدق بزنة شعره فضة وماتعطي القابلة، (۹/ ۳۰۴) ط: إداره تاليفات اشرفيه).

❷ وتعطى القابلة رجلها؛ لأمر عليه الصلاة والسلام فاطمة رضي الله عنها باعطائها إياها، واليمنى أولى. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

⇦ الأفضل اعطاء رجلها أي إلى أصل الفخذ فيما يظهر، والأفضل اليمين...... للقابلة. (قوله: اليمين) الأولى اليمنى كمافي النهاية. (قوله للقابلة) متعلق بالإعطاء. (حواشي الشرواني وابن القاسم على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۹/ ۳۶۰)، ط: داراحياء التراث العربي).

⇦ نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۸/ ۱۴۷)، ط: دار الفكر.

⇦ إعانة الطالبين، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۲/ ۳۳۶)، ط: دار إحياء التراث العربي.

زیادہ ہوں اور دائی ایک ہو تو سب کی رانیں اسے دینا مستحب ہے، اور اگر دائی متعدد ہوں اور جانوروں کی رانیں برابر ہوں تو ہر ایک دائی کو ایک ایک ران دے دیں، اور اگر بکریاں کم ہوں تو سب رانیں دایوں کو مشترکہ طور پر دے دیں پھر وہ آپس میں تقسیم کرلیں اور اگر ان میں سے بعض دائیں لینے سے دستبردار ہوجائیں تو باقی دایوں میں تقسیم کردی جائیں۔

اور اگر ایک ہی عقیقہ کا جانور ہے اور دائی متعدد ہیں تو سب کو مشترکہ طور پر دیدیں تاکہ وہ آپس میں تقسیم کرلیں اور اگر کوئی دستبردار ہوجائے تو باقی کو دیدیں۔ (1)

ران دائی کو دینے کی حکمت

دائی کو عقیقہ کے جانور کی سالم ران دینے میں حکمت یہ ہے کہ اس میں نیک فالی ہے کہ بچہ اپنی ٹانگ پر چلتا پھرتا زندگی گزارے۔ (2)

---

(1) قوله: فيطبخها) أى كسائر الولائم إلا رجلها فتعطى نية للقابله لخبر الحاكم السار، والأفضل كونها الرجل اليمنى ولو تعددت الشياه أعطيت الأرجل كلها إن اتحدت القابلة، فإن تعددت أيضا و كان تعدد الشياه مماثلا لعددهن أعطيت كل قابلة رجلا، فإن كان عدد الشياه أقل من عددهن أعطيت لهن ثم يقسمنها أو يسامح بعضهن بعضا كما لو اتحدت العقيقة وتعددت القابلة، فتعطى رجلها لهن ويقسمنها أو يسامحن. (حاشية الباجورى على ابن قاسم الغزى، كتاب الأطعمة، فصل فى أحكام العقيقه، (۲/ ۳۲۳)، ط: داراحياء التراث العربى، بيروت.

⇐ إعانة الطالبين للبكرى، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۲/ ۳۳٦)، ط: دار احياء التراث العربى.

(2) والحكمة فى ذلك التفاؤل بأن المولود يعيش ويمشى على رجله. (حاشية الباجورى على ابن قاسم الغزى، كتاب الأطعمة، فصل فى أحكام العقيقه، (۲/ ۳۲۳)، ط: داراحياء التراث العربى، بيروت).

⇐ إعانة الطالبين للبكرى، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۲/ ۳۳٦)، ط: دار احياء التراث العربى.

⇐ حاشية البجيرمى على الخطيب، كتاب الصيد و الذبائح، فصل فى العقيقة، (۴/ ۳۴۵)، ط: دار الفكر، بيروت.

رسم

بعض علاقوں میں عورتیں یہ کہتی ہیں کہ اگر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس کے سر کے بال مخصوص جگہ پر اتروائیں گی، اور بکرے کی قربانی بھی وہاں جا کر کریں گی اور لڑکا پیدا ہونے کے بعد کئی ماہ تک اس کے بال اتروانے سے پہلے اپنے اوپر گوشت کھانا حرام سمجھتی ہیں اور پھر کسی دن مرد اور عورتیں ڈھول کے ساتھ اس جگہ پر جا کر لڑکے کے سر کے بال اترواتے ہیں اور بکرے ذبح کر کے وہاں ہی گوشت پکا کر کھاتے ہیں، یہ تمام چیزیں شریعت سے ثابت نہیں ہیں اس لیے ان تمام رسوم کو ترک کرنا ضروری ہے۔ [1]

---

[1] عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم :من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهورد. (الصحيح للبخاري، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، (۱/۳۷۱)، ط: قديمي).

⇦ وفي الرد: بأنها (أي البدعة) ما أحدث على خلاف الحلق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن علم أو عمل أو بنوع شبهة أو استحسان وجعل دينا قويما وصراطا مستقيما. (شامي، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، (۱/۵٦۰)، ط: سعيد).

⇦ ومنها :التزامات الكيفيات والهيئات المعينة، كالذكر بهيئة الاجتماع على صوت واحد واتخاذ يوم ولادة النبي صلى الله عليه وسلم عيدا، وماأشبه ذلك. ومنها: التزام العبادات المعينة في أوقات معينة لم يوجدلها ذلك التعيين في الشريعة. (الاعتصام للشاطبي، الباب الأول في تعريف البدع وبيان معناها، (ص: ۲۵)، ط: دار الكتاب العربي).

⇦ من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصر على بدعة أو منكر. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، (۳/۲٦)، ط: رشيديه).

⇦ وفي البحر: ولأن ذكر الله تعالى إذا قصد به التخصيص لوقت دون وقت أو بشيء دون شيء لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به، لأنه خلاف المشروع. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب العيدين تحت قوله: غير مكبر و متنفل قبلها، (۲/۱۵۹)، ط: سعيد).

رشتہ داروں کا حصہ متعین نہیں

”والدین وغیرہ کا حصہ متعین نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۹)

رقم صدقہ کرنا

عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور کو ذبح کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کسی نے عقیقہ کا جانور ذبح نہیں کیا اس کی قیمت کی رقم ضرورت مند اور غریب لوگوں کو صدقہ کر دی تو عقیقہ ادا نہیں ہوگا باقی صدقہ کا ثواب مل جائے گا اور عقیقہ دوبارہ جانور ذبح کر کے ادا کرنا پڑے گا۔ [1]

رکن عقیقہ

عقیقہ کا رکن مخصوص حیوان کو ذبح کرنا ہے۔

رہن ہونا عقیقہ کے عوض

عقیقہ کے عوض بچے کے رہن ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ بچہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے، مالداروں کی جانب سے عقیقہ کرنا اس کا شکرانہ ادا

---

[1] وذبحها أفضل من التصدق بقيمتها.

قوله: أفضل من التصدق)...... فلعل المراد أن ثواب الذبح للعقيقة أفضل من التصدق بقيمتها مع كونه ليس عقيقة. (حواشى الشروانى وابن قاسم العبادى على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل فى العقيقة، (۹/۳۵۷)، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت).

⇦ لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها فى الوقت لا يجزيه عن الأضحية. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۶)، ط: سعيد).

⇦ فإن تصدق بعينها فى أيامها فعليه مثلها مكانها، لأن الواجب عليه الإراقة. (شامى، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۰)، ط: سعيد).

کرنا، گویا اس بچہ کا فدیہ اور بدلہ ادا کرنا ہے، جب تک یہ شکریہ پیش نہیں کیا جائے گا اور فدیہ اور بدلہ ادا نہیں کیا جائے گا بچہ رہن میں باقی رہے گا۔ ❶

---

❶ عن سمرة رضی الله عنها،قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة،الفصل الثانی، (ص: ۳۶۲)، ط:قديمی).

⇦ والمعنى:أنه كالشيء المرهون لايتم الإنتفاع به دون فكه،والنعمة إنما تتم على المنعم عليه بقيامه بالشكر،ووظيفة الشكر فی هذه النعمة ماسه تبيه النبيه صلى الله عليه وسلم وهو أن يعق عن المولود شكر الله تعالى،وطلبا لسلامة المولود.(مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة،الفصل الثانی، (۷۸/۸)،ط:رشيديه).

⇦ حاشية السندی علی النسائی، كتاب العقيقة،(۱۸۸/۲)،ط:قديمی.

☆……ز……☆

زعفران بچے کے سر پر لگانے کا ثواب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کا لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری یا بکرا ذبح کرتا، اور اس کے خون سے بچے کے سر کو رنگ کر دیتا، پھر جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہدایت کے مطابق ہمارا طریقہ یہ ہوگیا کہ ہم ساتویں دن عقیقہ کی بکری یا بکرے کی قربانی (ذبح) کرتے ہیں اور بچے کا سر صاف کرا کے (منڈوا کے) اس کے سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔ [1]

---

[1] عن بريدة قال كنا فى الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها، فلما جاء الإسلام كنا نذبح شاة يوم السابع ونحلق رأسه، ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي).

⇦ عبدالله بن بريدة عن أبيه قال: كنا فى الجاهلية إذا ولد لنا غلام ذبحنا عنه شاة ولطخنا رأسه بدمه فلما كان الاسلام كنا إذا ولد لنا غلام ذبحنا عنه شاة وحلقنا رأسه ولطخنا رأسه بزعفران. قال فى التلخيص: صحيح على شرط البخارى ومسلم. (مستدرك الحاكم، رقم الحديث: ٧٥٩٣، كتاب الذبائح، (٢٦٦/٤)، دار الكتب العلمية).

⇦ سنن أبى داؤد، كتاب الضحايا، باب العقيقة، (٤٥/٢)، ط: رحمانيه.

⇦ السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبى بشيء من دمها، (٣٠٣/٩)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه.

⇦ جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد، كتاب الذبائح، العقيقة والفرع والعتيرة، (٥٥٧/٢)، ط: إدارة القرآن.

⇦ والخلوق: بفتح الخاء، وهو طيب معروف مركب يتخذ من الزعفران وغيره من أنواع الطيب. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٤٠٩/٨)، ط: دار المعرفة).

⇦ فتح البارى، كتاب النكاح، باب الوليمة، ولو بشاة، (٢٣٣/٩)، ط: دار المعرفة.

⇦ شرح النووى على الصحيح لمسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبى اليسر، (٤١٦/٢)، ط: قديمي.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا:

اجعلوا مكان الدم خلوقا

یعنی بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق لگایا کرو۔

''خلوق'' ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔

زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا

اگر بچہ زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا تو اس کی طرف سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔ [1]

زندہ جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا

''جانور صدقہ کرنے سے عقیقہ نہیں ہوگا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۷۰)

[1] ولو مات المولود قبل السابع استحب العقيقة عندنا. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۶/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ وإن مات قبل السابع عق عنه. (المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، (۵۲۳/۷)، ط: إدارة الطباعة المنيرية).

⇦ شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۲/۸)، ط: مكتبة الإرشاد.

☆......سن......☆

سات اعمال

بچے کی ولادت کے ساتویں دن سات اعمال کرنا سنت ہے۔

(۱) بچے کا نام رکھنا (۲) ختنہ کرنا (۳) بال اتارنا (۴) اگر بچی ہے تو اس کے کان چھیدنا (۵) عقیقہ کرنا (۶) بچے کے سر کو عقیقہ کے خون سے رنگنا (یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے لہٰذا بچے کا سر عقیقہ کے خون سے رنگنا منع ہے اس کی جگہ پر زعفران سے سر کو رنگنے کا حکم ہے) (۷) سر کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کرنا۔

مذکورہ چھ اعمال میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے، تاہم عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے نام رکھنا بہتر ہے تاکہ عقیقہ کی دعا میں نام لیا جا سکے، لیکن اگر نام نہیں رکھا ویسے ہی عقیقہ کی نیت کر لی یا عقیقہ کی دعا میں ''ھذا عقیقة فلان'' کہتے وقت بچہ کا تصور کر لیا تو بھی عقیقہ درست ہو جائے گا۔ [1]

---

[1] ابن عباس رضي الله عنهما قال: سبعة من السنة في الصبي يوم السابع يسمى ويختتن ويماط عنه الأذى، وتثقب أذنه ويعق عنه ويلطخ رأسه بدم عقيقته، ويتصدق بوزن شعره ذهبا أو فضة. للأوسط، وفي أعذب الموارد تحته، ورجاله ثقات، كذافي مجمع الزوائد. (جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد، رقم الحديث: (۳۹۹۵)، كتاب الذبائح، العقيقة والفرع والعتيرة، (۵۵۸/۲)، ط: إدارة القرآن).

⇦ مجمع الزوائد، رقم الحديث: ۶۲۰۴، كتاب الصيد والذبائح، باب مايفعل بالمولود، (۵۹/۴)، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

⇦ مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، باب السنة في المولود من العقيقة والختان وغير ذلك، (۳۳۴/۳)، ط: مكتبة الرشد.

⇦ المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف، من اسمه أحمد، رقم الحديث: (۵۵۸)، (۱۷۶/۱)، ط: دار الحرمين، القاهرة. =

ساتویں دن جانور کس وقت ذبح کرے

ساتویں دن سورج طلوع ہونے کے بعد عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے اس میں برکت زیادہ ہے۔ ❶

ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ

ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو، اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کردے، یعنی اگر بچہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو پیدا ہوا تو جمعرات کو عقیقہ کردے، اور اگر جمعرات کو پیدا ہوا تو بدھ کو عقیقہ کردے، چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا، باقی عقیقہ ساتویں یا

=⇦ عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال: كنافي الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الإسلام كنانذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران.(مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، الفصل الثالث،(ص:٣٦٣)،ط:قديمي).

⇦ سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة،(٤٥/٢)،ط:رحمانيه.

⇦ ويستحب أن يسمى المولود في اليوم السابع،ويجوزقبله وبعده.(المجموع شرح المهذب، كتاب الحج،باب العقيقة،(٤١٥/٨)،ط:مكتبة الإرشاد).

⇦ وأخذ منه بعض المالكية أنه يسن أن يسمى ساعة ولادته وذهب الجمهور إلى أن السنة تأخيرها إلى يوم السابع تعلقا بخبر يوم سابعه وجمع ابن بزيزه بأن التسمية يوم الولادة والدعاء يوم السابع.(فيض القدير للمناوى،رقم الحديث: ٩٦٣٧ ،حرف الواو، (٣٦٥/٦)، ط:المكتبة التجارية الكبرى،مصر).

❶ وذبحها في اليوم السابع يسن والأولى فعلها صدر النهار عند طلوع الشمس بعد وقت الكراهة للتبرك بالبكور.(تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)،ط:مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح،(ص:٢٤٠)،ط:مكتبة القدس.

⇦ الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن:الأضحية والعقيقة،الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها،......وقتها،(٢٧٤٧/٤)،ط:دار الفكر،بيروت.

چودہویں یا اکیسویں دن کرنا مستحب ہے۔ (1)

ساتویں دن عقیقہ کیوں کیا جاتا ہے

ساتویں روز عقیقہ کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پیدائش اور عقیقہ میں کچھ فاصلہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ سب گھر والے زچہ (ماں) اور بچہ کی خبر گیری میں شروع شروع میں مشغول رہتے ہیں، ایسے وقت میں ان کو عقیقہ کا حکم دے کر ان کے کام کو اور زیادہ بڑھا دینا مناسب نہیں۔

نیز یہ کہ بعض لوگوں کو بعض علاقوں میں اسی وقت بکری یا جانور وغیرہ دستیاب نہیں ہوتے بلکہ تلاش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، یا منڈی کے دن آنے کا انتظار کرنا پڑتا ہے، لہٰذا اگر بچہ کی ولادت کے پہلے ہی دن عقیقہ کو مسنون کیا جاتا تو لوگوں کو دقت ہو جاتی، اس لیے سات دن کا فاصلہ ایک مناسب اور کافی

---

(1) قوله: يوم سابعه أى: يوم سابع ولادته وذلك بأن تذبح قبل يوم من ولادته فى اليوم الذى يسبق يوم ولادته، فمثلا: إذا ولد يوم الأربعاء تذبح يوم الثلاثاء وإذا ولد يوم الإثنين تذبح يوم الأحد وهلم جرا. (فتح ذى الجلال والإكرام بشرح بلوغ المرام، كتاب الأطعمة، باب العقيقة، وقت العقيقة والحلق، (٦/ ٩٣)، ط: المكتبة الإسلامية).

ثم وليس من السبعة يوم الولادة خلافاً للشيخين ولو ولد ليلا حسبت الذبيحة من صبيحته. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه).

ثم الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٤٠)، ط: مكتبة القدس.

ثم وفى رواية ابن وهب عن مالك: أن من لم يعق عنه فى السابع الأول عق عنه فى السابع الثانى، قال ابن وهب: ولا بأس أن يعق عنه فى السابع الثالث. ونقل الترمذى عن أهل العلم أنهم يستحبون أن تذبح العقيقة يوم السابع فإن لم يتهيأ فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم أحد وعشرين. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (٩/ ٥٩٤)، ط: دار المعرفة).

ثم جامع الترمذى، أبواب الأضاحى، باب ماجاء فى العقيقة، (١/ ٢٧٨)، ط: سعيد.

مدت ہے اتنی مدت میں تلاش کر کے جانور کا انتظام کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ ❶

معارف الحدیث میں ہے کہ پیدائش ہی کے دن عقیقہ کرنے کا حکم غالباً اس لیے نہیں دیا گیا کہ اس وقت گھر والوں کو زچہ (ماں) کی دیکھ بھال کی فکر ہوتی ہے، علاوہ ازیں اسی دن بچے کا سر صاف کرا دینے (بال کٹا دینے) میں طبی اصول پر نقصان کا بھی خطرہ ہے، ایک ہفتہ کی مدت ایسی ہے کہ اس میں زچہ (بچہ کی ماں) بھی عموماً ٹھیک ہو جاتی ہے، اور بچہ بھی سات دن تک اس دنیا کی ہوا کھا کر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کا سر صاف کرا دینے میں نقصان کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ ❷

ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکا

اگر ساتویں دن عقیقہ نہیں کر سکا، تو جب بھی عقیقہ کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے۔

مزید ''ساتویں دن کے حساب کرنے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

ساتویں دن کے چھ اعمال

''سات اعمال'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۱)

ساتویں روز حلق کرنے کی حکمت

پیدائش کے دن ہی بچے کے سر کے بال صاف کرا دینے سے طبعی طور پر

---

❶ وأما تخصيص اليوم السابع فلأنه لابد من فصل بين الولادة والعقيقة فإن أهله مشغولون بإصلاح الوالدة والولد في أول الأمر، فلايكلفون حينئذ بما يضاعف شغلهم، وأيضا فرب انسان لايجد شاة إلا بسعي فلوسن كونها في أول يوم لضاق الأمر عليهم، والسبعة أيام مدة صالحة للفصل المعتد به غير الكثير. (حجة الله البالغة، من أبواب تدبير المنزل، (۲/۲۲۳)، ط: دار الجيل، بيروت).

❷ معارف الحديث، كتاب المعاشرت والمعاملات، عقيقه، (۶/۲۷۲)، ط: دار الاشاعت.

ضرر اور نقصان کا خطرہ ہے، ایک ہفتہ کی مدت مناسب وقفہ ہے، کیونکہ اس وقفہ میں بچہ اس دنیا کی ہوا کھا کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کے سر کے بال صاف کرا دینے سے نقصان اور ضرر کا خطرہ نہیں ہوگا۔ ❶

سارا گوشت رکھ لینا

''گوشت سارا رکھ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۵)

سر اور نائی

عقیقہ کے جانور کا سر بال بنانے والے نائی کو دینا ضروری نہیں ہے، اور اگر دے دیں تو کچھ حرج بھی نہیں، مگر کچھ ضروری بات بھی نہیں ہے، جانور میں سے جو چیز چاہے اس کو دے سکتے ہیں سر کی تعیین کرنا ضروری نہیں ہے۔

عوام میں مشہور ہے کہ عقیقے کے جانور کا سر بچے کے سر کے بال منڈوانے والے کو دینا ضروری ہے، یہ بات درست نہیں، معتبر کتابوں میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، بلکہ اگر سر منڈوانے کی اجرت کے طور پر دیا جائے تو سر کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے کیونکہ عقیقہ کے جانور کا کوئی جزء اجرت کے طور پر دینا جائز نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ''مالا بد منہ'' رسالہ احکام عقیقہ میں عقیقہ کے جانور کا سر نائی کو دینا مستحب لکھا ہے، لیکن اس کے مستحب ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ ❷

---

❶ معارف الحديث، كتاب المعاشرت و المعاملات، عقيقه، (۶/ ۲۷۲)، ط: دار الاشاعت.

❷ ولايعطى أجر الجزار منها؛ لأنه كبيع (الدر المختار)

ولا يعطى أجر الجزار منها لقوله عليه السلام لعلي رضي الله تعالى عنه، "تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها شيئا. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۸، ۳۲۹)، ط: سعيد. =

سر پر خون ملنا

بعض لوگ عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے بعد اس کا خون بچے کے سر پر ملتے ہیں یہ درست نہیں ہے بلکہ بچے کے سر پر زعفران، خلوق یا صندل ملا جائے۔ ❶

=⇦ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطى جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطى في أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل العشرون في حكم جلدها وسواقطها، (ص: ٧٠) ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ ولا يعط أجرة الجزار منها شيئا أمالو أعطاه لفقره أو على وجه الهدية فلابأس به. (حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الأضحية، (٣٨٦/٦)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الأول: الأضحية، المبحث السادس: أحكام لحوم الضحايا، (٢٧٣١/٤)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇦ مستحب است کہ سر جانور عقیقہ بہ حجام ...... دہند۔ (مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۷۸)، ط: قدیمی)۔

❶ عن أيوب بن موسى أن يزيد بن عبدالمزني حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعق عن الغلام ولايمس رأسه بدم. (سنن ابن ماجه، أبواب الأضاحي، باب العقيقة، (ص: ٢٢٨)، ط: قديمي).

⇦ عن الحسن ومحمد: أنهما كرها أن يلطخ رأس الصبي بشيء من دم العقيقة وقال الحسن: الدم رجس. (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث: ٢٤٧٤٩، كتاب العقيقة، من قال: لاتكسر للعقيقة عظم، (٣٢٩/١٢)، ط: دار القبلة، مؤسسة علوم القرآن).

⇦ وشذ الحسن وقتادة فقالا: يمس رأس الصبي بقطنة قد غمست في الدم. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (١٦/٣)، ط: دار الحديث، القاهرة).

⇦ عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال: كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الإسلام كنا نذبح شاة ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ٣٦٣)، ط: قديمي).

⇦ عن عائشة رضي الله تعالى عنها في حديث العقيقة، قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة في دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبي فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبي بشيء من دمها، (٣٠٣/٩)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

سر پر ملنے کی چیزیں

نوزائید بچے کے سر کے بال اتار کر سر پر کچھ مل لینا بھی مستحب ہے، کتابوں میں تین چیزوں کا ذکر ملتا ہے۔(۱) زعفران۔(ص:۹۰) (۲) خلوق۔(ص:۸۰) (۳) صندل۔(ص:۱۱۴) تینوں کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔

سر قصائی کو دینا

عقیقہ کے جانور کا سر قصائی کو اجرت میں دینا صحیح نہیں، اور اگر اجرت کے بغیر ایسے دے دے تو منع نہیں ہے، غرض کہ عقیقہ کے جانور کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرنا چاہیے جو قربانی کے جانور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔[1]

سر مونڈھتے وقت فوراً جانور ذبح کرنے کا حکم

"عقیقہ کے جانور کو کب ذبح کیا جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۹)

---

[1] ولایعطی أجر الجزار منها؛لأنه کبیع.

ولایعطی أجر الجزار منها لقوله علیه الصلاة والسلام لعلی رضی الله تعالی عنه: تصدق بجلالها،وخطامها ولاتعط أجر الجزار منها شیئا. (شامی ، کتاب الأضحیة، (۳۲۸/۶)، ط:سعید).

☆ عن الحسن أنه قال: یکره أن یعطی جلد العقیقة والأضحیة علی أن یعمل به، قلت: معناه یکره أن یعطی فی أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحکام المولود،الباب السادس فی العقیقة وأحکامها، الفصل العشرون فی حکم جلدها وسواقطها،(ص:۷۰)، ط:دارالکتب العلمیة).

☆ ولایعط أجرة الجزار منها شیئا،أما لوأعطاه لفقره أوعلی وجه الهدیة،فلابأس به.(حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الأضحیة، (۳۸۶/۶)،ط:دارالکتب العلمیة،بیروت).

☆ الفقه الإسلامی وأدلته،الباب الثامن:الأضحیة والعقیقة،الفصل الأول: الأضحیة، المبحث السادس:أحکام لحوم الضحایا،(۳۷۳۱/۴)، ط:دار الفکر،بیروت).

سرنائی کو دینا

''سراور نائی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۵)

سفارش اور عقیقہ

احادیث میں آتا ہے کہ بچہ ماں باپ کے لیے سفارش کرے گا اور وہ اُن کا شفیع ہوگا لیکن اگر عقیقہ کرنے کی حیثیت ہونے کے باوجود عقیقہ نہیں کیا، اور بچپن ہی میں بچہ کا انتقال ہوگیا تو ماں باپ کے لیے سفارش نہیں کرے گا، گویا جس طرح گروی رکھی ہوئی چیز کام میں نہیں آتی، یہ بچہ بھی ماں باپ کے کام نہیں آئے گا۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**كل غلام رهينة بعقيقته**'' ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں مرہون ہوتا ہے ''مرہون'' کا یہی مطلب ہے جو اوپر لکھا گیا۔

---

❶ يحيى بن حمزة قال: قلت لعطاء الخراساني ما مرتهن بعقيقة؟ قال: يحرم شفاعة ولده. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة، (۹/۲۹۹)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

(۲) قد تكلم الناس فيه وأجودها ما قاله أحمد بن حنبل: معناه إذا مات طفلا ولم يعق عنه لم يشفع في والديه، وروي عن قتادة: أنه يحرم شفاعتهم. (الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۳۸)، ط: دار الكتب العلمية).

(۳) القول: لا ريب أن الإمام أحمد ما ذهب إلى هذا القول إلا بعد ما تلقى من الصحابة والتابعين على أنه إمام من أئمة الكتاب، يجب أن يتلقى كلامه بالقبول وتحسين الظن به. (الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۳۸)، ط: دار الكتب العلمية).

(۴) وأجود ما قيل فيه ما ذهب إليه أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى قال: هذا في الشفاعة، يريد أنه إذا لم يعق عنه، فمات طفلا لم يشفع في أبويه. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/۵۹۲)، ط: دار المعرفة، بيروت). =

سوار ہونا

عقیقہ کے جانور پر سوار ہونا، بوجھ لادنا اور کرایہ وصول کرنا جائز نہیں ہے اگر کرایہ وصول کرلیا ہے تو اسے صدقہ کرنا ضروری ہے۔
اور اگر جانور پر سوار ہونے یا بوجھ لادنے کی وجہ سے جانور کی قیمت کم ہوگئی ہے تو جتنی قیمت کم ہوگئی ہے اتنی قیمت صدقہ بھی کردے۔ ❶

سونا صدقہ کرنا

نوزائیدہ بچہ کے سر کے بالوں کو صاف کرنے کے بعد بالوں کے برابر چاندی کی بجائے سونا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

=⇦ شرح السنة(٦/ ٣٧٤) كتاب الصيد و الذبائح،باب العقيقة،ط:دار الفكر، بيروت.
⇦ تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل الحادي عشر،(ص:٥٧)ط:دار الكتب،بيروت.
⇦ قال الإمام أحمد رحمه الله تعالى:معناه أنه محبوس عن الشفاعة في أبويه والرهن في اللغة:الحبس وقال الله تعالى: كل نفس بما كسبت رهينة،وظاهر الحديث أنه رهينة في نفسه ممنوع محبوس عن خير يراد به..إلخ (زاد المعاد،فصل في هديه صلى الله تعالى عليه وسلم في العقيقة،(ص: ٣٤٦)، ط:دار الفكر،بيروت).
❶ ويكره ركوبها واستعمالها كما في الهدى،فإن فعل فنقصها فعليه التصدق بما نقص وإن آجرها تصدق بأجر.(الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها،(٥/ ٣٠١)، ط:رشيديه).
⇦ وإذا اشترى بعيرا أو بقرة،وأوجبها أضحية، كره له ركوبه واستعماله وإن فعل ذلك ونقصه تصدق بما نقصه،وإن آجره تصدق بأجره.(المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية،(٨/ ٤٧١)، ط:إدارة القرآن).
⇦ الفتاوى التاتارخانيه،كتاب الأضحية،الفصل السادس في الانتفاع بالأضحية، (١٧/ ٤٣٢)،ط:مكتبه فاروقيه.

چاندی صدقہ کرنے کی حکمت یہ تھی کہ وہ سستا ہے اور ہر شخص کو آسانی کے ساتھ دستیاب ہوتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص چاندی کی بجائے سونا صدقہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے درست ہے۔ ❶

سید کو کھال کی رقم دینا

''کھال کی قیمت سید کو دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۱)

---

❶ابن عباس قال:سبعة من السنة في الصبي.............. ويتصدق بوزن شعره ذهبا أوفضة. (جمع الفوائد، كتاب الذبائح،العقيقة و الفرع والعتيرة،(۲/۵۵۷)، ط:إدارة القرآن).

⇦ تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل الحادى عشرفي ذكر الفرض من العقيقة وحكمها وفوائدها،(ص:۶۳)ط:دار الكتاب العربي.

⇦ بذل المجمهود، كتاب الضحايا،باب العقيقة،(۱۳/۷۹)،ط:دارالكتب العلمية،بيروت.

⇦ شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة،(۶/۳۳۶)، ط:سعيد.

⇦ وأما تخصيص الفضة فلأن الذهب أغلى ولايجده إلاغني.(حجة الله البالغة،أبواب تدبير المنزل،"العقيقة"،(۲/۲۲۳)،ط:دارالجيل،بيروت).

☆......فقہ......☆

شادی کی دعوت میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا

عقیقہ کا گوشت کسی قسم کے عوض کے بغیر مفت میں کھلانا چاہیے لہٰذا اگر شادی کی تقریب میں کھانا کھلا کر لفافے اور پیسے وصول کیے جاتے ہیں تو اس میں عوض اور بدلہ ہونے کا شبہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ کا گوشت شادی کی دعوت میں کھلانا صحیح نہیں ہوگا، اور اگر شادی کی دعوت میں لفافے اور پیسے وصول نہیں کیے جاتے ہیں تو عقیقہ کا گوشت شادی کی دعوت میں کھلانے کی گنجائش ہوگی۔ [1]

---

[1] حکم اللحم كالضحايا،يؤكل من لحمها،ويتصدق منه،ولايباع شيء منها. (الفقه الاسلامي وأدلته،الباب الثامن:الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني:العقيقة وأحكام المولود، المبحث الأول:العقيقة،......حكم لحمها وجلدها، (۲۸۴۹/۴)،ط:دار الفكر ،بيروت).

⇦ وأما حكم لحمها وجلدها وسائر اجزائها فحكم لحم الضحايا في الأكل والصدقة ومنع البيع. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة،(۳۴۰/۱)، ط:فاران اكيڈمی).

⇦ وماقاله يقتضي أن سنة العقيقة أن يطعم منها الناس في مواضعهم؛لأنها نسك كالأضحية والهدي، فإن فضل منها شيء وأراد أن يدعو إليه من يخصه من جار أو صديق،فلابأس بذلك، كالأضحية.(أوجز المسالك، كتاب العقيقة،لايباع لحمها ويكسر عظامها ويوكل لحمها، (۱۹۸/۱۰)،ط:دار القلم،دمشق).

⇦ (ولايباع من لحمها شيء ولاجلدها)قال الباجي:لأنه بعد الذبح لايبقى فيها من معنى الملك أكثر من الانتفاع بها والتصدق.(أوجز المسالك ،كتاب العقيقة،(۱۹۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق)

⇦ العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهي ذبح شاة في سابع الولادة وضيافة الناس. (الهندية، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون،(۳۶۲/۵)، ط:رشيديه).

⇦ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية،باب العقيقة،(۶۱،۶۲/۱۰)، ط:دار الإشاعت.

شفاعت نہیں کرے گا

''سفارش اور عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۸)

شوہر کا بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا

''بیوی کی طرف سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۰)

☆ ...... ص ...... ☆

صاحب حیثیت کون ہے؟

بچہ پیدا ہونے کے بعد صاحب حیثیت والد پر بچے کا عقیقہ کرنا مستحب ہے، لیکن جس طرح زکوٰۃ، حج، صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ میں صاحب حیثیت ہونے کے لیے ایک نصاب مقرر ہے عقیقہ مستحب ہونے کے لیے اس طرح کوئی نصاب متعین اور مقرر نہیں ہے بلکہ عقیقہ کے بارے میں صاحب حیثیت سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس عقیقہ کا جانور خرید کر ذبح کرنے کی گنجائش موجود ہو، اس کام کے لیے قرض لینے کی ضرورت نہ پڑی ہو، یا اگر تنخواہ دار آدمی ہے تو عقیقہ کرنے کے بعد تنخواہ ملنے تک قرض وغیرہ لیے بغیر گھر کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں یا آمدنی والا آدمی ہے تو عقیقہ کرنے کے بعد آمدنی حاصل ہونے تک گھر کے اخراجات پورے ہو سکتے ہیں تو وہ صاحب حیثیت ہے، اور اگر عقیقہ کرنے کے بعد گھر کے اخراجات چلانے کے لیے قرض لینا پڑے گا تو وہ صاحب حیثیت نہیں ہے ایسا شخص عقیقہ نہ کرے گھر کے لازمی اخراجات ہی پورے کرے، یہ ذمہ داری مقدم ہے۔ [1]

---

[1] قال فی السراج الوهاج فی کتاب الأضحية مانصه: مسألة: العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقیح الفتاوی الحامدية، کتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: مكتبه امداديه).

☜ ويشترط فی المطالب بالعقيقة عندهم: أن يكون موسرا بأن يقدر عليها فاضلة عن مؤنته ومؤنة من تلزمه نفقته. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة "من تطلب منه العقيقة، (۳۰/ ۲۷۸)، ط: دار الصفوة، مصر).

☜ ونفقة الغير تجب بأسباب ثلاثة: زوجية، وقرابة، وملك...... فتجب للزوجة على زوجها؛ لأنها جزاء الاحتباس، وكل محبوس لمنفعة غيره يلزمه نفقته. (الدر المختار مع الرد، کتاب النکاح، باب النفقة، (۳/ ۵۷۲)، ط: سعيد). =

صحابۂ کرام کی طرف سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۷)

صحابۂ کرام کے نام سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۷)

صندل

صندل ایک قسم کی خوشبودار لکڑی ہے، سفید بھی ہوتی ہے اور سرخ بھی صندل کو پتھر پر گھسنے کے بعد جو مواد نکلتا ہے اس کو لگایا جاتا ہے۔

''مالابدمنہ'' میں ہے کہ بچے کے سر پر زعفران یا صندل مل لینا چاہیے۔ ❶

= ⇦ (وتجب) النفقة بأنواعها على الحر (لطفله) يعم الأنثى والجمع (الفقير) الحر. (الدر المختار مع الرد، (كتاب النكاح، باب النفقة، مطلب الصغير والمكتسب نفقته في كسبه لا على أبيه، (۳/۶۱۲)، ط: سعيد).

⇦ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/۶۱)، ط: دار الإشاعت.

❶ بر سر مولود زعفران یا صندل بمالد۔ (مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص:۱۴۰)، ط: قدیمی)

⇦ (الصندل) شجر خشبه طيب الرائحة يظهر طيبها بالدلك وبالإحراق ولخشبه ألوان مختلفة حمر وبيض وصفر. (المعجم الوسيط، باب الصاد، (ص:۵۲۵)، ط: دار الدعوة).

☆......ع......☆

عام دنوں میں بڑے جانوروں سے عقیقہ کرنا

''بڑے جانوروں میں عقیقہ عام دنوں میں بھی ہوسکتا ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔

''عَقٌّ'' کا معنی

''عَقٌّ'' کا معنی لغت میں پھاڑنا،اورنوزائیدہ بچے کی طرف سے اس کی پیدائش کے پہلے ہفتے میں جانور قربان کرنا،ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت جو بال بچہ کے سر پر ہوتے ہیں ان کو دور کرنا،صاف کرنا،کاٹنا۔❶

---

❶ قال الحافظ:العقيقة بفتح العين المهملة:اسم لما يذبح عن المولود،واختلف في اشتقاقها،فقال أبوعبيدالله و الأصمعي:أصلها الشعر الذى يخرج على رأس المولود،وتبعه الزمخشرى وغيره،وسميت الشاة التي تذبح عنه في تلك الحالة عقيقة؛لأنه يحلق عنه ذلك الشعر عند الذبح،وعن أحمد:أنها مأخوذة من العق،وهو الشق و القطع،ورجحه ابن عبدالبر وطائفة،قال الخطابي:العقيقة اسم الشاة المذبوحة عن الولد، سميت بذلك،لأنها تعق مذابحها أى تشق وتقطع،وقال ابن فارس:الشاة التي تذبح والشعر كل منهما يسمى عقيقة،انتهى.

......قال الأزهرى:العق في الأصل الشق والقطع،وسميت الشعر التي يخرج الولد من بطن أمه وهي عليه عقيقة؛لأنها إذا كانت على رأس الإنسي حلقت فقطعت.(أوجز المسالك، كتاب العقيقة،(١٠/ ١٦٤،١٦٥)،ط:دار القلم، دمشق).

⇦ فتح البارى، كتاب العقيقة(٩/ ٥٨٦)،ط:دار المعرفة،بيروت.

⇦ وقال الجوهرى:عق عن ولده يعق عقا،إذا ذبح يوم أسبوعه و كذلك إذا حلق عقيقته فجعل العقيقة لأمرين ،وهذ اأولى.(تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها،الفصل الخامس في اشتقاقها ومن أى شيء أخذت،(ص:٥٣)، ط:دار الكتاب العربي).

عقیقہ

’’عقیقہ‘‘’’سفینہ‘‘ کے وزن پر ہے، انسان اور حیوان کے بچے کے بال، اور عقیقہ کے معنی اونٹ کے بچے کے بال کے بھی ہیں، اور بچے کی پیدائش کے پہلے ہفتہ میں جو بکری، مینڈھا، دنبہ اور گائے ذبح کی جاتی ہے اس کو بھی عقیقہ کہتے ہیں۔ (1)

عقیقہ اور ختنہ میں فرق

عقیقہ اور ختنہ میں فرق یہ ہے عقیقہ کے دن کی گنتی میں ولادت کے دن کو شمار کیا جاتا ہے، اور ختنہ کے دن کی گنتی میں پیدائش کے دن کو شمار نہیں کیا جاتا، پیدائش کے دن کو شامل کیے بغیر ساتویں دن ختنہ کیا جاتا ہے۔

فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عقیقہ کرنا ایک نیک عمل ہے لہٰذا اس میں جلدی کرنا مناسب ہے، اور جلدی اس صورت میں ہوگی کہ اس میں ولادت کے دن کو شمار کیا جائے، اور ختنہ کو ساتویں دن تک اس لیے موخر کیا جاتا ہے کہ بچہ میں ختنہ کے درد و تکلیف برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ پیدائش کے دن کو سات دنوں میں شامل نہ کیا جائے۔ (2)

---

(1) فی القاموس: العقيقة:شعر كل مولود من الناس والبهائم كالعقة بالكسر وكسفينة أو العقة:في الحمر والناس خاصة، والعقيقة أيضا: صوف الجذع والشاة التى تذبح عند حلق شعر المولود.(لمعات التنقيح فی شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة،(۲۱۰/۷)، ط:مكتبه علوم اسلاميه).

⇦ أنظر أيضا الحاشية السابقة.

(2) (قوله:ويحسب يوم الولادة من السبع)وفى بعض النسخ من السبعة،وهذا بالنسبة للعقيقة بخلاف الختن،فإن يوم الولادة لايحسب منها بالنسبة له، والفرق بينهما أن النظر هنا للمبادرة إلى فعل الخير والنظر هناک لزيادة القوة ليحتمله الولد.(حاشية الباجورى على ابن قاسم الغزى، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل فى أحكام العقيقة، (۳۰۳/۲)، ط:دار احياء التراث العربى).

⇦ حواشى الشروانى وابن القاسم على تحفة المحتاج، كتاب العيال، (۲۵۱/۹)، ط:دار احياء التراث العربى).

⇦ إعانة الطالبين،باب الحدود،مطلب: الختان،(۱۷۵/۴)،ط:دار احياء التراث العربى.

عقیقہ اور قربانی میں فرق

عقیقہ اور قربانی میں بعض اعتبار سے فرق ہے اور بعض اعتبار سے فرق نہیں ہے فرق اس اعتبار سے ہے کہ قربانی واجب ہے۔ (۱) اور عقیقہ مستحب ہے (۲) اور قربانی کے لیے ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک دن مخصوص ہیں ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن قربانی کرنے سے قربانی صحیح نہیں ہوگی اور عقیقہ کے لیے اس طرح خاص دن مخصوص نہیں ہے کسی بھی دن عقیقہ کرنے سے عقیقہ صحیح ہوجاتا ہے۔ (۳)

البتہ جانور اور گوشت کی تقسیم کے اعتبار سے قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک

---

(۱) كتاب الأضحية: هي واجبة. (ملتقى الابحر مع مجمع الأنهر، (۱۶۶/۴)، ط: مكتبه غفاريه، كوئته).

⇦ الجوهرة النيرة، كتاب الأضحية، (۲۸۱/۲)، ط: حقانيه.

⇦ الاختيار لتعليل المختار، كتاب الأضحية، (۱۶/۵)، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) هذا وإنما أخذ أصحابنا الحنفية في ذلك بقول الجمهور وقالوا: باستحباب العقيقة لما قال ابن المنذر وغيره. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۱۳/۱۷)، ط: ادارة القرآن).

⇦ فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه.

⇦ التقرير للترمذي لشيخ الهند في بداية جامع الترمذي، أبواب الأضحية، (۳۲/۱)، ط: سعيد.

(۳) وتفارق (أي العقيقة) الأضحية في بعض الأحكام، وهو أنه لا يجب إعطاء الفقراء منها قدر متمول نيئا...... وفي أنها لا تتقيد بوقت بخلاف الأضحية في جميع ذلك. (إعانة الطالبين للبكري، كتاب الحج، مطلب: العقيقة، (۳۳۶/۲)، ط: دار احياء التراث العربي).

⇦ حاشية الباجوري، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۴/۲)، ط: دار احياء الكتب العربية.

⇦ وليس لها (أي للعقيقة) من العام وقت معين، فهي مرتبطة بولادة المولود في أي وقت من العام، وأما الأضحية فإنها تذبح للتقرب إلى الله تعالى ـــ في أيام النحر، وهي وقتها. (الموسوعة الفقهية، حرف العين، عقيقة، (۲۷۶/۳۰)، ط: دار الصفوة، مصر).

جیسا ہے یعنی عقیقہ میں ایسے جانور کو ذبح کیا جائے گا جس کو قربانی کے لیے ذبح کرنا جائز ہوتا ہے، اور عقیقہ کے گوشت کو بھی اسی طرح تقسیم کرنا مستحب ہے جس طرح قربانی کے گوشت کو تقسیم کرنا مستحب ہے اور جس طرح قربانی کا گوشت خود کھانا، دوست واحباب کو دینا اور فقراء ومساکین کو خیرات کرنا اور آئندہ کے لیے رکھ لینا جائز ہے اسی طرح عقیقہ کے گوشت کا بھی حکم ہے۔ ❶

---

❶ وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى ،سواء فرق لحمها نيئًا أوطبخه بحموضة أوبدونها مع كسر عظمها أولا، واتخاذ دعوة أولااھ.(رد المحتار، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٣٥)، ط: سعيد)

⇦ وعن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة، قال: من ولد له فأحب أن ينسک عنه فليفعل...... وفيه دليل لقول الجمهور: لايجزئ في العقيقة إلا مايجزى في الأضحيه فلايجزى فيه مادون الجذعة من الضأن ودون الثنيه من المعز ولايجزئ فيه إلاالسليم من العيوب.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٧/١٧)، ط:إدارة القرآن).

⇦ قال ابن المنذر وقال الشافعي:العقيقة سنة واجبة ويتقى فيها من العيوب مايتقى في الضحايا ولايباع لحمها ولاإهابها ولايكسر لها عظم ويأكل أهلها منها ويتصدقون......قال أبوعمر بن عبد البر: وقد أجمع العلماء أنه لايجوز في العقيقة إلا مايجوز في الضحايا من الأزواج الثمانية...... وقال مالک: العقيقة بمنزلة النسک والضحايا ولايجوز فيها عوراء ولاعجفاء ولامكسورة ولامريضة ولايباع من لحمها شيء ولاجلدها ويكسر عظامها ويأكل أهلها منها ويتصدقون. (تحفه المودود بأحكام المولود،الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر في السن المجزى فيها،(ص:٦٨، ٦٩)، ط:دار الكتاب العربي،بيروت).

⇦ يسلک به مسلک الضحايا في الأكل والادخار والصدقة والهدى. (الحاوى الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة،(١٢٩/١٥)، ط:دارالكتب العلمية).

⇦ ويأكل منها أهل البيت......ويتصدق ويهدى بماشاء.

قوله:ويتصدق بماشاء)أي نيا أومطبوخا، والجمع بين الثلاثه أولى، فلو اقتصر على أكلها في البيت كفى.(حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، كتاب الضحايا،قبيل باب الإيمان، (٣٩٨/٢)،ط:دارالكتب العلمية،بيروت).

⇦ قال في البدائع:والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث، ويستحب أن يأكل منها.(شامي، كتاب الأضحية، (٣٢٨/٦)،ط:سعيد).

اور قربانی کے جانور کی کھال کو جس طرح صدقہ کرنے کا حکم ہے یا ذاتی استعمال میں لانے کی اجازت ہے اسی طرح عقیقہ کی کھال کا بھی حکم ہے۔ ❶

عقیقہ بدعت نہیں

عقیقہ مستحب ہے بدعت نہیں ہے، عقیقہ بدعت ہونے کی نسبت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف کرنا غلط ہے بلکہ یہ بہتان ہے۔ ❷

عقیقہ پر قربانی موقوف نہیں

''قربانی سے پہلے عقیقہ کو ضروری سمجھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۲)

عقیقہ دوسرا کرے تو

''عقیقہ کون کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۸)

---

❶ ويتصدق بجلدها أويعمل منه نحو غربال وجراب ولابأس بأن يشترى به ماينتفع بعينه مع بقائه استحسانا. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان مايستحب في الأضحية والانتفاع بها، (٣٠١/٥)، ط: رشيديه).

⇦ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (٣٢٨/٦)، ط: سعيد.

⇦ مجمع الأنهر، كتاب الأضحية، (١٧٤/٤)، ط: دار الكتب العلمية.

❷ ونقل صاحب التوضيح عن أبي حنيفة والكوفيين إنها بدعة. وكذلك قال بعضهم في شرحه والذى نقل عنه أنها بدعة أبو حنيفة. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، (١٢٤/٢١)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ فتح البارى، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (٥٨٨/٩)، ط: دار المعرفة.

⇦ قلت: هذا افتراء فلايجوز نسبته إلى أبي حنيفة وحاشاه أن يقول مثل هذا. (عمدة القارى، كتاب العقيقة، (١٢٤/٢١)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (٢٠٦/٩)، ط: سعيد.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (١١٣/١٧)، ط: إدارة القرآن.

عقیقہ دومرتبہ کرنا

عقیقہ پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ کرنا شریعت سے ثابت ہے بار بار کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے اس لیے اگر کسی کا عقیقہ ایک دفعہ ہو چکا ہے تو دوبارہ نہ کیا جائے ❶ اور ایسے عقیقے کے حصے مشترکہ قربانی کے جانور میں نہ ڈالے جائیں ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ ❷

---

❶ أن الأضحية سنوية ،وتلك(أى العقيقة)عمرية.(فيض البارى، كتاب العقيقة،باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة،(۳۳۷/۴)، ط:رشيديه).

⇦ وعن أبى رافع أن الحسن بن على رضى الله عنهما لماأرادت أمه فاطمة،رضى الله عنها أن تعق عنه بكبشين،فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:لاتعقى عنه ولكن احلقى شعر رأسه فتصدق بوزنه من الورق......الحديث......قوله:لاتعقى عنه)قيل:يحمل هذا على أنه قد كان صلى الله عليه وسلم عق عنه،وهذامتعين لما قدمنا فى رواية الترمذى والحاكم عن على عليه السلام.(نيل الأوطار،رقم الحديث:۲۱۴۸،كتاب العقيقه وسنة الولادة،(۱۶۱/۵)، ط:دار الحديث ،مصر).

⇦ عن ابن عباس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين ابنى على عليهم السلام فدل على أن نهى فاطمة عنه؛لأنه عق عنهما. (الحاوى الكبير، كتاب الضحايا، باب العقيقة،(۱۲۷/۱۵)، ط:دارالكتب العلمية).

❷ قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل،وشمل مالوكان أحدهم مريدا للأضحية عن عامه وأصحابه عن الماضى، تجوز الأضحية عنه(شامى، كتاب الأضحية،(۳۲۶/۶)، ط:سعيد).

⇦ ووجه الفرق أن البقرة تجوز عن سبعة بشرط قصد الكل القربة،واختلاف الجهات فيها لايضر .(تبيين الحقائق،كتاب الأضحية، (۷/۶)، ط:امداديه ملتان).

⇦ الهداية،كتاب الأضحية،(۴۵۰/۴)،ط:رحمانيه.

⇦ ولوذبح بدنة أوبقرة عن سبعة أولاد،أواشترک فيها جماعة جاز سواء أرادكلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة وبعضهم اللحم كمافى الأضحية.(شرح المهذب) قلت: مذهبنا فى الأضحية بطلانها بإرادة بعضهم اللحم فليكن كذلک فى العقيقة.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة،(۱۱۹/۱۷)،ط:إدارة القرآن).

عقیقہ دیر سے کرنے کی صورت میں بال کب اتارے

"دیر سے عقیقہ کرنے کی صورت میں بال کب اتارے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۰)

عقیقہ ساتویں دن کرنے کی وجہ

"ساتویں دن عقیقہ کیوں کیا جاتا ہے؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۳)

عقیقہ سنت ہے یا نہیں؟

بعض حضرات نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے کہا کہ کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا عقیقہ سنت نہیں ہے [1] اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) سنت مؤکدہ (۲) سنت غیر مؤکدہ۔ امام اعظمؒ کا مقصد سنت نہ ہونے سے سنت مؤکدہ نہ ہونا ہے سنت غیر مؤکدہ نہ ہونا مراد نہیں، خلاصہ یہ کہ عقیقہ سنت غیر مؤکدہ ہے (مستحب ہے) سنت مؤکدہ نہیں جیسا کہ علامہ عینیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب بخاری شریف کی شرح عمدۃ القاری میں تفصیل سے لکھا ہے۔ [2]

---

[1] وقال أبو حنيفة ليست بسنة. (عمدة القاری، کتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ وقال الكاسانی: وذكر محمد رحمة الله عليه فی العقيقة فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل وهذا يشير إلى الإباحة فيمنع كونه سنة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۹)، ط: دار الكتاب العربی، بيروت).

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثانی والعشرون فی تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/۳۶۲)، ط: رشيديه.

[2] فی عمدة القاری أول كتاب العقيقة: وإنما قال ليست بسنة فمراده إمّا ليست بسنة ثابتة وإما ليست بسنة مؤكدة. (عمدة القاری، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية).=

عقیقہ شروع میں واجب تھا

اسلام کے ابتدائی دور میں عقیقہ کرنا واجب تھا، بعد میں واجب ہونے کا حکم منسوخ ہوگیا اور مستحب ہونے کا حکم باقی رہ گیا، اس لیے عقیقہ کے بارے میں منسوخ ہونے کا حکم دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ❶

= ⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۱۴/۱۷)، ط: إدارة القرآن.

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (۱۶۹/۱۰)، ط: سعيد.

❶ في الموطاء للإمام محمد قال محمد: أما العقيقة فبلغنا أنها كانت في الجاهليه وقد فعلت في أول الإسلام، ثم نسخ الأضحى كل ذبح كان قبله ونسخ صوم شهر رمضان كل صوم كان قبله، ونسخ غسل الجنابة كل غسل كان قبله، ونسخت الزكوة كل صدقة كانت قبلها كذلك بلغنا (موطا للإمام محمد، (ص: ۲۹۱)، ط: دار الحديث، ملتان).

⇦ عن عامر عن مسروق عن علي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نسخ الأضحى كل ذبح، وصوم رمضان كل صوم، والغسل من الجنابة كل غسل، والزكوة كل صدقة، قال علي خالفه المسيب بن واضح عن المسيب بن شريك، وكلاهما ضعيف، والمسيب بن شريك متروك. (السنن الكبرى للبيهقي، أول كتاب الضحايا، (۹/ ۲۶۲)، ط: اداره تاليفات اشرفيه ملتان).

⇦ كنز العمال، كتاب الزكوة، قسم الأقوال (رقم الحديث: ۱۵۷۸۱)، (۲۹۷/۶)، ط: مؤسسة الرسالة.

⇦ مصنف عبدالرزاق، أبواب الرضاع، باب المتعة، قبيل باب قوة النبي صلى الله عليه وسلم، (رقم الحديث: ۱۴۰۴۶)، (۵۰۵/۷)، ط: إدارة القرآن.

⇦ أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانت العقيقة في الجاهلية فلما جاء الاسلام رفضت. (كتاب الآثار، كتاب البيوع، باب زكوة الجنين والعقيقة، (ص: ۱۷۸)، ط: إدارة القرآن.

⇦ وقال محمد ابن الحنفية وإبراهيم النخعي أن العقيقه كانت تعد واجبة في عهد الجاهلية، فرفضها الاسلام يعني وجوبها، فبقيت على الاختيار، فمن شاء ينسك ومن شاء لاينسك...... وأخرج أيضا عن أبي حنيفة عن رجل، عن محمد بن الحنفية: أن العقيقة كانت في الجاهلية، فلماجاء الإسلام رفضت. اهـ. يعنيان رفض الوجوب فتكون على الاختيار لاعلى الوجوب. (النكت الطريفة في التحدث عن ردود ابن أبي شيبه على أبي حنيفة، كتاب العقيقة، (۴۵۴/۲، ۴۵۵)، ط: دار الفتح).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (۱۷۱/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۱۲/۱۷)، ط: إدارة القرآن.

عقیقہ کا ارادہ کرنا بکری کے دو بچے دینے پر

''بکری کے دو بچے دینے پر عقیقہ کا ارادہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا

اگر یاد ہو تو عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللهم هذه عقيقة ابنى (بچہ کا نام لے) دمها بدمه

وعظمها بعظمه وجلدها بجلده، وشعرها بشعره،

اللهم اجعلها فداء لابنى (لڑکے کا نام لے)۔ ❶

لڑکے کے لیے دعا اسی طرح پڑھے، اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہے تو ضمیر کو مذکر کی بجائے مؤنث بنا دے اور اس طرح دعا کرے۔

اللهم هذه عقيقه بنتى (لڑکی کا نام لے) دمها بدمها

وعظمها بعظمها وجلدها بجلدها وشعرها بشعرها،

اللهم اجعلها فداء لبنتى (لڑکی کا نام لے)۔

اور اگر باپ کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی عقیقہ کا جانور ذبح کرے تو ''ابنی'' یا ''بنتی'' کی جگہ پر بچہ یا بچی کے نام کے ساتھ اس کے والد کا نام بھی لے۔ ❷

---

❶ تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبة امداديه.

☜ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

☜ مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰)، ط: قدیمی۔

❷ واگر ذابح غیر والد طفل باشد بجائے ابنی نام پسر و والداو بگوید و اگر عقیقۂ دختر بود بجائے ضمائر مذکر مؤنث بگوید یعنی اللهم هذه عقيقة بنتى فلانة دمها بدمها ولحمها بلحمها تا آخر بگوید۔ (مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰، ۱۴۱)، ط: قدیمی)۔

☜ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/ ۶۵)، ط: دار الاشاعت.

مذکورہ دعا کے ساتھ

إنــي وجهــت وجهــي لــلذی فطــر السموات والأرض حنیفاوماأنا من المشرکین لاشریک له وبذلک أمرت وأنــا مــن الــمسلمین تک پڑھے اور: الـلهم منک ولک پڑھ کر بسم الله الله اکبر کہہ کر جانور ذبح کرے۔ ❶

(نوٹ) اگر یہ دعا یاد ہو تو جانور ذبح کرتے وقت پڑھے ورنہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر جانور ذبح کر دے عقیقہ ہو جائے گا۔ ❷

عقیقہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرنا

بچے کے عقیقہ کا جانور منیٰ میں ذبح کرنا اور بال پاکستان اور ہندوستان میں اُتارنا، اس مسئلہ کی تصریح کہیں نظر سے نہیں گزری، لیکن اصولاً کوئی مانع معلوم نہیں ہوتا، مگر عقیقہ کے تمام افعال اسی جگہ ادا کرنا جہاں بچہ موجود ہو بہتر اور احوط ہے۔ ❸

---

❶ مالا بدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۴۰، ۱۴۱)، ط: قدیمی۔

⇦ أنظر أيضا الحاشية الآتية.

❷ عن عائشة رضی الله تعالی عنها، عن النبی صلی الله علیه وسلم...... عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن والحسین شاتین...... وقال: اذبحوا علی اسمه وقولوا: بسم الله الله اکبر، اللهم لک وإلیک هذه عقیقة فلان ...... إلخ (السنن الکبری للبیهقی، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی وقت العقیقة وحلق الرأس والتسمیة، (۹/ ۳۰۳)، ط: إداره تالیفات اشرفیه).

⇦ کنز العمال، کتاب النکاح، من قسم الأقوال، الباب السابع فی بر الأولاد وحقوقهم، الفصل الثانی: فی العقیقة، (۱۶/ ۳۳۴)، ط: مؤسسة الرسالة.

⇦ مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث: ۲۴۲۷۱، کتاب العقیقة، مایقال علی العقیقة إذاذبحت، (۵/ ۱۱۶)، ط: مکتبة الرشد، الریاض.

❸ وتجتمع العقیقة والهدی فی أنهما قربة، غیر أن العقیقة مرتبطة بولادة المولود، وفی أی مکان، أما الهدی ففی أیام النحر وفی الحرم. (الموسوعة الفقهیة، حرف العین، عقیقة، (۳۰/ ۲۷۶)، ط: دار الصفوة، مصر). =

عقیقہ کا حصہ قربانی کے جانور میں

''قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۳)

عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہے

عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عقیقہ کیا جائے تو ایسے جانور سے عقیقہ کیا جائے جس میں قربانی کی صلاحیت ہو، ایسا جانور ذبح نہ کیا جائے جس کو قربانی میں ذبح کرنا درست نہیں یعنی جو شرائط عمر اور عیوب سے پاک ہونے کے اعتبار سے قربانی کے جانور کے لیے ہیں وہ تمام شرائط عقیقہ کے جانور کے لیے بھی ہیں، ❶ صرف فرق یہ ہے کہ قربانی واجب ہے عقیقہ واجب نہیں مستحب ہے، باقی تمام شرائط برابر ہیں۔

= وقد تقدم أن الحلق يكون وقت العقيقة، فيكون مع العقيقة يوم السابع. (حاشية الباجورى، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل فى أحكام العقيقة، (۳۰۳/۲)، ط: داراحياء التراث العربى).

كفايت المفتى، كتاب الأضحية والذبيحة، الباب الخامس: العقيقة، (۲۳۱/۸)، ط: دارالاشاعت.

❶ وقال الموفق: إن حكم العقيقة حكم الأضحيه فى سنها، وأنه يمنع فيها من العيب مايمنع فيها، ويستحب فيها من الصفة مايستحب فيها. (أوجز المسالک، كتاب العقيقة، "لايجوز فيها العوراء ولا العجفاء...... إلخ" (۱۹۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق).

عن أم سلمة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم فى العقيقة، قال: من ولد له فاحب أن ينسک عنه فليفعل"...... وفيه دليل لقول الجمهور: لايجزى فى العقيقة إلا مايجزى فى الأضحيه، فلايجزى فيه مادون الجذعة من الضأن ودون الثنية من المعز ولايجزى فيه الاالسليم من العيوب. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فى العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر فى السن المجزى فيها، (ص: ۶۸، ۶۹)، ط: دار الكتاب العربى، بيروت.

نیز یہ کہ جس طرح قربانی کے گوشت کو خود کھانا، احباب کو دینا، فقراء کو خیرات کرنا اور آئندہ کے لیے سکھا کر یا فریج میں محفوظ کرنا درست ہے، اسی طرح عقیقہ کے گوشت کا حکم ہے۔ (۱)

اور ہڈی نہ توڑنے کے بارے میں امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ استحباب کے قائل ہیں، حنفیہ اس کے قائل نہیں ہیں۔ (۲)

عقیقہ کا ذمہ دار

جس کے ذمہ بچہ کا نفقہ واجب ہے، اسی کے ذمہ عقیقہ بھی ہے، باپ کی حیثیت نہ ہو تو ماں عقیقہ کرے اور اگر دونوں میں عقیقہ کرنے کی حیثیت نہیں تو نہ کریں قرض لے کر عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۳)

---

(۱) عنوان ''عقیقہ اور قربانی میں فرق'' کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) ومن ذلک قول الشافعي وأحمد رحمهما الله تعالى باستحباب عدم كسر عظام العقيقة، وأنها تطبخ أجزاء كبارا تفاؤلا بسلامة المولود، مع قول غيرها إنه مستحب كسر عظمها تفاؤلا بالذبول و كثرة التواضع وخمود نار البشرية. (الميزان الكبرى للشعرانية،باب الأضحية و العقيقة، (۶۸/۲)،ط: دارالكتب العلمية،بيروت).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة،لايباع لحمها ويكسر عظامها ويؤكل لحمها، (۱۹۷/۱۰)،ط:دارالقلم،دمشق.

⇦ الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود،(۲۷۴۹/۴)،ط:دارالفكر،بيروت.

(۳) وهي في مال الأب أو الأم إن لم يكن له أب. (المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، (۵۲۴/۷)،ط:إدارة الطباعة المنيرية).

⇦ والفصل الرابع:فيمن يتحمل العقيقة والذي يتحملها ويختص بذبحها هو الملتزم لنفقة المولود من أب أوجد أوأم أوجدة،لأنهامن جملة مؤونة وإن كانت نفقته من ماله كأن يكون غنيا بميراث وعطية لم يجز أن يخرج من ماله،لأنها ليست بواجبة كما لايخرج منه الأضحية،وكان الأب أومن قام مقامه في التزام النفقة مندوبا إلى ذبحها عنه. (الحاوي الكبير،كتاب الضحايا،باب العقيقة،(۱۲۹/۱۵)،ط:دارالكتب العلمية،بيروت).=

عقیقہ کا راز

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عقیقہ میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں ایک جان عطا کی ہے، لہٰذا تم بھی جانوروں کی جان قربان کر کے اس کا قرب حاصل کرو، اور یہی قربانی کا راز ہے، اسی لیئے عقیقہ اور قربانی دونوں کے جانور میں اعضاء کی سلامتی شرط ہے، فرق یہ ہے کہ قربانی ہر سال ہوتی ہے، یہ سالانہ عبادت ہے اور عقیقہ زندگی میں ایک بار ہوتا ہے اور یہ عمری عبادت ہے۔ [1]

عقیقہ کا شرعی حکم

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک عقیقہ سنت مؤکدۃ ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت میں عقیقہ واجب ہونے کا ذکر ہے۔

=⇦ ویشترط فی المطالب بالعقیقة......: أن یکون موسرا بأن یقدر علیها فاضلة عن مؤنته ومؤنة من تلزمه نفقته.(الموسوعة الفقهية،حرف العین، عقیقة، (۲۷۸/۳۰)، ط:دار الصفوة،مصر).

⇦ وتسن للأب من ماله العقیقة عن المولود، ولاتجب.(الفقه الإسلامی وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثانی: العقیقة وأحکام المولود،(۲۷۴۶/۴)، ط:دار الفکر، بیروت).

⇦ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحية،باب العقیقة،(۶۱/۱۰)،ط:دار الاشاعت.

[1] والسر فی العقیقة إن الله أعطاکم نفسا فقربوا له أنتم أیضا بنفس، وهو السر فی الأضحية،ولذااشترطت سلامة الأعضاء فی الموضعین غیر أن الأضحية سنوية وتلک عمرية.(فیض الباری، کتاب العقیقة،باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۳۳۷/۴)، ط:رشیدیه).

عقیقہ کو اسلامی طریقہ نہ کہنا بلکہ رواجی اور رسمی طریقہ کہنا غلط ہے اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف عقیقہ کے بارے میں بدعت اور مکروہ تحریمی کا قول منسوب کرنا غلط اور بہتان ہے۔ ❶

---

❶ فأما حكمها، فذهب طائفة إلى أنها واجبة، وذهب الجمهور إلى أنها سنة، وذهب أبو حنيفة إلى أنها ليست فرضا ولا سنة، وقد قيل: إن تحصيل مذهبه أنها عنده تطوع. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (۱/۳۳۹)، ط: فاران اکیڈمی).

⇦ ثم اعلم أن العقيقة سنة عند الأئمة الثلاثة، وفي رواية عن أحمد واجب. (لمعات التنقيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۷/۲۱۱)، ط: مکتبہ علوم اسلامیہ).

⇦ فتح الباری، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۹/۵۸۸)، ط: دار المعرفة.

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء في العقيقة ومذاهبهم في حكمها، (۱۰/۱۶۶، ۱۶۷)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ وقد اختلف العلماء في هذا الفصل أي: العقيقة، فقال مالك والشافعي وأحمد وأبو ثور وإسحاق: سنة لاينبغي تركها لمن قدر عليها...... وقال أبو حنيفة: ليست بسنة. وقال محمد بن الحسن: هي تطوع...... ونقل صاحب التوضيح عن أبي حنيفة والكوفيين: إنها بدعة وكذلك قال بعضهم في شرحه والذي نقل عنه أنها بدعة أبو حنيفة. قلت: هذا افتراء فلايجوز نسبته إلى أبي حنيفة وحاشاه أن يقول مثل هذا، وإنما قال: ليست بسنة فمراده إما ليست بسنة ثابتة، وإما ليست بسنة مؤكدة.

وروى عبدالرزاق عن داود بن قيس، قال: سمعت عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن العقيقة فقال: لاأحب العقوق. قالوا: يارسول الله ينسك أحدنا عمن يولد له فقال: من أحب منكم أن ينسك عن ولده فليفعل عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة، فهذا يدل على الاستحباب. (عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۳، ۱۲۴)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/۱۱۴)، ط: إدارة القرآن.

⇦ بدانکہ عقیقہ نزد امام مالک وشافعی واحمد سنت مؤکدہ است وبہ روایتے از امام احمد واجب ونزد امام اعظم مستحب وقول بہ بدعت بودنش افتراء است بر امام ہمام کذا فی العاجلۃ الدقیقۃ۔ (مالابدمنہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۳۸)، ط: قدیمی)۔

عقیقہ کا تمام گوشت مہمانوں کو کھلانا

عقیقہ کا کچھ گوشت تو مہمانوں کو کھلانا جائز ہے، اسی طرح اگر اچانک مہمان آگئے ہیں تو ان کو بھی سارا گوشت کھلانا درست ہے، البتہ مہمانوں ہی کے لیے عقیقہ کی نیت سے جانور ذبح کرنا اور سارا گوشت مہمانوں کو کھلا دینا مستحب طریقہ کے خلاف ہے اگرچہ عقیقہ ادا ہو جائے گا۔ (1)

عقیقہ کا گوشت بیچنا

''گوشت بیچنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۴)

عقیقہ کا گوشت جماعت والوں کو کھلانا

''جماعت والوں کو عقیقہ کا گوشت کھلانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص:۷۲)

---

(1) ویأکل منها أهل البیت وغیرهم فی مواضعهم ولاحد فی الإطعام منها ومن الضحیة بل یأکل منها ماشاء ویتصدق ویهدی بماشاء.

قوله:ویتصدق بماشاء)أی نیأ أومطبوخا،والجمع بین الثلاثة أولی،فلواقتصر علی أکلهافی البیت کفی.(حاشیة الدسوقی، کتاب الضحایا، (۲/۳۹۸)، ط:دارالکتب العلمیة).

☆ قال فی البدائع: والأفضل أن یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لأقربائه وأصدقائه ویدخر الثلث. ویستحب أن یأکل منها،ولوحبس الکل لنفسه جاز، لأن القربة فی الإراقة والتصدق باللحم تطوع.(شامی، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۸)،ط:سعید).

☆ قال الفاکهانی: والإطعام فیها کهو فی الأضحیة أی ولاحد للإطعام فیها بل یأکل منها ومن الضحیة ماشاء ویتصدق بماشاء ویطعم ماشاء، فالجمع بین الثلاثة مستحب وإن اقتصر علی واحد أواثنین خالف المستحب.(حاشیة العدوی علی کفایة الطالب الربانی،أحکام العقیقة، (۱/۵۹۳)،ط:دار الفکر)

☆ شرح مختصر خلیل للخرشی،باب حکم الأضحیة والمخاطب بها وماهی منه ومایجزی فیها،(۳/۳۹)،ط:دارالفکر،بیروت.

عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں

☆......عقیقہ کا گوشت سب لوگ کھا سکتے ہیں، بعض علاقوں میں عقیقہ کے گوشت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ بچے کے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا اور نانی نہیں کھا سکتے، یہ بات غلط ہے، شریعت مقدسہ میں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

☆......بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس بچے کا عقیقہ کیا جائے اس کے ماں باپ ذبیحہ کا گوشت نہیں کھا سکتے، اگر کھانا ہو تو بازار سے کچھ گوشت لے کر عقیقہ کے گوشت میں ملائیں تب وہ کھا سکتے ہیں، یہ بات بھی درست نہیں، بازار سے کچھ گوشت لے کر عقیقہ کے گوشت میں ملائے بغیر بھی کھا سکتے ہیں۔ [1]

---

[1] فما اشتهر على ألسنة العوام أن أصول المولود لايأكلون منها لاأصل له وسيأتي له مزيد بسط إن شاء الله تعالى. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٨/١٧)، ط:إدارة القرآن).

⇦ وعن عطاء قال: يأكل أهل العقيقة ويهدونها، أمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بذلك زعموا. (المحلى لابن حزم، كتاب العقيقة، تحقيق معنى العقيقة، (٥٢٥/٧)، ط:إدارة الطباعة المنيرية).

⇦ وفي "قوله يأكل أهل العقيقة ويهدونها" دليل على بطلان ما اشتهر على الألسنة أن أصول المولود لايأكلون منها فإن أهل العقيقه هم الأبوان أولاً ثم سائر أهل البيت. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٢٦/١٧)، ط:إدارة القرآن).

⇦ يصنع بالعقيقة مايصنع بالأضحية، (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٢٦/١٧)، ط:إدارة القرآن).

⇦ وأنه يستحب الأكل منها والإطعام والتصدق كمافي الأضحية. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٨/١٧)، ط:ادارة القرآن.

⇦ فيأكل ويطعم ويتصدق...... الحديث. (مستدرك حاكم، كتاب الذبائح، رقم الحديث: ٧٥٩٥، (٢٦٢/٣)، ط:دار الكتب العلمية بيروت).

عقیقہ کا گوشت قیمہ بنا کر بیچنا

عقیقہ کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کی مانند ہے، اور قربانی کے گوشت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو روپے پیسے کے عوض بیچ دیا جائے تو جو رقم حاصل ہوگی اس کو فقراء میں صدقہ کرنا واجب ہے، لہٰذا اگر عقیقہ کے گوشت کا قیمہ بنا کر بیچ دیا ہے تو اس کی قیمت کی رقم کو فقراء میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا، قیمہ بنانے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ [1]

عقیقہ کا گوشت کافر کو دینا

''کافر کو گوشت دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۸)

عقیقہ کے گوشت کی تقسیم

☆......قربانی کی طرح عقیقہ کے گوشت کو بھی تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے اور ایک تہائی حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کر دینا افضل ہے، باقی دو تہائی حصوں کو دوست واحباب کی ضیافت میں خرچ کیا جا سکتا ہے، اگر تمام گوشت بھی ضیافت میں صرف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، عقیقہ ہو جائے گا لیکن یہ افضل کے خلاف ہے۔ [2]

---

[1] ولو باع الجلد أو اللحم بالدراهم أو بما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه لأن القربة انتقلت إلى بدله (الهداية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۵۱)، ط: رحمانيه).

⇦ وفي البناية شرح الهداية: فإذا تمولته بالبيع وجب التصدق؛ لأن هذا الثمن حصل بفعل مكروه فيكون خبيثا فيجب التصدق. (۱۲/ ۵۵)، كتاب الأضحية، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ شرح الوقاية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۲)، ط: إدارة الحرم.

[2] ويأكل منها أهل البيت وغيرهم في مواضعهم ولا حد في الإطعام منها ومن الضحية بل يأكل منها ما شاء ويتصدق ويهدي بما شاء. =

بعد ساتویں دن یا چودھویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے، ساتویں دن سے پہلے عقیقہ کرنا سنت کے خلاف ہے، اسی طرح بالوں کے برابر وزن کر کے چاندی یا اس کی قیمت مساکین اور محتاجوں کو صدقہ کر دینا بھی مستحب ہے، حجام یعنی بال گنجا کرنے والے کو مذکورہ چاندی یا اس کی قیمت اجرت میں دینا جائز نہیں، ان بالوں کو زمین میں دفن کر دینا مستحب ہے۔ ❶

عقیقہ کرنے والا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

عقیقہ کرنے والا خود عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے بلکہ کھانا مستحب ہے۔ ❷

---

❶ العقيقة تذبح لسبع أو لأربع عشرة أو لإحدى وعشرين. (طس والضياء عن بريدة) (كنز العمال، كتاب النكاح، الفصل الثاني في العقيقة، (٤٣٣/١٦)، ط: مؤسسة الرسالة).

⇦ مجمع الزوائد، رقم الحديث: ٦٢٠٢، كتاب الصيد والذبائح، باب زمن العقيقة، (٥٩/٣)، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

⇦ المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث: ٤٨٨٢، باب العين، من اسمه: عياش، (١٣٦/٥)، ط: دار الحرمين، القاهرة.

⇦ المعجم الصغير للطبراني، رقم الحديث: ٧٢٣، باب العين، من اسمه: عباس، (٢٩/٢)، ط: المكتب الإسلامي.

⇦ مجمع البحرين، باب زمن العقيقة وقال: لم يروه عن قتادة إلا إسماعيل تفرد به الخفاف. كتاب الوليمة والعقيقة، باب زمن العقيقة، (٣٣٦/٣)، ط: مكتبة الرشد، الرياض.

⇦ جمع الفوائد، رقم الحديث (٣٩٩٣)، كتاب الصيد والذبائح، باب زمن العقيقة، (٥٥٨/٢)، ط: إدارة القرآن.

⇦ عن قتادة عن عبدالله بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العقيقة تذبح لسبع ولأربع عشرة ولإحدى عشرين. (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب ماجاء في وقت العقيقة، (٣٠٣/٩)، ط: إداره تاليفات اشرفيه.

⇦ مزید "بال" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها: لابل السنة أفضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة تقطع جدولا ولايكسر لها عظم فيأكل ويطعم ويتصدق. (مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، رقم الحديث: (٧٥٩٥)، (٢٦٦/٤)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت). =

عقیقہ کروں گا

کسی کے پاس گابھن جانور ہے اور اس نے زبان سے یہ کہا کہ اگر یہ جانور ایک یا دو بچے دے گا تو لڑکے کا عقیقہ کروں گا، پھر اس جانور نے بچہ دیا تو اس آدمی پر ان بچوں کو عقیقہ کے لیے ذبح کرنا لازم نہیں ہوگا۔ ❶

عقیقہ کس عمر تک ہے؟

☆......عقیقہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ساتویں روز کیا جائے، اگر ساتویں روز نہ ہو تو چودھویں روز، اگر چودھویں روز نہ ہو تو اکیسویں روز کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عقیقہ کے جانور کو ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں روز یا اکیسویں روز۔

بہت سے علماء کرام نے ساتویں دن کی تعداد کا لحاظ کر کے بالغ ہونے تک مدت لکھی ہے، اور بہت سے علماء کرام نے کسی مدت کی قید نہیں لگائی۔

=⇐ ويستحب أن يأكل منها ويتصدق ويهدى. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۲۰/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇐ ويستحب للمضحى أن يأكل من أضحيته. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الخامس في بيان مايجوز من الضحايا ومالايجوز، (۴۶۹/۸)، ط: إدارة القرآن).

⇐ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر وغنی وصاحب عقیقہ ووالدین او را جائز است مثل گوشت قربانی۔ (مالا بد منہ، رسالہ احکام عقیقہ، (ص: ۱۳۹)، ط: قدیمی)۔

❶ ولو قال: إن برئت من مرضى هذا، ذبحت شاة، أو على شاة أذبحها، فبرئ، لايلزمه شيء. (الدر مع الرد، كتاب الايمان، مطلب في احكام النذر، (۷۳۹/۳)، ط: سعيد).

⇐ الفتاوى البزازية على هامش الهندية، كتاب الأيمان، الثالث في النذر، (۲۷۱/۴)، ط: رشيديه.

⇐ ومن نذر نذرا مطلقا، أو معلقا بشرط، وكان من جنسه واجب: أى فرض ...... وهو عبادة مقصودة......... (ووجد الشرط) المعلق به (لزم الناذر) (الدر مع الرد، كتاب الايمان، مطلب في أحكام النذر، (۷۳۵/۳)، ط: سعيد).

عقیقہ خود مستحب ہے اور اس کو مستحب طریقہ سے ادا کرنا چاہیے، لہٰذا ساتویں روز عقیقہ کرنا بہتر ہے، نہ ہو سکے تو چودہویں دن یا اکیسویں دن کرے، کسی مجبوری کے بغیر اس سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔ ❶

---

❶ عن سمرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه قال الإمام الترمذي: والعمل على هذا عند أهل العلم، يستحبون أن يذبح عن الغلام يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيا عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/۲۷۸)، ط: سعيد).

⇦ عن عبدالله بن بريدة، عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العقيقة تذبح لسبع، أو أربع عشرة أو إحدى وعشرين. (المعجم الأوسط للطبراني، باب العين، من اسمه: عياش، (۵/۱۳۶)، ط: دار الحرمين، القاهرة).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۵/۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇦ تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مكتبه ميمنية مصر.

⇦ وغالب بحکم احادیث برائے عقیقہ روز ہفتم ست، چنانچہ معلوم شد، ونزد شافعی واحمد رحمہما اللہ تعالیٰ اگر ہفتم روز میسر نگردد روز چہاردہم کنند، واگر چہاردہم نیز میسر نگردد بیست ویکم والابیست وہشتم والاسی ونجم علی ہذا القیاس۔ (شرح سفر السعادة، باب حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل دا سنن حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در عقیقہ، (ص: ۳۸۳)، ط: نامی گرامی منشی نول کشور)۔

⇦ وفي الحديث المذكور أيضا أنها إن لم تذبح في السابع ذبحت في الرابع عشر، وإلا ففي الحادي والعشرين ثم هكذا في الأسابيع. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۸/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ قال: تذبح يوم السابع، ش: وذلك لما تقدم من حديثي سمرة وعبدالله بن عمرو.........فإن فات السابع، فقال الأصحاب في أربع عشرة، فإن فات ففي إحدى وعشرين؛ لأن ذلك يروى عن عائشة رضي الله عنها، وهذا على سبيل الاستحباب وبعد يجزئ لحصول المقصود......فإن تجاوز إحدى وعشرين ففيه احتمالان، أحدهما: يستحب في كل سابع فيذبح في ثمانية وعشرين، ثم في خمس وثلاثين، وعلى هذا قياسا على ما تقدم. والثاني: يفعل في كل وقت؛ لأن هذا قضاء، فلم يتوقف كقضاء الأضحية وغيرها. (شرح الزركشي على المختصر الخرقي، كتاب الأضاحي، على من تكون العقيقة ووقت ذبحها، (۳/۲۹۱)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ الشرح الكبير على متن المقنع، في آخر كتاب المناسك، (۳/۵۸۸)، ط: دار الكتاب العربي.

☆......اور اگر اکیسویں روز عقیقہ نہیں کر سکے تو موت سے پہلے پہلے تک کرنا بھی جائز ہے، عقیقہ ہو جائے گا لیکن مستحب وقت پر عقیقہ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ ❶

☆......اگر کسی آدمی کا موت سے پہلے پہلے عقیقہ نہیں کیا گیا تو موت کے بعد عقیقہ نہیں کیا جائے گا۔ ❷

عقیقہ کس کے ذمہ ہے

جس کے ذمہ بچے کا نفقہ واجب ہے اگر وہ مال دار ہے تو اس کے ذمہ عقیقہ بھی ہے، باپ کی حیثیت نہیں تو ماں عقیقہ کرے، اگر ماں باپ دونوں غریب ہیں یا مالدار ہیں لیکن کسی وجہ سے عقیقہ نہیں کر رہے ہیں تو ان کی رضامندی سے کوئی دوسرا رشتہ دار بچے کا عقیقہ کر لے تو درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ❸

---

❶ ❷ عن الربيع بن صبيح عن الحسن البصری إذا لم يعق عنك، فعق عن نفسك وإن كنت رجلا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۲۱/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ويسن أن يعق عن نفسه من بلغ ولم يعق عنه. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۳/۲)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ ثم إن الترمذی أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين، قلت: بل يجوز إلى أن يموت. (فيض الباری، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبی فی العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه).

⇦ فتاوی رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۶۲/۱۰)، ط: دار الاشاعت.

⇦ أحسن الفتاوى، كتاب الأضحية والعقيقة، (۵۳۶/۵)، ط: سعيد.

❸ فتاكد لمن تلزمه نفقة المولود بتقدير فقره، وإن لم يكن فقيرا بالفعل بأن كان له مال ولا يفعلها من ماله لأنها تبرع وهو ممتنع من ماله، وإنما يفعلها الولی من مال نفسه، ولو الأم فی ولد الزنا لكن تخفيها خوف الهتيكة (حاشية الباجوری على ابن قاسم الغزی، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل فی أحكام العقيقة، (۳۰۳،۳۰۲/۲)، ط: دار الكتب العربية).

⇦ إعانة الطالبين، كتاب الحج مطلب: العقيقة، (۳۳۵/۲)، ط: دار احياء التراث العربی۔=

عقیقہ ماموں، پچا، دادا، نانا وغیرہ رشتہ داروں میں سے کوئی کرنا چاہے اور اس پر والدین رضامند ہوں تو کافی ہوجائے گا، دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ❶

معارف الحدیث میں ہے:

حدیث کے بیان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبزادہ حسن رضی اللہ عنہ (نواسۂ رسول) کے بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کرنے کا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو حکم فرمایا تھا، بعض حضرات نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے دنوں میں ان کے ماں باپ (حضرت فاطمہ و حضرت علی رضی اللہ عنہما) کے پاس اتنی وسعت نہیں تھی کہ وہ عقیقہ کی قربانی کرسکتے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی قربانی تو اپنی طرف (یعنی خرچہ) سے کردی، لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمادیا کہ بچے کے بالوں کے وزن بھر چاندی وہ صدقہ کردیں تاکہ ان کے والدین کی طرف سے بھی شکرانہ، صدقے کی شکل میں اللہ کے حضور میں پیش ہوجائے۔ ❷

---

❶ أنظر الحاشية السابقة.

❷ واخرج أحمد من حديث أبى رافع لما ولدت فاطمة حسنا، قالت يارسول الله! الاأعق عن ابنى بدم؟قال: لا، ولكن احلقى رأسه وتصدقى بوزن شعره فضة، ففعلت فلما ولدت حسينا فعلت مثل ذلك، قال شيخنا فى شرح الترمذى: يحمل على أنه صلى الله عليه وسلم كان عق عنه ثم استأذنته فاطمة أن تعق هى عنه ايضا فمنعها. قلت: ويحتمل أن يكون منعهما الضيق ماعندهم حينئذ فارشدهم إلى نوع من الصدقة أخف. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/ ۵۹۵، ۵۹۶)، ط: دارالمعرفة).

⇦ ارواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل، كتاب الحج، باب الأضحية، فصل فى العقيقة، رقم الحديث: ۱۱۷۵، (۴/ ۴۰۴)، ط: المكتب الإسلامى، بيروت.

⇦ معارف الحديث، كتاب المعاملات والمعاشرت، "عقيقه"، (۶/ ۲۷۳)، ط: دارالاشاعت.

عقیقہ کہاں کیا جائے

جس جگہ بچہ ہو اسی جگہ عقیقہ کرنا افضل ہے تاکہ بال اتروانے اور ذبح کرنے کا وقت ایک ہو، باقی کسی بھی جگہ پر عقیقہ کیا جائے گا عقیقہ ہو جائے گا، مثلاً بچہ ددھیال میں ہے تو ددھیال میں عقیقہ کرنا بہتر ہے اور اگر بچہ ننھیال میں ہے تو ننھیال میں عقیقہ کرنا بہتر ہے اور اگر بچہ ننھیال میں ہے اور عقیقہ ددھیال میں کیا جائے یا بچہ ددھیال میں ہے اور عقیقہ ننھیال میں کیا جائے، تو بھی درست ہے۔ [1]

عقیقہ کیا ہے؟

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر، نیز آفات وبلیات اور امراض و بیماریوں سے حفاظت کے لیے ساتویں دن لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا کر بالوں کے ہم وزن چاندی غریبوں کو صدقہ کردی جائے اور لڑکے کے سر پر زعفران لگایا جائے، یہ باتیں مستحب ہیں اور حدیث سے ثابت ہیں۔ [2]

[1] یستحب الذبح قبل الحلق، وصححه النووی فی شرح المهذب.(اعلاء السنن، کتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۲۶/۱۷)،ط: ادارة القرآن).

⇐ مزید عنوان ''عقیقہ کا جانور منی میں ذبح کرنا'' کے تحت تخریج دیکھیں۔

[2] عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه.(جامع ترمذي،أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱۸۳/۱).

⇐ عن بريدة ،قال: كنافي الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح الشاة يوم السابع ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران رواه أبو داود.(مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، الفصل الثالث،(ص:۳۶۳)،ط:قديمي).

⇐ وفي فعل العقيقة من الفوائدأشياء كثيرة:منها:امتثال السنة،وإخماد البدعة،ولولم يكن فيها من البركة إلاأنها حرزللمولود من العاهات والآفات كماورد.(المدخل لابن الحاج، فصل في ذكر النفاس ومايفعل فيه،(۲۵۸/۲)، ط:المكتبة العصرية).=

عقیقہ کی دعا قربانی کے ساتھ

قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا بھی حصہ ڈالنا جائز ہے، ❶ اور جانور کو ذبح کرتے وقت پہلے قربانی کی دعا پڑھیں پھر عقیقہ کی دعا پڑھیں پھر اس کے بعد جانور ذبح کریں۔ ❷

=⇦ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (۷۷/۸)، ط: رشيديه).

❶ ولو نوى بعض الشركاء الأضحية، وبعضهم هدى المتعة..... وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له في عامه ذلك جاز عن الكل في ظاهر الرواية. (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز في الضحايا ومالايجوز، (۳۵۰/۳)، ط: رشيديه).

⇦ شامي، كتاب الأضحية (۳۲۶/۶)، ط: سعيد.

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب، (۷۲/۵)، ط: سعيد.

❷ عن قتادة قال: يسمى على العقيقة كما يسمى على الأضحية، بسم الله عقيقة فلان" ومن طريق سعيد عن قتادة نحوه وزاد "اللهم منك ولك عقيقة فلان بسم الله والله أكبر ثم يذبح. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۵۹۴/۹)، ط: دار المعرفة، بيروت).

⇦ فيض القدير للمناوي، حرف الغين، تحت رقم الحديث، ۷۶۳۳، (۳۱۵/۴)، ط: المكتبة التجارية الكبرى.

⇦ عن جابر رضي الله عنه قال: ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين أقرنين، أملحين، موجوئين فلما وجههما قال: إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين، لاشريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين، اللهم منك ولك عن محمد وأمته، بسم الله والله أكبر، ثم ذبح. رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والدارمي. (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب في الأضحية، الفصل الثاني، (ص: ۱۲۸)، ط: قديمي).

عقیقہ کی دعوت میں ہدیہ تحفہ لینا

''تحفہ لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۳)

عقیقہ کی مدت

''عقیقہ کس عمر تک ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۵)

عقیقہ کی نذر

عبادت مقصودہ میں نذر صحیح ہوتی ہے، عبادت غیر مقصودہ میں نذر صحیح نہیں ہوتی عبادت مقصودہ جیسے نماز، روزہ حج وغیرہ، اور عبادت غیر مقصودہ جیسے وضو وغیرہ۔

عقیقہ عبادت مقصودہ میں سے نہیں ہے اس لیے عقیقہ کی نذر صحیح نہیں ہے [1] بلکہ عقیقہ اور نذر کے مفہوم میں مغایرت ہے، عقیقہ نفلی عبادت ہے اس میں

[1] نذرت امرأة عبدالرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبدالرحمن نحرنا جزورا، فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها: لابل السنة أفضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة تقطع جدولا ولايكسر لها عظم فيأكل .... (مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، رقم الحديث، (۷۵۹۵)، كتاب الذبائح، (۲٦٦/۴)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ (ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط وكان من جنسه واجب) أي فرض...... (وهو عبادة مقصودة) خرج الوضوء، وتكفين الميت (ووجد الشرط لزم الناذر) ......(كصوم وصلاة وصدقة). (الدر مع الرد، كتاب الأيمان، مطلب في احكام النذر، (۷۳۵/۳)، ط: سعيد).

⇦ لأن الشراء بنية العقيقة وإن كان بمعنى النذر ولكن يشترط لانعقاد النذر أن يكون المنذور عبادة مقصودة، قال في الدر: وكان من جنسه واجب أي فرض كما سيصرح به تبعا للبحر والدرر......وهو عبادة مقصودة اهـ، وقال الشامي: الضمير راجع للنذر بمعنى المنذور إلى أن قال: فهذا صريح في أن الشرط كون المنذور نفسه عبادة مقصودة لاما كان من جنسه اهـ (امداد الأحكام، كتاب الصيد والذبائح والأضحية والعقيقة والختان، عنوان: ''عقیقہ کی نیت سے خریدے ہوئے جانور کا حکم'' (۲۰۷/۴)، ط: دار العلوم كراچی).

⇦ رد المحتار، كتاب الأيمان، مطلب في أحكام النذر، (۷۳۵/۳)، ط: سعيد.

⇦ أحسن الفتاوى، كتاب الأيمان، (۴۸۳/۵)، ط: سعيد).

⇦ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة؛ لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر اهـ (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۲/۲)، ط: مكتبه امداديه).

سارا گوشت تقسیم کرنا ضروری نہیں بلکہ سارا گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور نذر میں سارا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے خود کچھ بھی نہیں رکھ سکتا[1] ہاں اگر عقیقہ کی نذر کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ سارا گوشت صدقہ کروں گا تو نذر درست ہو جائے گی (مثلاً یوں کہا ''اگر میرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کی طرف سے عقیقہ کر کے سارا گوشت فقراء میں تقسیم کروں گا)[2] لیکن یہ نذر ہوگی عقیقہ نہیں ہوگا اور سارا گوشت فقراء میں تقسیم کرنا لازم ہوگا خود کھانا اہل خانہ کو دینا، مالدار اور سادات کو کھلانا جائز نہیں ہوگا اور عقیقہ کے لیے اس کے علاوہ دوسرا جانور ذبح کرنا لازم ہوگا ورنہ عقیقہ ادا نہیں ہوگا۔[3]

---

[1] ویاکل من لحم الأضحیة ویؤکل غنیاویدخر ،وندب أن لاینقص التصدق عن الثلث.
قوله:ویاکل من لحم الأضحیة......إلخ)هذافی الأضحیة الواجبة والسنة سواء إذا لم تکن واجبة بالنذر ،وإن وجبت به فلایأکل منها شیئا ولایطعم غنیا سواء کان الناذر غنیا أوفقیرا، لأن سبیلها التصدق......والحاصل أن التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء.(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأضحیة، (۳۲۷/۶)،ط:سعید).
⇐ الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة،الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، (۳۰۰/۵)،ط:رشیدیه).
⇐ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة،فصل وأما کیفیة الوجوب،(۶۸/۵)، ط:سعید.

[2] قال إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة أوعلی شاة أذبحها فصح لایلزمه شیء ولوقال:علی شاة أذبحها وأتصدق بلحمها لزمه.(الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة، کتاب الأیمان،الثالث فی النذر ،(۲۷۱/۴)،ط:رشیدیه).
⇐ فتح القدیر ، کتاب الأیمان،فصل فی الکفارة،(۳۷۵/۴)،ط:رشیدیه.
⇐ (ولوقال:إن برئت من مرضی هذا ذبحت شاة أوعلی شاة أذبحها فبرئ لایلزمه شیء)؛ لأن الذبح لیس من جنسه فرض بل واجب کالأضحیة(فلایصح إلاإذازاد وأتصدق بلحمها فیلزمه) لأن الصدقة من جنسها فرض وهی الزکاة. (الدر المختار مع الرد، کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، (۷۳۹/۳، ۷۴۰)،ط:سعید).

[3] ولونذر أن یضحی شاة وذلک فی أیام النحر وهوموسر فعلیه أن یضحی بشاتین عندنا شاة بالنذر وشاة بایجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنی به الإخبار عن الواجب علیه فلایلزمه إلاواحدة ولوقبل أیام النحر لزمه شاتان بلاخلاف. (شامی، کتاب الأضحیة،(۳۲۰/۶)، ط:سعید). =

مثلا کسی کی لڑکی بیمار ہوگئی، اور اس نے منت مانی کہ اگر لڑکی صحت یاب ہوجائے گی تو عقیقہ کرے گا، جس میں دو جانور ہوں گے، تو ان الفاظ سے نذر اور منت منعقد نہیں ہوگی جب تک کہ یہ نہ کہہ دے کہ ان دو بکریوں کو ذبح کر کے گوشت صدقہ کرے گا لہٰذا اگر عقیقہ میں ایک بکری بھی ذبح کرے گا تو عقیقہ درست ہوجائے گا۔ ❶

عقیقہ کی نیت سے خریدے ہوئے جانور

عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے سے اس کو ذبح کرنا لازم نہیں ہوتا، اسے اختیار ہوتا ہے چاہے تو عقیقہ کے لیے ذبح کرے یا نہ کرے یا اس جانور کو کسی اور کام میں لے آئے یا اس کی جگہ پر دوسرا جانور ذبح کرے اور پہلا جانور اپنے پاس رکھ لے۔ ❷

عقیقہ کی وجہ تسمیہ

بچہ کی پیدائش کے وقت جو بال اس کے سر پر ہوتے ہیں ان کو عقیقہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ''عق'' کا معنیٰ پھاڑنا ہے، اور یہ بال سر کا گوشت اور چمڑا پھاڑ کر نکلتے ہیں، اور مجازاً اس جانور کا بھی نام رکھ دیا گیا جو بچہ کے لیے پیدائش کے بعد ذبح کیا گیا ہو، اس لیے کہ بچہ کے سر کے بال اس جانور کے ذبح ہونے کا سبب ہیں، تو اس وجہ سے سبب کا جو نام تھا وہ مسبب کا ہوگیا (بال (سبب) کا

= ⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، (٥/٦٣)، ط: سعيد.

⇦ درر الحكام شرح غرر الأفكار، كتاب الأضحية، وقت الأضحية، (١/٢٦٨)، ط: دار إحياء التراث العربي.

❶ أنظر رقم الحاشية: ٢، على الصفحة السابقة.

❷ أنظر رقم الحاشية: ١، على الصفحة السابقة.

جو نام تھا وہ (مسبب) جانور کا نام ہوگیا) اور اب یہ مجازی معنی اس قدر معروف اور مشہور ہوگیا ہے کہ عقیقہ کا لفظ بولتے ہی فوراً وہ جانور ہی سمجھا جاتا ہے جو بچہ کے پیدائشی بال کاٹتے وقت ذبح کیا جاتا ہے۔ ❶

عقیقہ کے اصطلاحی معنی

شریعت کی زبان میں عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جو بچہ کی طرف سے پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔ ❷

عقیقہ کے بارے میں جاہلیت کا رواج

''بچہ نعمت ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۴۸)

---

❶ قال الأزهری: قال أبوعبید: قال الأصمعی وغیرہ: العقیقة أصلها الشعر الذی یکون علی رأس الصبی حین یولد؛ لأنه یعق اللحم والجلد أی یشقهما ویخرج، وسمیت الشاة المذبوحة عند حلق شعرہ عقیقة علی عادتهم فی تسمیة الشیء باسم سببه، ثم اشتهر ذلک فلایفهم من العقیقة عند الإطلاق إلا الذبیحة. (لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، باب العقیقة، (۲۱۰/۷)، ط: مکتبه علوم اسلامیه).

⇦ أوجز المسالک، کتاب العقیقة، (۱۶۵/۱۰، ۱۶۶)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ أنظر أیضا الحاشیة الآتیة.

❷ والعقیقة: الذبیحة التی تذبح عن المولود یوم أسبوعه

والأصل فی معناها اللغوی: إنها الشعر الذی علی المولود ثم سمیت العرب الذبیحة عند حلق شعر المولود عقیقة علی عادتهم فی تسمیة الشیء باسم سببه أومایجاورہ. (الفقه الاسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحیة والعقیقة، الفصل الثانی العقیقة وأحکام المولود، (۲۷۴۵/۴)، ط: دار الفکر، بیروت).

⇦ أوجز المسالک، کتاب العقیقة، (۱۶۶/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ حاشیة الباجوری علی ابن قاسم الغزی، (۳۰۲/۲)، کتاب احکام الصید والذبائح والضحایا والأطعمة، فصل فی أحکام العقیقة، ط: داراحیاء التراث العربی.

عقیقہ کے بغیر بچہ سفارش نہیں کرے گا

''سفارش اور عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۸)

عقیقہ کے بغیر بچہ مرجائے

اگر بچہ بچپن میں عقیقہ کے بغیر مرجائے تو قیامت کے دن ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک بچہ گروی ہے اپنے عقیقہ کے عوض، یعنی اگر وہ بچہ بچپن میں عقیقہ کے بغیر مرجائے تو قیامت کے دن ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔ [1]

عقیقہ کے بکروں کی تعداد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ عقیقہ میں لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکری ہو، اس میں کوئی حرج نہیں کہ بکرا ہو یا بکری۔ [2]

---

[1] عن سمرة رضي الله عنه ،قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق رأسه.(مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، الفصل الثاني،(ص:٣٦٢)، ط:قديمى).

⇦ قال الحافظ اختلف معنى قوله:مرتهن بعقيقته قال الخطابى اختلف الناس فى هذا وأجود ما قيل فيه ماذهب إليه أحمد بن حنبل قال: هذا فى الشفاعة يريد أنه إذا لم يعق عنه فمات طفلا لم يشفع فى أبويه.(بذل المجهود، كتاب الضحايا،باب العقيقة،(١٣/٨٢)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦ فتح البارى، كتاب العقيقة،باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (٩/٥٩٣)، ط:دار المعرفة،بيروت.

[2] عن أم كرز قالت:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:اقروا الطير على مكناتها،قالت وسمعته يقول:عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولايضر كم ذكرانا كن أوأناثا.(مشكوة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، الفصل الثانى،(ص:٣٦٢)، ط:قديمى).=

عقیقہ کے جانور

عقیقہ کرنا ان تمام جانوروں سے درست ہے جن سے قربانی کرنا درست ہے اور عقیقہ کے جانوروں میں بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانوروں میں ہیں نر ہو یا مادہ دونوں سے عقیقہ کرنا جائز ہے۔ ❶

اگر لڑکا ہے اور دو بکریوں سے عقیقہ کرنے کی استطاعت ہے تو دو بکریوں سے عقیقہ کرنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر ایک بکرا یا ایک بکری سے عقیقہ کرے گا تو بھی کافی ہوگا، ❷ اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکری، نر ہو یا مادہ ہو بھیڑ ہو یا

=⇐ سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية؟(۱۸۸،۱۸۷/۲)، ط:قديمي.

⇐ سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب العقيقة،(۴۴،۴۳/۲)، ط:رحمانيه.

❶ وهي في الجنس والسن والسلامة من العيوب مثل الأضحية من الأنعام من الإبل والبقرة والغنم. (الفقه الاسلامي وأدلته، الفصل الثاني، العقيقة وأحكام المولود، المبحث الأول: العقيقة،(۲۷۴۷/۴)، ط:دار الفكر، بيروت).

⇐ وعن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في العقيقة قال: من ولد له فأحب أن ينسك عنه فليفعل"......وفيه دليل لقول الجمهور: لايجزئ في العقيقة إلا مايجزئ في الأضحية فلايجزئ فيه مادون الضأن ودون الثنية من المعز ولايجزئ فيه إلا السليم من العيوب. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۱۷/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ تحفة المولود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الرابع عشر في السن المجزئ فيها،(ص:۶۹)، ط:دار الكتاب العربي، بيروت.

❷ عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، ولايضركم ذكرانا كن أو أناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية،(۱۸۸/۲)، ط:قديمي).

⇐ ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۱۹/۱۷)، ط:إدارة القرآن).

⇐ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة، لأنه إنما شرع للسرور بالمولود وهو بالغلام أكثر، ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح،(۲۳۳،۲۳۲/۲)، ط:مكتبه امداديه).

دنبہ، گائے ہو یا اونٹ سب سے عقیقہ کرنا درست ہے ❶ بکری بکرا ایک سال سے کم نہ ہو، اور اگر دنبہ موٹا تازہ اور بڑا ہے تو چھ ماہ کا بھی درست ہے، گائے دو سال، اور اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔

عقیقہ کے جانور کا ان تمام عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے جن سے قربانی کے جانور کا پاک ہونا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، ولايضركم ذكرانا كن أو أناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۱۸۸/۲)، ط: قديمي).

⇦ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الوليمة والعقيقة، باب العقيقة، (۳۳۱/۳، ۳۳۲)، ط: مكتبة الرشد، الرياض).

⇦ وفي قوله "من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل أو البقر أو الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كاملة كذلك. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ قوله: أن سن العقيقة فتكون الجذعة من الضأن لهاسنة وطعنت في الثانية أو أجذعت مقدم أسنانها بعد ستة أشهر والثني من المعز له سنتان وطعن في الثانية وكذلك الثني من البقر وأما الثني من الإبل فيكون له خمس سنين وطعن في السادسة. (حاشية الباجوري على ابن قاسم الغزي، كتاب الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۴/۲)، ط: دار إحياء التراث العربي).

⇦ المجزئ في العقيقة هو المجزئ في الأضحية، فلاتجزئ دون الجذعة من الضأن، أو الثنية من المعز والإبل والبقر...... ويشترط سلامتها من العيوب التي يشترط سلامة الأضحية منها اتفاقا واختلافا. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۰۹/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان إقامة الواجب، (۲۹۷/۵)، ط: رشيديه.

عقیقہ کے جانور کو بدلنا

عقیقہ کے لیے متعین کیے ہوئے جانور کو بدلنا جائز ہے، اور عقیقہ کے لیے جو جانور متعین کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کے لیے ذبح کرنا ضروری نہیں ہے۔ ❶

عقیقہ کے جانور کو کب ذبح کیا جائے

جس وقت نائی نوزائیدہ بچہ کے سر کے بال مونڈنا شروع کرے اسی وقت فوراً عقیقہ کے جانور کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے، بچہ کے سر کے بال مونڈنے کے بعد عقیقہ کا جانور ذبح کرے یا جانور ذبح کرنے کے بعد بچہ کے سر کے بال مونڈے شریعت میں سب جائز ہے، لہٰذا دونوں کاموں کو ایک ساتھ کرنے کو لازم سمجھنا درست نہیں بلکہ فضول رسم ہے۔ ❷

---

❶ عنوان ''عقیقہ کی نذر'' کے تحت تخریج دیکھیں۔

❷ وهل يقدم الحلق على الذبح؟فيه وجهان(أصحهما)وبه قطع المصنف والبغوى والجرجانى وغيرهم يستحب كون الحلق بعد الذبح،وفى الحديث إشارة إليه (والثانى) يستحب كونه قبل الذبح وبهذا قطع المحاملى فى المقنع ورجحه الرويانى ونقله عن نص الشافعى.(المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة،(٨/ ٤١٣)، ط:مكتبة الإرشاد).

⇐ فتح البارى، كتاب العقيقة،قبيل باب الفرع،(٩/ ٥٩٦)،ط:دار المعرفة.

⇐ قال الحافظ فى الفتح فى حديث الحسن عن سمرة:الغلام مرتهن بعقيقته، تذبح عنه يوم السابع ويحلق رأسه ويسمى مانصه،واستدل بقوله يذبح ويحلق ويسمى بالواو على أنه لايشترط الترتيب فى ذلك.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (١٧/ ١٢٦)،ط:إدارة القرآن).

⇐ بہشتی زیور، عقیقے کا بیان (۳/ ۴۳)،ط:میر محمد کتب خانہ۔

عقیقہ کے جانوروں کی تفصیل

مندرجہ ذیل متعین قسم کے جانوروں سے عقیقہ کرنا درست ہے۔

(۱) اونٹ، اونٹنی جب کہ ان کی عمر پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا جب کہ ان کی عمر دو سال یا اس سے زیادہ ہو۔

(۳) بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی جب کہ ان کی عمر ایک سال یا اس سے زیادہ ہو، البتہ اگر دنبہ چھ ماہ کا ہو اور اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال کا معلوم ہو اس کا عقیقہ بھی درست ہے اور اگر موٹا تازہ نہیں تو سال کا ہونا ضروری ہے۔

ان تمام جانوروں میں نر و مادہ، خصی اور غیر خصی سب برابر ہیں، اور سب سے عقیقہ درست ہو جائے گا۔[1]

---

[1] (وصح الجذع) ذو ستة أشهر (من الضأن) إن كان بحيث لو خلط بالثنايا لايمكن التمييز من بعد (و) صح (الثني) فصاعدا من الثلاثة، والثنى (هو ابن خمس من الإبل وحولين من البقر والجاموس، وحول من الشاة) والمعز.

(قوله: إن كان...... إلخ) فلو صغير الجثة لايجوز إلا أن يتم له سنة ويطعن في الثانية، أتقاني.

قوله: من الثلاثة) أى الآتية، وهى الإبل والبقر بنوعيه والشاة بنوعيه. (قوله: والثنى هو ابن خمس...... إلخ)...... وفى البدائع: تقدير هذه الأسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن أقل لايجوز، وبأكبر يجوز، وهو أفضل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۱، ۳۲۲)، ط: سعيد).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما محل إقامة الواجب، (۵/ ۷۰)، ط: سعيد.

⇦ أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل فى كل جنس نوعه، والذكر والأنثى منه، والخصى والفحل، لانطلاق اسم الجنس على ذلك، والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس فى بيان محل إقامة الواجب، (۵/ ۲۹۷)، ط: رشيديه).

عقیقہ کے فائدے

عرب کے لوگ اپنی اولاد کا عقیقہ کیا کرتے تھے، اور عقیقہ میں بہت سی مصلحتیں اور فوائد تھے، جس کا فائدہ خاندان، غیر خاندان اور خود عقیقہ کرنے والوں کو ہوتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام میں اس کو بو قرار رکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل بھی کیا، اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی، ان فوائد اور مصلحتوں میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ عقیقہ میں نہایت ہی خوبصورت طریقے سے اولاد کے نسب کی اشاعت ہوتی ہے، اور نسب کی اشاعت ایک ضروری چیز ہے، تاکہ کوئی شخص اس کو حرامی کہہ کر بدنام اور ذلیل نہ کرے، اور بچے کے باپ کے لیے یہ بات بھی مناسب نہیں تھی کہ وہ گلی کوچوں میں، بازاروں اور دکانوں میں جا کر یہ اعلان کرتے پھرتے کہ لوگو سنو! کہ میرے ہاں اولاد ہوئی ہے، لہٰذا بچے کے نسب کی اشاعت اور لوگوں کی اطلاع کے لیے عقیقہ کرنے کا طریقہ ہی زیادہ مناسب تھا لہٰذا اسلام نے اس کو برقرار رکھا۔

(۲) عقیقہ کرنے میں سخاوت کی صفت ہے اور نہ کرنے میں بخل کی، عقیقہ کرنے سے انسان میں جود وسخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے، یہ بخل اور کنجوسی جیسی بُری صفات سے بچنے کی ایک اہم تدبیر اور ذریعہ ہے، اور سخی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور بخیل اللہ کا دشمن ہے، اس سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے اور عقیقہ نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں شامل نہیں ہے۔

(۳) عقیقہ کی وجہ سے جن لوگوں کو گوشت ملا ہے یا دعوت ملی ہے ان کی

دعا ملتی ہے، بلا مصیبت، آفات و بلیات سے حفاظت ہوتی ہے، اور جو لوگ عقیقہ نہیں کرتے وہ لوگوں کے دعاؤں سے محروم رہتے ہیں

(۴) عقیقہ میں ملت ابراہیمی سے تعلق کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ عیسائی لوگ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کو زرد رنگ کے پانی سے رنگا کرتے تھے اور اس کو ''معمودیہ'' کہتے تھے، اور وہ لوگ کہتے تھے کہ اس کے سبب سے وہ بچہ عیسائی ہو جاتا ہے۔

اسی نام کے ساتھ مشاکلت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۂ بقرہ پارہ الم میں فرمایا

صبغة الله ومن أحسن من الله صبغة

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کرلیا (دین حق کا رنگ قبول کرلیا) اور کس کا رنگ اللہ کے رنگ سے بہتر ہے۔

تو دین اسلام میں بھی نصاریٰ کے اس فعل کے مقابلہ میں کوئی ایسا امتیاز پایا جانا چاہیئے تھا جس سے اس نوزائیدہ بچہ کا اسلامی اور ابراہیمی و اسماعیلی ملت کے تابع ہونا معلوم ہو، چنانچہ جس قدر افعال حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام کے ساتھ خاص تھے اور ان کی اولاد میں مسلسل چلے آرہے تھے، ان میں سب سے زیادہ مشہور واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہونا اور پھر اللہ تعالیٰ کا اس کے بدلہ میں ذبح عظیم (قربانی) کے ساتھ انعام کرنا تھا، اور ان یادگاروں میں سب سے زیادہ مشہور یادگار حج تھا جس کے اندر سر کے بال منڈانا اور ذبح کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ عقیقہ میں ان دونوں کاموں (جانور کے ذبح اور سر کے بال منڈانے) کا حکم دیا گیا تا کہ حضرت ابراہیم اور

حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ساتھ مشابہت پیدا ہو اور یہ علامت ہو اس بات کی کہ ہم اور ہماری اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم ہیں اور یہی دین اسلام پر قائم رہنا ہے۔

(۵) پیدائش کے شروع زمانہ میں عقیقہ کرنے سے یہ مصلحت بھی معلوم ہوتی کہ ماں باپ نے گویا شروع ہی سے بچہ کو اللہ کی راہ میں دے دیا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا تھا۔[1]

---

[1] واعلم أن العرب كانوا يعقون عن أولادهم، وكانت العقيقة أمرا لازما عندهم وسنة مؤكدة، وكان فيها مصالح كثيرة راجعة إلى المصلحة الملية والمدنية والنفسانية، فأبقاها النبي صلى الله عليه وسلم وعمل بها، ورغب الناس فيها. فمن تلك المصالح التلطف بإشاعة نسب الولد، إذ لا بد من إشاعته لئلا يقال ما لا يحبه، ولا يحسن أن يدور في السكك، فينادي أنه ولد لي ولد .فتعين التلطف بمثل ذلك، ومنها اتباع داعية السخاوة وعصيان داعية الشح، ومنها أن النصارى كان إذا ولد لهم ولدا صبغوه بماء اصفر يسمونه المعمودية، وكانوا يقولون: يصير الولد به نصرانيا، وفي مشاكلة هذا الاسم نزل قوله تعالى: (صبغة الله ومن أحسن من الله صبغة)فاستحب أن يكون للحنفيين فعل بإزاء فعلهم ذلك يشعر بكون الولد حنيفيا تابعا لملة إبراهيم واسماعيل عليهما السلام، وأشهر الأفعال المختصة بهما المتورثة في ذريتهما ما وقع له عليه السلام من الإجماع على ذبح ولده، ثم نعمة الله عليه أن فداه بذبح عظيم، وأشهر شرائعهما الحج الذي فيه الحلق والذبح، فيكون التشبه بهما في هذا تنويها بالملة الحنيفية ونداء أن الولد قد فعل به ما يكون من أعمال هذه الملة، ومنها أن هذا الفعل في بدء ولادته يخيل إليه أنه بذل ولده في سبيل الله كما فعل إبراهيم عليه السلام، وفي ذلك تحريك سلسلة الاحسان والانقياد كما ذكرنا في السعي بين الصفا والمروة.(حجة الله البالغة،من أبواب تدبير المنزل،العقيقة، (۲/ ۲۶۰، ۲۶۱)، ط:دار الكتب العلمية،بيروت).

⇐ التعليق الصبيح، كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، (۳/ ۳۵۵)، ط: رشيديه.

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۳۰)،ط:مكتبة القدس.

(۶) بچے کی ولادت کے بعد عقیقہ کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور تابعداری کی ایک نشانی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور انسان کا بدل ہے [1] اور اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے جیسا کہ قربانی کے عمل سے واضح ہے، اگر کسی نے بچے کو ذبح کرنے کی نذر مانی تو بچے کو ذبح کرنے کی اجازت نہیں بلکہ یہ ناجائز اور حرام ہے ناحق قتل ہے، البتہ اس کی جگہ پر گائے، بکرا کوئی جانور ذبح کر دے، تو نذر پوری ہو جائے گی، بچہ کی پیدائش کے وقت جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے والد نے اپنا بیٹا ہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر دیا۔ [2]

(۷) ہر شخص کو اپنا بچہ پیارا لگتا ہے، جگر کا ٹکڑا ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش پر ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو بڑی خوشی ہوتی ہے، اس خوشی فرحت اور قلبی سرور کے شکر کے طور پر عقیقہ کیا جاتا ہے۔

---

[1] ومن فوائدها أنها فدية يفدى بها المولود كمافدى الله سبحانه اسماعيل الذبيح بالكبش. (تحفة المودود باحكام المولود، الباب السادس فى العقيقة وأحكامها، الفصل الحادى عشر فى ذكر الفرض من العقيقة وحكمها وفوائدها، (ص: ٦٢)، ط: در الكتاب العربى).

⇦ أنظر أيضا الحاشية السابقة.

[2] وإن نذر ذبح ولده لزمه ذبح شاة استحسانا عندهما. وقال أبو يوسف: لا يلزمه شىء لقوله عليه السلام لا نذر فى معصية ولهما أن ذبح الولد فى الشرع عبارة عن ذبح الشاة بدليل أن الله تعالى أمر إبراهيم عليه السلام حين نذر ذبح ولده أن يفى بنذره ثم أمره بذبح شاة وقال: "قد صدقت الرؤيا" (الصافات: ١٠٥) فدل على أن الأمر بالذبح يتناول ما يقوم مقامه. (الجوهرة النيرة، كتاب الأيمان (٢/ ٢٩٣)، ط: حقانيه).

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأيمان، مطلب فى أحكام النذر، (٣/ ٧٣٩)، ط: سعيد.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأيمان، الباب الثانى فيما يكون يمينا ومالايكون يمينا، الفصل الثانى فى الكفارة، (٢/ ٦٥)، ط: رشيديه.

(۸) اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بوڑھاپے کا سہارا ہے، نیک صالح اولاد آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے نسل اور نسب کی بقاء کا ذریعہ ہے، ان نعمتوں کے شکر کے طور پر شریعت میں عقیقہ کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹) عقیقہ غرباء، فقراء، مساکین، دوست واحباب اور دیگر رشتہ داروں کی دعائیں حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، کیونکہ جب یہ تمام لوگ عقیقہ کی دعوت میں شریک ہوں گے یا ان کو کچایا پکا ہوا گوشت دیا جائے گا تو فطری اور طبعی طور پر ان کے دل سے نوزائیدہ بچے کے لیے دعائیں نکلیں گی جس سے بچہ کا مستقبل روشن ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی۔

(۱۰) عقیقہ بچے کے والدین اور رشتہ داروں، دوست واحباب اور عام لوگوں کے درمیان محبت، مودت اور الفت پیدا کرنے کا سبب ہے اور بہترین ذریعہ ہے، عقیقہ کی دعوت سے لوگوں کے دل قریب اور مانوس ہوتے ہیں، دشمنیاں اور اختلافات ختم ہوجاتے ہیں۔[1]

(۱۱) عقیقہ کرنے سے بچہ آسمانی زمینی آفات، بلیات امراض وحوادث سے محفوظ ہوجاتا ہے، عقیقہ کرنے سے بلائیں اور مصائب ٹل جاتے ہیں،[2] اس

---

[1] وحكمتها شكر نعمه الله تعالىٰ برزق الولد، وتنميته فضيلة الجود والسخاء وتطييب قلوب الأهل والأقارب والأصدقاء بجمعهم على الطعام فتشيع المحبة والمودة والألفة. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۶/۴)، ط: رشيديه).

[2] عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۳۴)، ط: رحمانيه). =

لیے بچے کے انتقال کے بعد عقیقہ کرنا مستحب نہیں ہے۔ ❶

(۱۲) جس بچے کا اخلاص کے ساتھ عقیقہ کیا جاتا ہے وہ شیطانی اثرات، بہکاوے اور اس کے شر اور فتنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ❷

عقیقہ کے گوشت سے نذر پوری کرنا

"نذر پوری کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۶)

=⇦ سنن النسائی، کتاب العقیقة، متی یعق، (۱۸۸/۲)، ط: قدیمی.

⇦ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الغلام مرتهن بعقیقته) یعنی أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (۷۷/۸)، ط: رشیدیه).

⇦ وفی فعل العقیقة من الفوائد اشیاء کثیرة: منها: امتثال السنة، وإخماد البدعة، ولولم یکن فیها من البرکة إلا أنها حرز للمولود من العاهات والآفات کماورد. (المدخل لابن الحاج، فصل فی ذکر النفاس ومایفعل فیه، (۲۵۸/۲)، ط: المکتبة العصریة).

❶ ثم إن الترمذی أجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین، قلت: بل یجوز إلی أن یموت. (فیض الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشیدیه).

⇦ أحسن الفتاوی، کتاب الأضحیة والعقیقة، (۵۳۶/۷)، ط: سعید.

⇦ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحیة، باب العقیقة، (۶۲/۱۰)، ط: دار الاشاعت.

❷ وقد جعل الله سبحانه النسیکة عن الولد سببا لفک رهانه من الشیطان الذی یعلق به من حین خروجه إلی الدنیا وطعن فی خاصرته، فکانت العقیقة فداء وتخلیصا له من حبس الشیطان له وسجنه فی أسره ومنعه له من سعیه فی مصالح آخرته. (تحفة المودود بأحکام المولود، الباب السادس فی العقیقة وأحکامها، الفصل الحادی عشر فی ذکر الغرض من العقیقة وحکمها وفوائدها، (ص: ٦٦)، ط: دار الکتاب العربی، بیروت).

⇦ فیض القدیر للمناوی، رقم الحدیث: ۵۸۱۹، حرف الغین، (۴۱۵/۴)، ط: المکتبة التجاریة الکبری.

⇦ شرح الزرقانی علی الموطا، کتاب العقیقة، باب العمل فی العقیقة، (۱۵۱/۳)، ط: مکتبة الثقافیة الدینیة.

عقیقہ کے لغوی معنی

عقیقہ کے لغوی معنی ہیں: وہ بال جو کسی بھی نومولود کے سر پر ولادت کے وقت موجود ہوں۔ (1)

عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم

عقیقہ مستحب ہے واجب نہیں ہے، اس لیے عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا اسے بدلنا، اور اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کر کے عقیقہ کرنا درست ہے، متعین کئے ہوئے جانور کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے۔ (2)

عقیقہ مباح ہے۔

فتاویٰ کی بعض کتابوں میں ہے کہ عقیقہ مباح ہے، سنت اور واجب نہیں ہے (3) عقیقہ مباح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عقیقہ نہیں کرتا تو گناہ نہیں ہے،

---

(1) هو الشعر الذى يولد عليه كل مولود من الناس والبهائم(مختار الصحاح،باب العين، ع ق ق،(ص: ٢١٤)،ط:المكتبة العصرية).

⇐ تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس: فى العقيقة وأحكامها، الفصل الخامس فى اشتقاقها،(ص: ٥٣)،ط:دارالكتاب العربى.

⇐ عمدة القارى، كتاب العقيقة،(٢١/ ١٢٣)،ط:دارالكتب العلمية.

(2) وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود،ولاتجب.(الفقه الإسلامى وأدلته،الباب الثامن: العقيقة والأضحية،الفصل الثانى: العقيقة وأحكام المولود، (٣/ ٢٧٣٦)، ط:دار الفكر، بيروت).

⇐ فتح البارى، كتاب العقيقة،باب تسميه المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (٩/ ٥٨٨)، ط:دارالمعرفة.

⇐ وإنما أخذ أصحابنا الحنفية فى ذلك بقول الجمهور وقالوا:باستحباب العقيقة.(إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب العقيقة،(١٧/ ١١٣)، ط:إدارة القرآن).

⇐أنظر أيضا عنوان" عقیقہ کی نذر"

(3) العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهى ذبح شاة فى سابع الولادة وضيافة الناس وحلق شعره مباحة لاسنة ولاواجبة كذا فى الوجيز للكردرى.(الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثانى والعشرون فى تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة،(٥/ ٣٦٢)، ط:رشيديه).=

اگر ثواب کی نیت کے بغیر کرتا ہے تو ثواب بھی نہیں ملے گا، اور اگر ثواب کی نیت سے اور اولاد کی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر عقیقہ کرتا ہے تو اس پر ثواب ملے گا کیونکہ نیت عادتوں کو عبادت اور مباح امور کو طاعت بنا دیتی ہے ❶

دوسرے عنوان میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عقیقہ کا ثواب واجب اور سنت کے ثواب کے مانند نہیں ہے بلکہ عقیقہ مستحب ہے اس کا ثواب مستحب والا ملے گا۔

عقیقہ مستحب ہے

عقیقہ کرنا مستحب ہے، واجب اور سنت مؤکدہ نہیں، جن کتابوں میں عقیقہ کو سنت لکھا ہے اس سے مراد سنت غیر مؤکدہ ہے، سنت غیر مؤکدہ اور مستحب تقریباً ایک ہی چیز ہے، اس لیے فتاوے کی بعض کتابوں میں سنت، مستحب افضل اور اولیٰ کو ایک ہی جگہ پر جمع کر دیا ہے، اور بعض نے مباح بھی لکھا ہے، مباح کام کو ثواب کی نیت سے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ثواب ملنے کی وجہ سے وہ عمل مستحب ہو جاتا ہے، لہٰذا عقیقہ کو سنت، مستحب، افضل، اولیٰ اور مباح کے الفاظ سے تعبیر کرنا درست ہے ان میں کوئی تعارض نہیں۔ ❷

= ⇦ منها العقيقة كانت في الجاهلية ثم فعلها المسلمون في أول الإسلام فنسخها ذبح الأضحية فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۹)، ط: سعيد).

⇦ حاشية الطحطاوي على الدر، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (۴/ ۱۶۸)، ط: دار المعرفة.

❶ على أنه وإن قلنا إنها مباحة لكن بقصد الشكر تصير قربة فإن النية تصير العادات عبادات والمباحات طاعات. (ردالمحتار، كتاب الأضحية، (۵/ ۳۲۶)، ط: سعيد).

⇦ فتاوى رشيديه مبوب، كتاب: قربانی اور عقیقہ کے مسائل، (ص: ۵۵۲)، ط: عالمی مجلس تحفظ اسلام.

❷ يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه...... ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي إلخ. (رد المحتار، آخر كتاب الأضحية، (۶/ ۳۳۶)، ط: سعيد). =

عقیقہ مکروہ ہے یا نہیں؟

علامہ کاسانیؒ نے لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب ''الجامع الصغیر'' کی

=⇐ وقد ذكر في غرر الأفكار أن العقيقة مباحة على مافي جامع المحبوبي أو تطوعا على ما في شرح الطحاوي اهـ ومامر يؤيد أنها تطوع. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۶)، ط: سعيد).

⇐ سئل في العقيقة كيف حكمها و كيف تفعل؟

الجواب: قال في السراج الوهاج في كتاب الأضحية مانصه:

مسئلة العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل إلخ. (تنقيح الفتاوى الحامدية، (۲/۲۳۲)، ط: المكتبة الحبيبيه كوئته.

⇐ وأما الغلام فيحتمل أن يكون أقل الندب في العقيقة واحدة وكماله إثنان. (المرقاة شرح المشكوٰة، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۵۸)، مكتبة امداديه ملتان).

⇐ وفي عمدة القاري بعد نقل حديث عمروبن شعيب عن أبيه عن جده: فهذ يدل على الاستحباب. (عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۳)، ط: دارالكتب العلمية).

⇐ وإنما قال: ليست بسنة فمراده إماليست بسنة ثابتة، وإما ليست بسنة مؤكدة. (عمدة القاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه، (۲۱/۱۲۳)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ (والعقيقة.....سنة مستحبة) فيه نظر؛ لأن الشيء الواحد لايجتمع فيه حكمان، فإن السنة أعلى من المستحب، أجيب بأنه عني بقوله سنة غير مؤكدة. (حاشية العدوى على شرح كفاية الطالب، باب في الضحايا، أحكام العقيقة، (۱/۵۹۲)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ أنظر أيضا الحاشية السابقة.

⇐ ومستحبه) ويسمى مندوبا وأدبا وفضيلة.

وقال الشامي رحمه الله تعالى، مطلب: لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع.

قوله: ويسمى مندوبا) زاد غيره ونفلا وتطوعا، وقد جرى عليه الأصوليون وهو المختار من عدم الفرق بين المستحب والمندوب والأدب..... وقد تطلق عليه اسم السنة وصرح القهستاني بأنه دون سنن الزوائد، قال في الإمداد وحكمه الثواب على الفعل وعدم اللوم على الترك. اهـ. (الدر المختارمع رد المحتار، (كتاب الطهارة، مطلب: لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، (۱/۱۲۳)، ط: سعيد).

عبارت سے اشارہ ملتا ہے کہ عقیقہ مکروہ ہے۔ (۱)

لیکن عقیقہ مستحب ہے مکروہ نہیں ہے، البتہ جن کتابوں میں عقیقہ مکروہ ہونے کی طرف جو اشارہ ملتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور دوسرے حضرات کے زمانہ میں عام لوگوں کے ذہن میں عقیقہ کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی، اور اسے قربانی کی طرح واجب اور ضروری سمجھا جاتا تھا، عقیقہ نہ کرنے والے کو بُرا بھلا کہا جاتا تھا، اور یہ شریعت کی حدود سے تجاوز کرنا تھا، اور مستحب کو واجب سمجھنا مکروہ ہے، اس لیے امام صاحب وغیرہ نے عوام کو ان خارجی چیزوں سے بچانے کے لیے عارضی اور وقتی طور پر مکروہ کہا، نفس عقیقہ کو مکروہ نہیں کہا (۲) تا کہ عوام کا عقیدہ درست ہو، اور عقیقہ شریعت کی حدود میں رہ کر کریں جب کہ ہدی کے جانور میں اِشعار میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے اشعار کو مکروہ کہا ہے۔ (۳)

---

(۱) "وذكر في الجامع الصغير ولايعق عن الغلام ولاعن الجارية وإنه إشارة إلى الكراهة؛لأن العقيقة كانت فضلا ومتى نسخ الفضل لايبقى إلاالكراهة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۶۹/۵) ط:سعيد).

⇐ قال الكشميرى فى فيض البارى: رأيت فى كتاب الناسخ والمنسوخ عن الطحاوىؒ أن محمد قال فى بعض أماليه: ان العقيقة غير مرضية. (فيض البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۳۳۷/۴)، ط: رشيديه).

(۲) لأن الجهلة يعتقدونها سنة أوواجبة وكل مباح يؤدى إليه(أى إلى اعتقاد السنية أو الوجوب) فمكروه. (الدرمع الرد، كتاب الصلاة، قبيل باب الصلاة، (۱۲۰/۲)، ط:سعيد).

⇐ حلبى كبير، مسائل شتى، (ص:۶۱۷)، ط:سهيل اكيڈمى.

⇐ الاصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة. (السعاية شرح شرح الوقاية، صفة الصلاة، قبيل فصل فى القراءة، (۲۶۵/۲)، ط:سهيل اكيڈمى).

(۳) وقيل: إن أبا حنيفة كره إشعار أهل زمانه لمبالغتهم فيه على وجه يخاف منه السراية. (الهداية، كتاب الحج، باب التمتع، (۲۶۲/۱)، ط: رحمانيه).

⇐ وقال الطحاوى: ماكره أبوحنيفة أصل الاشعار وإنما كره اشعار أهل زمانه لمبالغتهم فيه. (مجمع الأنهر، كتاب الحج، باب القران والتمتع، (۴۲۸/۱)، ط: دارالكتب العلمية).

⇐ شامى، كتاب الحج، باب التمتع، (۵۳۹/۲)، ط:سعيد.

بعض حضرات نے کہا کہ امام صاحب وغیرہ کے زمانہ میں لوگوں نے عقیقہ میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا اور اس میں منکرات اور شریعت کے خلاف باتوں کو شامل کر دیا تھا اس بناء پر امام صاحب نے عقیقہ کو مکروہ کہا ہے، نفس عقیقہ کو مکروہ نہیں کہا۔ (۱)

بعض حضرات نے کہا عقیقہ کے لیے عقیقہ کے لفظ کو ناپسند کیا گیا ہے۔ (۲)

عقیقہ منسوخ نہیں ہے

اسلام کے ابتدائی دور میں نوزائیدہ بچہ کا عقیقہ کرنا واجب تھا، بعد میں واجب ہونے کا حکم منسوخ ہو گیا اور مستحب ہونے کا حکم باقی رہ گیا، اور قیامت تک یہی حکم باقی رہے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں بھی بچوں کا عقیقہ کیا جاتا تھا لیکن ان لوگوں نے جانور کو ذبح کرنے کے ساتھ کچھ رسم و رواج کو شامل کر لیا تھا، مثلاً جاہلیت کے زمانہ میں جب کسی کا بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کر کے اس کا سر بکری کے خون سے رنگین کر دیا کرتے تھے، شریعت نے ان باطل رسوم کو منسوخ کر کے ختم کر دیا، روایات میں صاف الفاظ میں موجود ہے کہ نبی علیہ السلام نے بچے کے سر کو خون سے رنگین کرنے کی بجائے

---

(۱) ولأنهم كانوا يفعلون عند العقيقة بعض المخطورات كتلطخ الإشعار بدم الحيوان مع ورود الحديث في النهي عن ذلك الرسم فكان مراده هذا. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳/۳۳۷)، ط: رشيديه).

(۲) فلم أزل أتردد في مراد الإمام............ثم تبين لي مراده أنه كان يكره اسم العقيقة؛ لأنه يوهم العقوق ولكونه من اسماء الجاهلية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۳/۳۳۷)، ط: رشيديه).

خوشبو یا زعفران لگانے کا حکم دیا ہے، خود عقیقہ کرنے سے منع نہیں فرمایا،
غرض کہ عقیقہ واجب ہونے کے حکم کو ختم کیا، مستحب ہونے کے حکم کو باقی رکھا اور جاہلیت کی باطل رسوم کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ [1]

عقیقہ میں افضل جانور

"افضل عقیقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۳۰)

عقیقہ میں بکری ذبح کرنے کی بجائے قیمت صدقہ کرنا

"قیمت صدقہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۷۶)

---

[1] عن بريدة قال كنافى الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام ذبح شاة ولطخ رأسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح الشاة يوم السابع ونحلق رأسه ونلطخه بزعفران . (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد و الذبائح، باب العقيقة، الفصل الثالث، (ص: ۳۶۳)، ط: قديمى)

⇦ عن عائشة رضى الله عنها فى حديث العقيقة قالت: وكان أهل الجاهلية يجعلون قطنة فى دم العقيقة ويجعلونه على رأس الصبى فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجعل مكان الدم خلوقا. (السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الضحايا، باب لايمس الصبى بشىء من دمها، (۹/ ۳۰۳)، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

⇦ وفى النكت الطريفة: وقال محمد ابن الحنفية وإبراهيم النخعى ان العقيقة كانت تعد واجبة فى عهد الجاهلية، فرفضها الاسلام يعنى وجوبها............ وأخرج أيضا عن أبى حنيفة، عن رجل، عن محمد ابن الحنفية: أن العقيقة كانت فى الجاهلية فلما جاء الاسلام رفضت (اهـ) يعنيان رفض الوجوب فتكون على الاختيار لاعلى الوجوب، ولاعلى أنها سنه مؤكدة بل أنها مستحبة تشملها الإ... النكت الطريفة، العقيقة، (۲/ ۴۵۴، ۴۵۵)، ط: دار الفتح).

⇦ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، ماجاء فى العقيقةو مذاهبهم فى حكمها، (۱۰/ ۱۷۱)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/ ۱۱۲)، ط: إدارة القرآن.

عقیقہ میں دو کام ہیں

عقیقہ میں دو ہی کام ہوتے ہیں:

ایک بچے کا سر منڈوا دینا، اور دوسرا بچے کی طرف سے فدیہ اور شکرانہ کے طور پر جانور قربان کر دینا، ان دونوں عملوں میں ایک خاص ربط اور مناسبت ہے، اور یہ دونوں کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کے شعائر، نشانی اور یادگاروں میں سے ہیں حج میں بھی ان دونوں کاموں کا اسی طرح جوڑ ہے، اور حاجی دم شکر قربان کرنے کے بعد سر صاف کراتا ہے، اس لحاظ سے عقیقہ میں عملی طور پر اس بات کا بھی اعلان ہوتا ہے کہ ہمارا رابطہ، ہمارا تعلق اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے، اور بچہ بھی ملت ابراہیمی کا ہی ایک جزء ہے۔ [1]

عقیقہ میں صاحب حیثیت کون ہے؟

''صاحب حیثیت کون ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۱۳)

عقیقہ میں ضروری چیزیں

عقیقہ ادا ہونے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں

(۱) مخصوص حیوان جس سے قربانی کرنا جائز ہوتا ہے۔

(۲) ذبح کرنا۔ [2]

---

[1] ''حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

[2] المجزئ فی العقیقة هو المجزئ فی الأضحية. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة (۸/ ۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد.

☜ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۷/ ۱۱۷)، ط: إدارة القرآن.

☜ والعقيقة: الذبيحة التی تذبح عن المولود يوم أسبوعه. (الفقه الإسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثانی: العقيقة واحكام المولود، (۳/ ۲۷۴۵)، ط: دار الفكر).

عقیقہ میں گابھن جانور ذبح کرنا

''گابھن جانور'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۳۸۳)

عقیقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

☆......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی صاحبزادی سیدہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ''اس کے سر کے بال صاف کردو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کردو'' ہم نے بالوں کو وزن کیا، ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔ [1]

☆......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، وہ اس کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو لڑکے کے طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ [2]

---

[1] عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاة وقال یافاطمة: احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعره فضة، فوزناه فکان وزنه درهما أوبعض درهم، رواه الترمذی. (مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۲)، ط: قدیمی).

⇦ جامع الترمذی، أبواب الأضاحی، باب العقیقة، (۲۷۸/۱)، ط: سعید.

⇦ السنن الکبری للبیهقی، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی التصدق بزنة شعره فضة وماتعطی القابلة، (۳۰۴/۹)، ط: إدارہ تالیفات اشرفیہ.

[2] عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن العقیقة، فقال: لایحب اللہ العقوق کأنه کره الاسم. وقال: من ولدله ولد فأحب أن ینسک عنه فلینسک عن الغلام شاتین وعن الجاریة شاة. رواه أبوداود ونسائی. (مشکاة المصابیح، کتاب الصید والذبائح، باب العقیقة، الفصل الثانی، (ص: ۳۶۳)، ط: قدیمی).

⇦ سنن أبی داود، کتاب الضحایا، باب فی العقیقة، (۳۴/۲)، ط: رحمانیه.

⇦ سنن النسائی، کتاب العقیقة، (۱۸۷/۲)، ط: قدیمی.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ مستحب ہے، فرائض اور واجبات کی طرح کوئی لازمی چیز نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ کہ ''عقیقہ کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے'' سے واضح ہوتا ہے۔ ❶

اسی طرح لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں ذبح کرنا بہتر ہے ضروری نہیں ہے اگر استطاعت ہے مالی طور پر گنجائش ہے تو دو بکریاں ذبح کرے ورنہ ایک بکری بھی کافی ہوگی۔ ❷

عقیقہ نہ کیا جائے تو؟

جس بچے کا عقیقہ نہیں کیا جاتا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہتا ہے، بلاء و مصیبت کا بھی شکار ہوسکتا ہے، دنیاوی مشقت اور تکلیف میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے۔

---

❶ فهذا يدل على الندب، لقوله: من ولد له مولود فاحب أن ينسک عنه فليفعل، فعلم أن الوجوب انتسخ. (المعتصر من المختصر من مشكل الآثار، كتاب العقيقة، (۱/۲۷۷)، ط: عالم الكتب، بيروت).

⇦ اوجز المسالک، كتاب العقيقة، قوله عليه السلام: لاأحب العقوق، من أحب أن ينسک عن ولده، (۱۰/۱۷۶)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب العقيقة، (۱۷/۱۱۲)، ط: إدارة القرآن.

❷ يستحب عن وجد الشاتين أن ينسک بهما عن الغلام. (حجة الله البالغة، من أبواب تدبير المنزل، العقيقة، (۲/۲۲۵)، ط: دار الجيل).

⇦ ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).

⇦ ثم إذا أراد أن يعق عن الولد، فإنه يذبح عن الغلام شاتين وعن الجارية شاة...... ولو ذبح عن الغلام شاة جاز. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/۲۳۲، ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۸/۴۰۹)، ط: مكتبة الإرشاد.

جیسا کہ والد اگر ہمبستری کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اس بچے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی تو بچے کو ایسا تحفظ نہیں ملتا۔ ❶

عقیقہ نہیں کیا

اگر کسی نے اپنے بچے کا عقیقہ نہیں کیا تو گناہ نہیں ہوگا، ❷ البتہ عقیقہ

---

❶ کل غلام رهين بعقيقته.

⇦ عن سمرة ابن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (٢/ ٣٣)، ط: رحمانيه).

⇦ عن سليمان بن عامر الضبي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (٢/ ٣٣)، ط: رحمانيه).

⇦ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته) يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (٨/ ٧٧)، ط: رشيديه).

⇦ والأوجه عند هذا العبد الضعيف عفاالله عنه: أن المراد "بالأذى" "البلايا المتعلقة بالمولود، ويستنبط ذلك مما اختاره القاري في شرح قوله صلى الله عليه وسلم: "الغلام مرتهن بعقيقته" يعني أنه محبوس سلامته عن الآفات بها، انتهى. (الكنز المتوارى في معادن لامع الدراري وصحيح البخاري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (١٩/ ١١٢)، ط: مكتبة الحرمين، دوبئي).

⇦ وفي زاد المعاد: وظاهر الحديث أنه رهينة في نفسه، ممنوع محبوس عن خير يراد به، ولايلزم من ذلك أن يعاقب على ذلك في الآخرة، وإن حبس بترك أبويه العقيقة عماينال من عق عنه أبواه وقد يفوت الولد خير بسبب تفريط الأبوين وإن لم يكن من كسبه كما أنه عند الجماع إذا سمى أبوه لم يضر الشيطان ولده وإذا ترك التسمية، لم يحصل للولد هذا الحفظ. (زاد المعاد، فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في العقيقة، (٢/ ٣٢٦)، ط: مؤسسة الرسالة).

❷ العقيقة تطوع إن شاء فعلها، وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٢)، ط: مكتبة امداديه).

کرنے کی فضیلت سے محروم رہے گا، اور وہ بچہ قیامت کے دن ماں باپ کے لیے سفارش نہیں کر سکے گا۔ ❶

عقیقہ ولادت سے پہلے کرنا

''ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۹)

عقیقہ ولیمہ کے ساتھ کرنا

''ولیمہ کے ساتھ عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۱۱)

عقیقے کی اہمیت

عقیقہ سنت ہے، اگر گنجائش ہو تو ضرور کر دینا چاہیے، نہ کرے تو گناہ

=⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۵/۳۶۲)، ط: رشيديه.

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/۶۹)، ط: سعيد.

⇦ ولا مأثم في ترك المباح. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل وأما الجمع في الوطء بملك اليمين فلايجوز عند عامة العلماء، (۲/۲۶۴)، ط: سعيد).

⇦ أن الإثم ليس على ترك المباح. (البحر الرائق، كتاب الإكراه، (۸/۱۳۳)، ط: رشيديه.

⇦ والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولايسيء تاركه. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱/۱۰۳)، ط: سعيد.

❶ يحى بن حمزة قال: قلت لعطاء الخراساني: مامرتهن بعقيقة؟ قال: يحرم شفاعة ولده. (السنن الكبير للبيهقي، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة، (۹/۲۹۹)، ط: إدارة تاليفات اشرفيه).

⇦ وأجود ماقيل فيه ماذهب إليه أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى قال: هذافي الشفاعة يريد أنه إذا لم يعق عنه، فمات طفلا لم يشفع في أبويه. (فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۹/۵۹۴)، ط: دار المعرفة).

⇦ الكاشف عن حقائق السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۱۳۸، ۱۳۹)، ط: دار الكتب العلمية.

نہیں صرف عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے۔ ❶

---

❶ ويستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه ويتصدق عند الأئمة الثلاثة...... ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على مافي الجامع المحبوبي، أوتطوعا...... وسنها الشافعي وأحمد سنة مؤكدة...... إلخ(رد المحتار، كتاب الأضحية،قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٦/ ٣٣٦)، ط: سعيد)

⇦ (ويسن)سنة مؤكدة (أن يعق عن)الولد.(تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني،كتاب الأضحية،فصل في العقيقة،(٩/ ٣٥٨)،ط:داراحياء التراث العربي).

⇦ المجموع شرح المهذب،كتاب الحج،باب العقيقة،(٨/ ٣٠٦)، ط: مكتبة الإرشاد.

⇦أنظر رقم الحاشية: ١ على نفس الصفحة.

☆......غ......☆

غریب کے بچے عقیقہ کے بغیر مر گئے

اگر کسی غریب آدمی کے بچے عقیقہ کے بغیر فوت ہو گئے تو ان کی طرف سے عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔❶

---

❶ (فرع) لو مات المولود قبل السابع استحبت العقیقة عندنا، وقال الحسن البصری ومالک: لاتستحب. (المجموع شرح المهذب، کتاب الحج، باب العقیقة، (۸/۴۳۲)، ط: مکتبة الإرشاد).

⇦ حواشی الشروانی وابن قاسم العبادی علی تحفة المحتاج، کتاب الأضحیة، فصل فی العقیقة، (۹/۳۵۸)، ط: دار إحیاء التراث العربی).

⇦ إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۲۶)، ط: إدارة القرآن.

⇦ قال محمد: العقیقة سنة، فمن شاء فعل ومن شاء لم یفعل وهذا یشیر إلی الإباحة. (فتاوی عالمگیری، کتاب الکراهیة، الباب الثانی والعشرون فی تسمیة الأولاد وکناهم والعقیقة، (۵/۳۶۲)، ط: رشیدیه)

⇦ ثم إن الترمذی أجاز إلی یوم إحدی وعشرین قلت بل یجوز إلی أن یموت. (فیض الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۴/۳۳۷)، ط: رشیدیه).

☆......ف......☆

فرق ہے لڑکا اور لڑکی کے عقیقے میں

''لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(ص: ۱۹۱)

فوت ہو گیا زندہ پیدا ہونے کے بعد

''زندہ پیدا ہوا تھا پھر فوت ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۰۰)

☆......ق......☆

قربانی اور عقیقہ کا حکم یکساں ہے

قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک جیسا ہے، یعنی قربانی کے جانور میں عقیقہ کے لیے شریک ہونا درست ہے، [1] اور ایک بڑے جانور میں سات بچوں کا عقیقہ کر سکتے ہیں (سات حصے ہوں گے) [2] اور جس طرح قربانی کے گوشت میں اختیار ہے کہ خود کھائے یا تقسیم کردے یا رشتہ داروں کو دے یا صدقہ کردے، وہی تمام صورتیں عقیقہ کے گوشت میں بھی جائز ہیں، اور والدین، داد، دادی، اور نانا نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔ [3]

---

[1] ولو نوى بعض الشركاء الأضحية، وبعضهم هدى المتعة...... وبعضهم دم العقيقة لولادة ولد ولد له في عامه ذلك جاز عن الكل في ظاهر الرواية. (فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، (۳/۳۵۰)، ط: رشيديه).

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۵/۳۰۴)، ط: رشيديه.

☜ شامي، كتاب الأضحية، (۶/۳۲۶)، ط: سعيد.

[2] ولو ذبح بدنة أو بقرة من سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة جاز، سواء أراد كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).

☜ ولا يجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة، ويجوز ذلك عن سبعة أو أقل من ذلك، وهذا قول عامة العلماء...... لما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: البدنة تجزئ عن سبعة، والبقرة تجزئ عن سبعة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في محل إقامة الواجب، (۵/۷۰)، ط: سعيد).

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۵/۳۰۴)، ط: رشيديه.

[3] "عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

قربانی اور عقیقہ میں فرق

''عقیقہ اور قربانی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱۷)

قربانی جائز نہیں جس جانور کی

جس جانور کی قربانی جائز نہیں، اس جانور کا عقیقہ بھی درست نہیں، اور جن جانوروں کی قربانی درست ہے ان کا عقیقہ بھی درست ہے۔ [1]

قربانی سے پہلے عقیقہ کو ضروری سمجھنا

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس کا عقیقہ نہیں ہوا اس کی قربانی جائز نہیں، پہلے اپنا عقیقہ کرے اس کے بعد قربانی کرے، یہ بات درست نہیں، قربانی اور عقیقہ دو الگ الگ عبادتیں ہیں ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہیں، اس لیے جس کا عقیقہ نہیں ہوا وہ قربانی کرسکتا ہے اور اگر اس کے ذمہ قربانی واجب ہے تو قربانی کرنا ضروری ہے، عقیقہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، [2] البتہ اگر کسی کا عقیقہ اب تک

---

[1] يستحب لمن ولده له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه......ثم يعق عند الحلق عقيقة إباحة على ما في الجامع المحبوبي، أو تطوعا على مافي شرح الطحاوي، وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٣٣٦/٦)، ط: سعيد).

⇐ مزید ''عقیقہ کا حکم قربانی کے مانند ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

[2] العقيقة مايذبح من النعم شكرا لله تعالى على ما أنعم به من ولادة مولود، ذكرا كان أو انثى، ولاشك أنها تخالف الأضحية التي هي شكر على نعمة الحياة، لاعلى الإنعام بالمولود. (الموسوعة الفقهية، حرف الألف، أضحية، العقيقة، (٧٥/٥)، ط: دار السلاسل: الكويت).

⇐ اتفق الفقهاء على أن المطالب بالأضحية هو المسلم الحر البالغ العاقل المقيم المستطيع. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، المطلب الثالث: شروط المكلف بالأضحية، (٢٧١١/٣)، ط: دار الفكر، بيروت).

⇐ وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر، لا الذكورة فتجب على الأنثى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (٣١٢/٦)، ط: سعيد).

نہیں ہوا تو اس کو اپنا عقیقہ کر لینا چاہیے۔ (۱)

قربانی کرنے سے پہلے بچے فوت ہو جائے

''جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۸)

قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ اور ساتویں دن کی رعایت

اگر سات حصے والی قربانی کے بڑے جانور میں چند حصے قربانی کے اور چند حصے عقیقے کے ڈالے تو یہ درست ہے، قربانی بھی صحیح ہو جائے گی اور عقیقہ بھی درست ہو جائے گا (۲) اور اگر قربانی اور عقیقہ کا مشترکہ جانور کو ذبح کرنے کا دن

---

(۱) ویسن أن یعق عن نفسه من بلغ ولم یعق عنه. (تنقیح الفتاوی الحامدیة، کتاب الذبائح، (۲/۲۳۳)، ط: مکتبه امدادیه).

☜ الفتاوی الکاملیة، کتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مکتبة القدس.

☜ عن الربیع بن صبیح عن الحسن البصری إذا لم یعق عنک، فعق عن نفسک وإن کنت رجلا. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/۱۲۱)، ط: إدارة القرآن).

(۲) وکذا لو أراد بعضهم العقیقة عن ولد قد ولد له من قبل؛ لأن ذلک جهة التقرب بالشکر علی نعمة الولد ذکره محمد رحمه الله تعالی، ولم یذکر الولیمة.......... وقد ذکر فی غرر الأفکار، ان العقیقة مباحة علی مافی جامع المحبوبی أو تطوع علی مافی شرح الطحاوی. (رد المحتار، کتاب الأضحیة، (۶/۳۲۶)، ط: سعید).

☜ ولو نوی بعض الشرکاء الأضحیة، وبعضهم هدی المتعة...... وبعضهم دم العقیقة لولادة ولد ولد له فی عامة ذلک، جاز عن الکل فی ظاهر الروایة. (فتاوی قاضی خان علی هامش الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة، فصل فیما یجوز فی الضحایا ومالا یجوز، (۳/ ۳۵۰)، ط: مکتبه رشیدیه).

☜ بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، فصل فی شروط جواز إقامة الواجب، (۶/۳۰۶)، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

ولادت کے بعد ساتواں دن نہ ہو، تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ ❶

قربانی کے جانور میں عقیقہ کی نیت سے حصہ خریدنا

عقیقہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ خریدنے سے کچھ خرابی نہیں ہوتی اور جس طرح عقیقہ مستحب ہے، ساتویں دن کی رعایت کرنا بھی مستحب ہے لہذا اگر ذبح کے دن ساتویں دن کی رعایت ہو جائے بہتر ورنہ اگر ذبح کے دن ساتواں دن نہ ہو اور ذبح کرتے وقت عقیقہ کی نیت کر لی تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ ❷

---

❶ ولو ذبحها بعد السابع، أو قبله أو بعد الولادة أجزأه. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١١٨/١٧)، ط: ادارة القرآن.

⇦ والتقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو مابعده أجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ٦٠)، ط: دار الكتاب العربي).

⇦ ثم إن الترمذي أجازبها إلى يوم أحد وعشرين، قلت: بل يجوز إلى أن يموت، لما رأيت في بعض الروايات أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بنفسه. (فيض الباري، كتاب العقيقة، (٣٣٧/٤)، ط: خضر راه بک ڈپو دیوبند).

❷ ولنا أن الجهات وان اختلفت صورة، فهي في المعنى واحد لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله عز شانه، وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل...... ولم يذكر ما إذا أراد أحدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، (٣٠٦/٦)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن، (٣٠٤/٥)، ط: رشيديه.

⇦ فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيما يجوز من الضحايا وما لا يجوز، (٣٥٠/٣)، ط: رشيديه

⇦ رد المحتار، كتاب الأضحية، (٣٢٦/٦)، ط: سعيد.

⇦ والتقييد بذلك استحباب وإلا فلو ذبح عنه في الرابع أو الثامن أو العاشر أو مابعده أجزأت. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ٦٠)، ط: دار الكتاب العربي).

قربانی کے ساتھ عقیقہ

قربانی کی گائے میں عقیقہ بھی درست ہے، کسی کا حصہ قربانی کا ہو کسی کا عقیقہ کا سب درست ہے لیکن سات حصوں سے زیادہ نہ ہوں۔ ❶

قربانی میں عقیقہ کا حصہ

''قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ اور ساتویں دن کی رعایت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۳)

قرض لے کر عقیقہ کرنا

اگر بلا سودی قرض لے کر عقیقہ کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کرنے کا انتظام ہے تو قرض لے کر عقیقہ کرنے کی اجازت ہوگی۔

---

❶ ولنا أن الجهات وان اختلفت صورة،فهي في المعنى واحد لأن المقصود من الكل التقرب الى الله عز شانه،و كذلک إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل.........ولم يذكر ماإذاأراد أحدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز.(بدائع الصنائع، كتاب التضحية،فصل في محل إقامة الواجب، (٦/ ٣٠٦)،ط:دار الكتب العلمية، بيروت).

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب الثامن،(٥/ ٣٠٤)،ط:رشيديه.

☆ فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،فصل فيمايجوز من الضحايا ومالايجوز ،(٣/ ٣٥٠)،ط:رشيديه

رد المحتار، كتاب الأضحية،(٦/ ٣٢٦)،ط:سعيد.

☆ ولايجوز بعير واحد ولابقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذلک عن سبعة أو أقل من ذلک،وهذا قول عامة العلماء......لماروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم:البدنة تجزئ عن سبعة والبقرة تجزئ عن سبعة.(بدائع الصنائع، كتاب التضحية،فصل في محل إقامة الواجب،(٥/ ٧٠)، ط:دار الكتب العلمية، بيروت).

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (٥/ ٣٠٤)،ط:رشيديه.

اور اگر مالی حالت تنگ ہے قرض لے کر عقیقہ کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کرنے کا انتظام نہیں ہے تو قرض لے کر عقیقہ نہ کرے۔ ❶

اور اگر بلاسودی قرض نہیں ملتا تو سودی قرض لے کر عقیقہ کرنا گناہ ہے۔ ❷

قصائی کو سر دینا

''سر قصائی کو دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۷)

قیمت صدقہ کرنا

قربانی کی طرح عقیقہ میں بھی حلال جانور کو ذبح کرنا مقصود ہوتا ہے، احادیث میں بچے کے عقیقہ کے موقع پر بکری یا بکرا ذبح کرنے کا حکم آیا ہے، اس لیے عقیقہ میں بکری ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنے سے عقیقہ کی سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ صدقہ کا ثواب مل جائے گا۔ ❸

---

❶ وتسن لأب من ماله العقيقة عن المولود ولاتجب (الفقه الاسلامي وأدلته، الباب الثامن الأضحية والعقيقة، (۳/۶۳۷)، ط: دار الفكر).

⇐ وشرائطها الاسلام والإقامة واليسار. (الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۶/۳۱۲)، ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، (۵/۲۹۲)، ط: رشيديه.

❷ عن جابر رضي الله عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه، وقال: هم سواء. (الصحيح لمسلم، كتاب البيوع، باب الربا، (۲/۲۷)، ط: قديمي).

⇐ مشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب الربا، الفصل الأول، (ص: ۲۴۴)، ط: قديمي.

⇐ كنز العمال، كتاب البيوع من قسم الأفعال، باب الربا وأحكامه، رقم الحديث: ۱۰۱۱۲، (۴/۱۹۲)، ط: مؤسسة الرسالة.

عن يوسف بن ماهك أنهم دخلوا على حفصة بنت عبدالرحمن فسألوها عن العقيقة فأخبرتهم أن عائشة رضي الله عنها أخبرتها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة. (جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/۲۷۸)، ط: سعيد). =

قیمہ خرید کر عقیقہ کرنا

''گوشت خرید کر عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۵)

⇐ لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها لا يجزيه، لأن الوجوب تعلق بالإراقة............ ......إلخ.
بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۶۶/۵)، ط: سعيد)

⇐ وذبحها أفضل من التصدق بقيمتها.
قوله: أفضل من التصدق......ولعل المراد أن ثواب الذبح للعقيقة أفضل من التصدق بقيمتها مع كونه ليس عقيقة. (حواشي الشرواني وابن قاسم العبادي على تحفة المحتاج، كتاب الأضحية، فصل في العقيقة، (۳۵۷/۹)، ط: دار إحياء التراث العربي).

☆......ک......☆

کافر کو گوشت دینا

عقیقہ کا گوشت اور قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینا بہتر ہے اور ان کافروں کو دینا بھی جائز ہے جو مسلمانوں سے نہیں لڑتے۔ ❶

کچا گوشت تقسیم کرنا

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۷)

کچا گوشت نہ لیں تو

اگر عقیقہ کا کچا گوشت لوگ نہیں لیتے تو پکا کر روٹی کے ساتھ تقسیم کر دیا جائے یا پلاؤ پکا کر دے دیا جائے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ ❷

---

❶ قال الله تعالی: لاینهکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم أن تبروهم وتقسطوا إلیهم، إن الله یحب المقسطین، إنما ینهکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین وأخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی إخراجکم أن تولوهم ومن یتولهم فاولٰئک هم الظلمون. (سورة الممتحنة ۸، ۹)

⇦ ویهب ما شاء للغنی والفقیر والمسلم والذمی. (الفتاوی الهندیة، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، (۵/ ۳۰۰)، ط: رشیدیه).

⇦ وللمضحی أن یهب کل ذلک أو یتصدق أو یهدیه لغنی أو فقیر مسلم أو کافر. (إعلاء السنن، کتاب الأضاحی، باب بیع جلد الأضحیة، (۱۷/ ۲۵۸)، ط: إدارة القرآن).

❷ وهی شاة تصلح للأضحیه تذبح للذکر والأنثی سواء فرق لحمها نیا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع کسر عظمها أولا واتخاذ دعوة أولا. (شامی، کتاب الأضحیة، قبیل کتاب الحظر والإباحة، (۶/ ۳۳۶)، ط: سعید).

⇦ ویتصدق بما شاء) أی نیا أو مطبوخا. (حاشیة الدسوقی، کتاب الضحایا، (۲/ ۳۹۸)، ط: دار الکتب العلمیة).

⇦ وقال جمهور أصحاب الشافعی باستحباب أن لایتصدق بلحمها نیا بل یطبخه. (إعلاء السنن، کتاب الذبائح، باب أفضلیة ذبح الشاة فی العقیقة، (۱۷/ ۱۲۰)، ط: إدارة القرآن).

کن جانوروں سے عقیقہ جائز ہے؟

جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ کرنا بھی جائز ہے، بھینس بھی ان جانوروں میں شامل ہے، اسی طرح جن جانوروں میں سات حصے قربانی کے ہوسکتے ہیں ان میں سات حصے عقیقے کے بھی ہوسکتے ہیں، اور ایک لڑکے کے عقیقے میں پوری گائے بھی ذبح کی جاسکتی ہے۔ (1)

کھال

عقیقہ کے جانور کی کھال غریبوں کو دے دی جائے، اور اگر فروخت کردی ہے تو اس کی قیمت کی رقم غریبوں پر صدقہ کردی جائے، ذاتی کام میں نہ لائی جائے اور مالداروں کو بھی نہ دی جائے اسی طرح وہ کھال قصائی کو اجرت میں

---

(1) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام فليعق عنه من الإبل أو البقر أو الغنم، دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو بدنة كذلك وذكر الرافعي بحثا أنها تتأدى بالسبع كما في الأضحية. (فتح البارى، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبى فى العقيقة، (۹/ ۵۹۳)، ط: دار المعرفة).

⇦ اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/ ۱۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇦ يتأدى أصل السنة عن الغلام بشاة أو بسبع بدنة أو بقرة؛ لأنه عليه الصلاة والسلام عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا والحق به سبع بدنة أو بقرة. (حاشية الباجورى، كتاب أحكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل فى أحكام العقيقة، (۲/ ۳۰۳)، ط: دار احياء التراث العربى).

⇦ ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد أو اشترك فيها جماعة جاز، سواء أراد كلهم العقيقة أو بعضهم العقيقة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۷/ ۱۱۹)، ط: ادارة القرآن).

بھی نہ دی جائے بلکہ اجرت کی رقم الگ دی جائے۔ ❶

کھال کو دفنانا

عقیقہ کے جانور کی کھال کو اگر کسی طرح استعمال میں لانا یا فروخت کرنا ممکن ہو تو اس کو استعمال میں لانا چاہئے یا فروخت کر کے رقم غریبوں میں صدقہ کر دینی چاہیے، زمین میں دفن کر کے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ❷

کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لگانا

عقیقہ کے جانور کی کھال کی قیمت اپنے مصرف میں لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ کھال کو فروخت کرنے کے بعد قیمت کی رقم کو صدقہ کر دینا لازم ہے۔ ❸

---

❶ (ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب......فإن بيع اللحم أو الجلد به) أى بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمنه...... ولا يعطى أجر الجزار منها) لأنه كبيع. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية، (۳۲۸/۶)، ط:سعيد).

⇦ حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الأضحية، (۲۶۶/۴)، ط: دار المعرفة.

⇦ عن الحسن أنه قال: يكره أن يعطى جلد العقيقة والأضحية على أن يعمل به، قلت: معناه يكره أن يعطى فى أجرة الجزار والطباخ. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فى العقيقة وأحكامها، الفصل العشرون فى حكم جلدها، (ص: ۷۰)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ (مصرف الزكاة والعشر......هو فقير...... ومسكين)

قوله: مصرف الزكاة والعشر)...... وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (۳۳۹/۲)، ط:سعيد).

❷ وجلد ذبیحہ تصدق نماید یا بہ صرف خود آرند و در زمین دفن نہ نماید کہ تضییع مال است۔ (مالابد منہ، رسالہ أحكام عقیقہ، (ص: ۱۴۰)، ط: قدیمی)۔

❸ ولو باع الجلد أو اللحم بالدراهم أو بما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه تصدق بثمنه لأن القربة انتقلت إلى بدله. (الهداية، كتاب الأضحية، (۵۱/۴)، ط: رحمانيه).

⇦ فإذ تمولته بالبيع وجب التصدق؛ لأن هذا الثمن حصل بفعل مكروه فيكون خبيثا فيجب التصدق. (البناية شرح الهداية، كتاب الأضحية، (۵۵/۱۲)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ شرح الوقاية، كتاب الأضحية، (۳۲/۴)، ط: إدارة الحرم.

کھال کی قیمت سید کو دینا

عقیقہ کی کھال فروخت کر کے اس کی قیمت سید کو دینا جائز نہیں ہے بلکہ سید کے علاوہ دوسرے غریبوں کو دینا ضروری ہے۔ ❶

کھال کی قیمت مسجد میں دینا

عقیقہ کے جانور کی کھال فروخت کر کے قیمت کی رقم مسجد میں دینا جائز نہیں ہے ❷ اگر کسی نے کھال کی رقم مسجد میں دے دی تو اتنی رقم اپنی طرف سے

---

❶ (مصرف الزکاة والعشر......هو فقير......ومسكين)

قوله:مصرف الزكاة والعشر)......وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغيرذلک من الصدقات الواجبة.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة،باب المصرف،(۲/ ۳۳۹)،ط:سعيد).

⇦ ولايدفع إلى بنى هاشم(الجوهرة النيرة، كتاب الزكاة،باب من يجوز دفع الصدقة إليه ومن لايجوز،(۱/ ۱۶۰)،ط:حقانيه).

⇦ ولا إلى بنى هاشم......ولاإلى مواليهم اى عتقاء هم.(الدر مع الرد، كتاب الزكاة،باب المصرف،مطلب فى الحوائج الأصلية،(۲/ ۳۵۰)، ط:سعيد).

⇦ كفايت المفتى ،كتاب الأضحية والذبيحة،(۸/ ۲۲۲،۲۲۳)،ط:دار الاشاعت.

❷ (مصرف الزكاة والعشر......هو فقير......ومسكين)

قوله:مصرف الزكاة والعشر)......وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغيرذلک من الصدقات الواجبة.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة،باب المصرف،(۲/ ۳۳۹)،ط:سعيد).

⇦ (لايصرف إلى بناء)نحو مسجد.

قوله:نحو مسجد)كبناء القناطر والسقايات وإصلاح الطرقات وكرى الأنهار والحج والجهاد وكل ما لاتمليک فيه.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة،باب المصرف،(۲/ ۳۴۴)،ط:سعيد).

⇦ تبيين الحقائق، كتاب الزكاة،باب المصرف،(۱/ ۳۰۰)،ط:امداديه.

فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہوگا ورنہ گناہ گار ہوگا۔ ❶

کئی بچوں کا ایک ساتھ عقیقہ کرنا

عقیقہ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن سنت ہے، ❷ اگر گنجائش نہ ہو تو نہ کرے کوئی گناہ نہیں، ❸ دن کی رعایت کے بغیر سب بچوں کا اکٹھا عقیقہ کرنا جائز ہے مگر سنت کے خلاف ہے۔ ❹

---

❶ وله أن يبيعها بالدراهم ليتصدق بها لا أن ينتفع بالدراهم أو ينفقها على نفسه،فإن باع لذلک تصدق بالثمن(فتاوی بزازیه على هامش الهندية، كتاب الأضحية،السادس فى الانتفاع،(۶/ ۲۹۴)،ط:رشيديه).

⇦ ويتصدق بجلدها أويعمل منه نحو غربال وجراب،لأنه جزء منها فكان له التصدق والانتفاع به...... ولايبيعه بالدراهم لينفق الدراهم على نفسه وعياله والمعنى فيه أنه لايتصرف على قصد التمول.(تبيين الحقائق، كتاب الأضحية، (۶/ ۸)،ط:امداديه).

⇦ مجمع الأنهر، كتاب الأضحية،(۴/ ۱۷۴)،ط:دار الكتب العلمية.

❷ وقتها:تذبح يوم سابع ولادته،ويحسب يوم الولادة من السبعة،فإن ولدت ليلا حسب اليوم الذى يليه..............(الفقه الاسلامى وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثانى:العقيقة وأحكامها،(۴/ ۲۷۴۷)،ط: دار الفكر،بيروت).

⇦ عن الحسن عن سمرة بن جندب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق. (جامع الترمذى،أبواب الأضاحى،باب ماجاء فى العقيقة،(۱/ ۲۷۸)، ط:سعيد).

⇦ وذبحها فى اليوم السابع يسن.(تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

❸ ''عقیقہ نہیں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

❹ وذبحها فى اليوم السابع يسن.(تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط:مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح،(ص: ۲۴۰)،ط:مكتبة القدس.

⇦ والتقييد بذلک(أى باليوم السابع)استحباب وإلا فلو ذبح عنه فى الرابع أوالثامن أو العاشر أومابعده أجزأت.(تحفة المودود بأحكام المولود،الباب السادس فى العقيقة واحكامها، الفصل الثامن فى الوقت الذى تستحب فيه العقيقة،(ص: ۶۰)،ط:دار الكتاب العربى).

☆......گ......☆

گابھن جانور

جان بوجھ کر عقیقہ کرنے کے لیے گابھن جانور ذبح کرنا مکروہ ہے، اس سے احتراز کرنا چاہیے اور اگر عقیقہ کے لیے گابھن جانور خرید لیا تو اس کو بدل لے یا اس کو اپنے پاس رکھ لے اور عقیقہ کے لیے دوسرا جانور خرید لے، اور اگر گابھن ہی کو ذبح کر ڈالا تو عقیقہ ادا ہو جائے گا۔

واضح رہے کہ عقیقہ کی نیت سے جانور خریدنے سے وہ عقیقہ کے لیے متعین نہیں ہوتا۔ [1]

گائے

جس طرح ایک بھینس یا گائے یا اونٹ میں دو لڑکے تین لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی یا ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں، یا سات لڑکیوں کا عقیقہ ایک ساتھ کرنا جائز ہے اسی طرح ایک پوری گائے صرف ایک لڑکے یا صرف ایک لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ذبح کرنا بھی درست ہے، اگر ولادت کے بعد

---

[1] شاة أوبقرة أشرفت على الولادة، قالوا: يكره ذبحها، لأن فيه تضييع الولد. (الفتاوى الهندية، كتاب الذبائح، الباب الأول في ركنه وشرائطه وأحكامه وأنواعه، (۲۸۷/۵)، ط: رشيديه).

⇦ رجل له شاة حامل أراد ذبحها، إن تقاربت الولادة، يكره الذبح. (خلاصة الفتاوى، كتاب الذبائح، الفصل الأول، (۳۰۷/۴)، ط: رشيديه.

⇦ إن تقاربت الولادة يكره ذبحها. (رد المحتار، كتاب الذبائح، (۳۰۴/۶)، ط: سعيد).

⇦ كفايت المفتي، كتاب الأضحية والذبيحة، (۱۸۹/۸)، ط: دار الاشاعت.

⇦ مزید "عقیقہ کی نذر" عنوان کے تحت دیکھیں۔

ساتواں دن گزر چکا ہے تو جس دن بھی عقیقہ کیا جائے گا ہو جائے گا۔ ❶

گائے میں سات بچوں کا عقیقہ

''ایک گائے میں سات بچوں کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۳۵)

گنجا کرنے کی حکمت

''حلق کرنے کی حکمت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۷)

گوشت بیچنا

عقیقہ کا گوشت یا عقیقہ کے جانور کا کوئی حصہ یا عضو بیچنا جائز نہیں ہے، اگر بیچ دیا تو قیمت کی رقم فقراء میں صدقہ کرنا ضروری ہے، اور یہ رقم کسی مستحق زکوۃ آدمی کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ لأن البقرة قائم مقام سبع شياه، وكذلك البدنة، فصار شراء ها بنية الأضحية، كشراء سبع شياه. (المحيط البرهاني، كتاب الأضحية، الفصل الثامن: فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، (۲۷۷/۸)، ط: إدارة القرآن).

⇦ عن أنس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل والبقر والغنم. (مجمع البحرين، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۳۳۲/۳، ۳۳۳)، ط: مكتبة الرشد).

⇦ وفي قوله: "ومن ولد له غلام، فليعق عنه من الإبل أو البقرة أو الغنم" دليل على جواز العقيقة ببقرة كاملة أو ببدنة كذلك. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇦ فتح الباري، باب العقيقة، (۵۹۳/۹)، ط: دار المعرفة، بيروت.

⇦ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أنه كان يعق عن ولده الجزور. (تحفة المودود بأحكام المولود، الفصل السادس عشر، (ص:۶۵)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

❷ قوله: وامتناع بيعها) فلا يبيع منها شيئا حتى جلدها. (حاشية الباجوري، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في أحكام العقيقة، (۳۰۴/۲)، ط: داراحياء الكتب العربية). =

گوشت پکا کر تقسیم کرنا

''گوشت کی تقسیم کیسے کرے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۷)

گوشت خرید کر عقیقہ کرنا

عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے،لہٰذا اگر کسی نے زندہ جانور ذبح کرنے کے بجائے بازار سے گوشت یا قیمہ خرید کر عقیقہ کی نیت سے تقسیم کردیا،یا پکا کر لوگوں کو کھلا دیا تو اس سے عقیقہ صحیح نہیں ہوگا کیونکہ عقیقہ صحیح ہونے کے لیے مخصوص جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔ ❶

گوشت سارا رکھ لینا

اگر کوئی شخص عقیقہ کا سارا گوشت رکھ لیتا ہے،دوست احباب اور فقراء و

= وأما حكم لحمها وجلدها وسائر أجزائها فحكم لحم الضحايا في الأكل والصدقة ومنع البيع.(بداية المجتهد، كتاب العقيقة،(۱/ ۳۲۰)، ط:فاران اکیڈمی،لاہور).

= (ويتصدق بجلدها أويعمل منه نحو غربال وجراب......فإن بيع اللحم أو الجلد به)أى بمستهلك (أوبدراهم تصدق بثمنه......ولايعطى أجر الجزار منها)لأنه كبيع.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأضحية،(۶/ ۳۲۸)، ط:سعيد).

= مصرف الزكاة والعشر)......وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة.(الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، (۲/ ۳۳۹)،ط:سعيد).

❶ والعقيقة:الذبيحة التي تذبح عن المولود يوم أسبوعه.(الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة،الفصل الثاني: العقيقة وأحكامها، (۴/ ۲۷۴۵)،ط:دار الفكر).

= أوجز المسالك، كتاب العقيقة،(۱۰/ ۱۶۵)،ط:دار القلم،دمشق.

= لو تصدق بعين الشاة أو قيمتها في الوقت لايجزيه عن الأضحية ،لأن الوجوب تعلق بالإراقة.(بدائع الصنائع،كتاب التضحية، وأما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۶)،ط:سعيد).

غرباء میں تقسیم نہیں کرتا تو اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر عقیقہ کرنے والے کے بال بچے اہل وعیال زیادہ ہیں، اور اس کی مالی حالت اچھی نہیں ہے تو عقیقہ کا سارا گوشت رکھ سکتا ہے بلکہ رکھنا افضل ہے، اور اگر عقیقہ کرنے والا زیادہ اہل وعیال والا نہیں ہے تو سارا گوشت خود رکھنا بہتر نہیں ہے لیکن اگر رکھ لیا یا بالکل تقسیم نہیں کیا تو بھی عقیقہ ادا ہو جائے گا کیونکہ عقیقہ کی نیت سے جانور ذبح کرنے سے عقیقہ کا حکم پورا ہو جاتا ہے۔

بال بچے زیادہ ہونے کی صورت میں سارا گوشت رکھنا افضل اس لیے ہے کہ اپنی اولاد اور اہل خانہ کی ضرورت وحاجات دوسروں کی ضرورت وحاجات پر مقدم ہیں، اور گر اس کی مالی حیثیت اچھی ہے تو سب گوشت رکھنا مناسب نہیں۔ ❶

گوشت کی تقسیم

''عقیقہ کے گوشت کی تقسیم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۱)

---

❶ ویاکل من لحم الأضحية ويؤكل غنيا ويدخر، وندب أن لاينقص التصدق عن الثلث) وندب تركه لذى عيال توسعة عليهم.

قوله: وندب ...... إلخ) قال فى البدائع: والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث ...... ولو حبس الكل لنفسه جاز؛ لأن القربة فى الإراقة والتصدق باللحم تطوع. قوله: (لذى عيال) غير موسع الحال، بدائع. (الدرا لمختار، كتاب الأضحية، (۶/ ۳۲۷، ۳۲۸)، ط: سعيد).

ﷺ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية ...... إلخ، (۵/ ۸۰)، ط: سعيد.

ﷺ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس فى بيان محل إقامة الواجب، (۵/ ۳۰۰)، ط: رشيديه.

گوشت کی تقسیم کیسے کرے

☆ ......عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر تقسیم کرے، چاہے دعوت کر کے کھلا دے، سب صورتیں جائز ہیں، البتہ عقیقہ کا گوشت پکا کر کھلانا مسنون ہے۔

☆ ......اگر لوگ عقیقہ کا کچا گوشت نہیں لیتے تو پکا کر روٹی کے ساتھ دے دیا جائے یا پلاؤ پکا کر دے دیا جائے تمام صورتیں جائز ہیں۔ [1]

---

[1] وهي شاة تصلح للأضحيه تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أو بدونها مع كسر عظمها أو لا واتخاذ دعوة أو لا. (شامي، كتاب الأضحية، قبيل كتاب الحظر والإباحة، (٦/٣٣٦)، ط: سعيد).

⇦ حاشية الدسوقي، كتاب الضحايا، (٢/٣٩٨)، ط: دار الكتب العلمية.

⇦ وقال جمهور أصحاب الشافعي باستحباب أن لايتصدق بلحمها نيا بل يطبخه. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (١٧/١٢٠)، ط: إدارة القرآن).

⇦ وإن طبخها ودعا إخوانه فأكلوا فحسن. (أوجز المسالك، كتاب العقيقة، لايباع لحمها ويكسر عظامها ويوكل لحمها (١٠/١٩٨)، ط: دار القلم دمشق.

☆......لڑ......☆

لڑکی اورلڑکے کے عقیقہ میں فرق

لڑکے اورلڑکی کے عقیقے میں جانور مذکراور مؤنث ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے لڑکے کے عقیقے میں بکری اورلڑکی کے عقیقے میں بکرا ذبح کیا جاسکتا ہے مگرفرق یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو بکرے افضل ہیں اورلڑکی کے لیے ایک۔ ❶

لڑکی کے لیے بکری اورلڑکے کے لیے بکرا لازم نہیں

بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ لڑکی کے عقیقہ کرنے کے لیے مؤنث جانوراورلڑکے کے عقیقہ کرنے کے لیے مذکر جانورذبح کرنا ضروری ہے، مثلاًلڑکی کے لیے بکری اورلڑکے کے لیے بکرا ضروری ہے، یہ بات درست نہیں ہے، شریعت میں لڑکی اورلڑکے کے عقیقہ میں مذکرومؤنث کے اعتبار سے فرق کا اعتبارنہیں ہے لڑکے کے عقیقے میں بکری اورلڑکی کے عقیقے میں بکرا ذبح کرنا

---

❶ عن ام کرز رضی الله تعالی عنها قالت: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: أقروا الطیر علی مكناتها، قالت: وسمعته یقول: عن الغلام شاتان، وعن الجاریة شاة، لا یضرکم أذکرانا کن أم إناثا. (سنن أبی داؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقة، (۲/۳۶)، ط: امدادیه).

⇦ عن یوسف بن ماهک، أنهم دخلوا علی حفصة بنت عبد الرحمن فسألوها عن العقیقة، فأخبرتهم أن عائشة (رضی الله عنها) أخبرتها، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم أمرهم عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجاریة شاة. (جامع الترمذی، أبواب الأضاحی، باب ماجاء فی العقیقة، (۱/۲۷۸)، ط: سعید).

⇦ وهذه قاعدة الشریعة فإن الله سبحانه فاضل بین الذکر والأنثی وجعل الأنثی علی النصف من الذکر فی المواریث والدیات والشهادات والعتق والعقیقة. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فی العقیقة، الفصل العاشر فی تفاضل الذکر والأنثی فیها واختلاف الناس فی ذلک، (ص: ۲۳)، ط: دار الکتاب العربی).

درست ہے، عقیقہ ادا ہو جائے گا مگر فرق یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو بکرے افضل ہیں اور لڑکی کے لیے ایک کافی ہے۔ ❶

لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں فرق

"لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ میں فرق" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۸)

لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری

عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے، مذکر اور مؤنث جانور کا کوئی فرق نہیں، اگر سات حصے والے بڑے جانور میں حصہ ڈالنا ہے تو لڑکے کی طرف سے دو حصے اور لڑکی کی طرف سے ایک حصہ ڈالنا مستحب ہے۔

اگر لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو حصے ڈالنے کی استطاعت نہیں تو ایک بکرا یا ایک حصہ بھی کافی ہے۔ ❷

---

❶ عن أم كرز رضى الله عنها ،قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اقروا الطير على مكناتها ،قالت وسمعته يقول: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولايضركم ذكرانا كن أوإناثا. رواه أبوداود والترمذى والنسائى. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثانى، (ص: ۳۶۲)، ط: قديمى).

⇐ عن على بن أبى طالب رضى الله عنه قال: عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسن بشاة..... الحديث. (مشكاة المصابيح، (ص: ۳۶۲)، ط: قديمى)

⇐ والشاة يعم الذكر والأنثى جميعا؛لاسيما وفى حديث أم كرز ،لايضركم ذكرانا كن، أو أناثا. (إعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب افضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۱۷/۱۷)، ط: إدارة القرآن).

❷ عن أم كرز الكعبية قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : عن الغلام شاتان مكافئتان ، وعن الجارية شاة................ إلخ

وفى رواية عن أم كرز رضى الله تعالى عنها قالت: سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول : أقروا الطير على مكناتها ،قالت : سمعته يقول: عن الغلام شاتان ،وعن الجارية شاة ،لا يضركم أذكرانا كنّ أم إناثا. (سنن ابى داود، كتاب الضحايا ، باب فى العقيقة، (۴۳/۲، ۴۴)، ط: رحمانيه). =

لڑکے کی طرف سے دو بکریوں سے عقیقہ کرنا کمال سنت ہے، اور ایک بکری سے عقیقہ کرنا اصل سنت ہے کمال سنت نہیں۔ ❶

=⇦ مصنف عبدالرزاق، کتاب العقيقة، باب العقيقة، (۴/ ۳۲۷، ۳۲۸)، ط: إدارة القرآن.

⇦ مصنف ابن أبي شيبة، كتاب العقيقة، في العقيقة من رآها، (۱۲/ ۳۲۲، ۳۲۳)ط: دار القبلة مؤسسة علوم القرآن.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۹/ ۳۰۰، ۳۰۱)، ط: إداره تاليفات اشرفيه.

⇦ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، وقال الذهبي في التلخيص صحيح، (۴/ ۲۶۵)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ سنن الدارمي، باب السنة في العقيقة رقم الحديث، (۱۹۶۶، ۱۹۶۸)، (۲/ ۱۱۱)، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

⇦ سنن النسائي، كتاب العقيقة، باب كم يعق عن الجارية، (۲/ ۸۷، ۱۸۸)، ط: قديمي.

⇦ جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد.

⇦ عن عمرو بن شعيب عن أبيه أراه عن جده قال سئل رسول الله -صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كأنه كره الاسم وقال من ولد له ولد فأحب أن ينسك عنه فلينسك عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة الحديث. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۳۴)، ط: رحمانيه).

⇦ مصنف عبدالرزاق، كتاب العقيقة، باب العقيقة، (۴/ ۳۳۰)، ط: إدارة القرآن.

⇦ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۴/ ۲۶۵)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، باب مايستدل به على أن العقيقة على الاختيار إلخ، (۹/ ۳۰۰)، ط: إداره تاليفات اشرفيه.

⇦ سنن النسائي، أول كتاب العقيقة، (۲/ ۱۸۷)، ط: قديمي.

⇦ سنن الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد.

⇦ عن يوسف بن ماهك، أنهم دخلوا على حفصة بنت عبد الرحمن فسألوها عن العقيقة، فأخبرتهم أن عائشة (رضي الله عنها) أخبرتها، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم عن الغلام شاتان مكافئتان، وعن الجارية شاة. (سنن الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۹/ ۳۰۱)، ط: إداره تاليفات اشرفيه.

❶ ويستحب أن يعق عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، فإن عق عن الغلام شاة حصل أصل السنة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/ ۱۱۹)، ط: إدارة القرآن).=

لڑکے کا عقیقہ

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بھیڑ یا دو دنبے یا دو بکریاں یا دو بھیڑیں (مؤنث) یا دو دنبیاں ذبح کرنا مستحب ہے، اگر دو کی وسعت نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔ ❶

لڑکے کے لیے دو بکریاں بہتر ہونے کی وجہ

جو شخص مالدار ہے دو بکریاں ذبح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس شخص کے لیے مستحب ہے کہ لڑکے کی طرف سے عقیقہ کے لیے دو بکریاں ذبح کرے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک لڑکیوں کی نسبت سے لڑکوں کا نفع زیادہ ہے، لہٰذا دو بکریوں کا ذبح کرنا اس کی عظمت اور زیادہ نفع کے مناسب ہے۔ ❷

عقیقہ کرنے کا رواج یہودیوں میں بھی تھا لیکن وہ صرف لڑکوں کی طرف سے عقیقہ کا جانور ذبح کرتے تھے، لڑکیوں کی طرف سے نہیں کرتے تھے جس کی وجہ غالباً لڑکیوں کی ناقدری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بھی اصلاح

⇐ المجموع شرح المهذب، كتاب الحج،باب العقيقة،(۸/۴۰۹)،ط:مكتبة الإرشاد.

⇐ حاشية الباجورى ،كتاب الصيد و الذبائح والضحايا والأطعمة،فصل فى أحكام العقيقة، (۲/۳۰۳)،ط:داراحياء التراث العربى.

❶ أنظر الحاشية السابقة.

❷ قال صلى الله عليه وسلم :عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة.

أقول:يستحب لمن وجد الشاتين أن ينسك بهما عن الغلام،وذلك لما عندهم أن الذكران أنفع لهم من الإناث ،فناسب زيادة الشكر وزيادة التنويه به. (حجة الله البالغة،من أبواب تدبير المنزل،العقيقة،(۲/۲۲۴،۲۲۵)، ط:دار الجيل).

فرمائی، اور حکم دیا کہ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی طرف سے بھی عقیقہ کیا جائے، البتہ دونوں صنفوں میں جو قدرتی اور فطری فرق ہے جس کا لحاظ میراث، شہادت کے قانون اور امامت وغیرہ میں بھی کیا گیا اس کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری اور لڑکے کے عقیقہ میں اگر استطاعت اور وسعت ہو تو دو بکریوں کو ذبح کیا جائے۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر بڑائی اور فضیلت دی ہے، چنانچہ میراث میں مرد کا حصہ عورت سے دوگنا یعنی ڈبل مقرر کیا، اور ایک مرد کی گواہی دو عورتوں

---

[1] عن أبی هريرة رضی الله عنه ،أن النبی صلی الله عليه وسلم قال :إن اليهود تعق عن الغلام ولا تعق عن الجارية،فعقوا عن الغلام شاتين ،وعن الجارية شاة.(السنن الكبرى للبيهقی، كتاب الضحايا،باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية،(۹/۳۰۲)،ط:إدارہ تاليفات اشرفيه).

⇐ كنز العمال،الباب السابع فی بر الأولاد وحقوقهم،رقم الحديث:۴۵۲۸۶،الفصل الثانی فی العقيقة، (۱۶/۵۷۷)،ط:مؤسسة الرسالة).

⇐ وغاية مافيه أن اليهود يظهرون السرور بالغلام دون الجارية،فأظهروا أنتم السرور بهما جميعا،واجعلوا للذكر مثل حظ الأنثيين،فافهم، وظهر بذلک أن عدد الإثنين ليس بمقصود، وإنما المراد مخالفة اليهود كانوا يعقون عن الغلام كبشا،فأمرنا بكبشين وكانوا لايعقون عن الجارية فأمرنا بالعق عنها.(إعلاء السنن،كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (۱۷/۱۲۲)، ط:إدارة القرآن).

⇐ وهذه قاعدة الشريعة فإن الله سبحانه فاضل بين الذكر والأنثى وجعل الأنثى على النصف من الذكر فی المواريث والديات والشهادات والعتق والعقيقة.(تحفة المودود بأحكام المولود،الباب فی العقيقة وأحكامها،الفصل العاشر فی تفاضل الذكر والأنثى فيها واختلاف الناس فی ذلک،(ص:۹۳)، ط:دار الكتاب العربی).

⇐ فيض القدير للمناوی،رقم الحديث:۵۶۲۳،(۴/۳۶۳)،ط:المكتبة التجارية الكبرى.

⇐ ووجه آخر مقبول أن الله تعالى فضل الذكر على الأنثى فی الميراث،وفی أمور آخر مثل الشهادة والإمامة الصغرى والكبرى،وهذا يقتضی الفرق،كذا ذكره فی سفر السعادة.(لمعات التنقيح،كتاب الصيد والذبائح،باب العقيقة، الفصل الثانی،(۷/۲۱۸)،ط:مكتبه علوم اسلاميه).

کے برابر ہے، اور نماز میں عورت، مرد کی امامت نہیں کر سکتی لہٰذا مرد اور عورت کے عقیقے میں فرق ہونا ضروری ہوا، اور یہ فرق دو طرح سے ہوسکتا تھا، ایک یہ کہ لڑکے کے لیے عقیقہ ہو اور لڑکی کے لیے نہ ہو، جیسے مرد کی امامت مرد و عورت دونوں کے لئے درست ہے، اور عورت کے لئے مرد کی امامت درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں ذبح ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح ہو، پہلا طریقہ (یعنی لڑکی کے لیے عقیقہ نہ ہو) پر عمل نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ احادیث میں لڑکی کے لئے بھی عقیقہ کرنے کا ذکر ہے، اس لئے دونوں میں یہ فرق اور امتیاز کیا گیا کہ لڑکے کے لیے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری مقرر کی گئی۔ [1]

---

[1] أنظر الحاشية السابقة.

☆......م......☆

ماموں عقیقہ کرنا چاہے تو؟

''نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۴)

ماں اپنی تنخواہ سے عقیقہ کرے تو

بچوں کا عقیقہ اور دوسرے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں، اگر ماں ادا کردے تو اس کی مرضی ہے، اور عقیقہ ہو جائے گا۔ (1)

ماں باپ کے عقیقہ کا گوشت کھانا

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۰)

---

(1) نفقة الأولاد الصغار على الأب لايشاركه فيها أحد كذافي الجوهرة.(الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق،الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الرابع في نفقة الأولاد، (۱/۵۶۰)، ط:رشيديه).

⇐ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود ،ولاتجب،لأن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث ابن عباس:"عق عن الحسن والحسين عليهما السلام كبشا كبشا"وقال: مع الغلام عقيقة فأهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى..........إلخ.(الفقه الإسلامي وأدلته،الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني:العقيقة وأحكام المولود،(۲۷۴۶/۴)، ط:دار الفكر، بيروت).

⇐ وقال الشوكاني:في عقه صلى الله عليه وسلم عن الحسن والحسين رضي الله عنهما دليل على أنها تصح العقيقة من غير الأب مع وجوده، وعدم امتناعه، وهو يرد ما ذهب إليه الحنابلة من أنه يتعين الأب إلا أن يموت أويمتنع.(أوجز المسالك، كتاب العقيقة،هل تختص بالوالد أويعم الولي.(۱۰/۱۷۸)، ط:دار القلم،دمشق).

⇐ نيل الأوطار، كتاب العقيقة وسنة الولادة،(۵/۱۶۰)،ط:دار الحديث، مصر.

ماں کی کمائی سے عقیقہ کرنا

بچوں کا عقیقہ اور دوسرے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں، اگر باپ مالدار ہے تو باپ کو کرنا چاہیے، اور اگر ماں اپنی خوشی سے اپنی کمائی یا ذاتی رقم سے عقیقہ کا خرچہ دیدے تو بھی عقیقہ صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

متعدد بچوں کا عقیقہ ایک جانور میں

ایک بڑے جانور میں متعدد بچوں کا عقیقہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ سات حصوں سے زیادہ نہ ہو۔ (۲)

متعین جانور کا حکم

''عقیقہ کے لیے جانور متعین کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مختلف دنوں میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک ہی دن عقیقہ کرنا

گائے، اونٹ اور بھینس میں سات عقیقے کیے جا سکتے ہیں، ظاہر ہے کہ سب بچوں میں ساتویں دن کی رعایت نہیں ہو سکتی، اس لئے مختلف تاریخوں میں

---

(۱) أنظر الحاشية السابقة

(۲) ولو ذبح بدنة أو بقرة عن سبعة أولاد، أو اشترك فيها جماعة جاز، سواء أرادوا كلهم العقيقة أو أراد بعضهم العقيقة. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فى العقيقة، (۱۱۹/۱۷)، ط: ادارة القرآن.

⇦ ولايجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذلك عن سبعة أو أقل من ذلك وهذا قول عامة العلماء...... لما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: البدنة تجزى عن سبعة والبقرة تجزى عن سبعة. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما محل إقامة الواجب، (۵/ ۷۰)، ط: سعيد).

⇦ الهداية، كتاب الأضحية، (۴/ ۴۴۴، ۴۴۵)، ط: رحمانيه.

پیدا ہونے والے بچوں کا ایک دن عقیقہ کیا جا سکتا ہے، اور تمام جانور یا گائے ایک ساتھ ذبح کرنا جائز ہے البتہ ہر بچے کا عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے۔ ❶

مخصوص جگہ سر منڈوانا

بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ عقیقہ کرتے وقت کسی مخصوص جگہ مثلاً مزار وغیرہ پر بچے کے سر کے بال اتروائے جاتے ہیں اور اسی جگہ پر بکری کو ذبح کیا جاتا ہے اور بعض خواتین اس طرح منت بھی مانتی ہیں اور جب تک وہاں جا کر جانور ذبح نہ کر لیا جائے تب تک گوشت وغیرہ کھانا چھوڑ دیتی ہیں اس قسم کی رسوم ہندوانہ رسوم ہے اور ناجائز ہیں ان کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره عنه جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

⇦ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس في العقيقة وأحكامها، الفصل الثامن: في الوقت الذي تستحب فيه العقيقة، (ص: ۶۰)، ط: دار الكتاب العربي.

❷ عن ابن عمر رضي الله عنها قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم، فهو منهم. (مشكاة المصابيح، كتاب اللباس، الفصل الثاني، (ص: ۵۵۸)، ط: قديمي).

⇦ (من تشبه بقوم) أي من شبه نفسه بالكفار مثلاً في اللباس وغيره، أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار (فهو منهم) أي في الإثم والخير. قال الطيبي هذا عام في الخلق، والخلق والشعار، ولما كان الشعار أظهر في التشبه ذكر في هذا الباب. قلت: بل الشعار هو المراد بالتشبه لاغير. (مرقاة المفاتيح، كتاب اللباس، الفصل الثاني (۸/ ۲۲۲)، ط: رشيديه).

⇦ وكل ماليس له أصل في الشرع يتعين طرحه وترك المبالاة به. (المدخل لابن الحاج، فصل في ذكر النفاس ومايفعل فيه، (۳/ ۲۵۵)، ط: المكتبة العصرية).

مذکر و مؤنث جانور برابر ہیں

جن جانوروں سے عقیقہ کرنا درست ہے ان میں مذکر و مؤنث برابر ہیں، اور دونوں سے عقیقہ کرنا درست ہے، لڑکے کے عقیقہ کے لئے نر لینا اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے مادہ لینا ضروری نہیں ہے۔ ❶

مذکر، مؤنث کا فرق نہیں

''نر، مادہ کا فرق نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۷)

مرحوم بچہ کا عقیقہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد زندہ ہونے کی حالت میں اس کی طرف سے عقیقہ کرنا مستحب ہے مرنے کے بعد عقیقہ کرنا مستحب نہیں ہے، اگر مردہ بچہ کے عقیقہ کو مستحب نہ سمجھا جائے محض شفاعت کی امید اور مغفرت کی لالچ سے کر دیا جائے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے جیسے کسی نے حج نہیں کیا اور وصیت کے بغیر مر گیا، اور وارث نے اس کی مغفرت کی امید پر اپنے خرچ سے حج بدل کیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، اس صورت میں عقیقہ کا جانور الگ مستقل ہو، احتیاطاً قربانی اور دوسرے عقیقہ کے جانور میں شرکت نہ کی جائے۔ ❷

---

❶ عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، لايضركم ذكرانا كن أوإناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۱۸۸/۲)، ط:قديمي).

⇦ سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۳۴،۳۳/۲)، ط: رحمانيه.

⇦ جامع الترمذي، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۲۷۸/۱)، ط:سعيد.

❷ عن سمرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الغلام مرتهن بعقيقته. (مشكاة المصابيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، الفصل الثاني، (ص:۳۶۲)، ط:قديمي). =

مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا

بعض حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا دیگر مرحومین حضرات کے نام سے عقیقہ کرتے ہیں، یہ غلط رواج ہے کیونکہ عقیقہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، ❶ مرحومین کے لیے شریعت نے نفلی قربانی کی

=⇐ وفي شرح السنة: قد تكلم الناس فيه وأجودها ماقاله أحمد بن حنبل: معناه أنه إذا مات طفلا ولم يعق عنه لم يشفع في والديه. (مرقاة المفاتيح، كتاب الصيد والذبائح، باب العقيقة، (۸/۷۸)، ط: رشيديه).

⇐ إن الغلام مرتهن بعقيقته "وأجود شروحه ماذكره أحمد، وحاصله: أن الغلام إذا لم يعق عنه، فمات لم يشفع لوالديه، ثم إن الترمذي أجاز بها إلى يوم إحدى وعشرين، قلت: بل يجوز إلى أن يموت، لما رأيت في بعض الروايات أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بنفسه. (فيض الباري، كتاب العقيقه، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/۳۳۷)، ط: رشيديه).

⇐ ومن مات وعليه فرض الحج ولم يوص به، لم يلزم الوارث أن يحج عنه، وإن أحب أن يحج عنه حج، وأرجو أن يجزيه إن شاء الله تعالى. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب المناسك، الفصل السادس عشر في الوصية بالحج، (۳/۶۶۷)، ط: مكتبة فاروقية).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل وأما بيان حكم فوات الحج عن الغير، (۲/۲۲۱)، ط: سعيد.

⇐ فتاوى رحيميه، كتاب الأضحية، باب العقيقة، (۱۰/۶۲)، ط: دار الإشاعت.

⇐ قلت: وبه قال أصحابنا كما ترى في كلام الشامي من جواز اشتراك ذي العقيقة مع أصحاب الأضحية في بقرة واحدة فقاسوها على الأضحية وقد صحت الأضحية عن الميت فكذا العقيقة ولكن الأحوط أن ينوي عن الصغير الميت الأضحية فإنها تقوم مقام العقيقة أيضا. قال الحافظ في الفتح: وعند عبد الرزاق عن معمر عن قتادة من لم يعق عنه أجزأته أضحيته وعند ابن أبي شيبة عن محمد بن سيرين والحسن يجزي عن الغلام الأضحية من العقيقة. (إمداد الأحكام، كتاب الصيد والذبائح والأضحية والعقيقة، (۴/۲۳۵)، ط: مكتبه دار العلوم كراچی).

❶ أن الأضحية سنوية، وتلك (أي العقيقة) عمرية. (فيض الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (۴/۳۳۷)، ط: رشيديه). =

اجازت دی ہے جس کا بہت بڑا ثواب ہے، نفلی قربانی زندہ اور مردہ دونوں کی طرف سے جتنی چاہیں کر سکتے ہیں، لیکن عقیقہ نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ ❶

مردہ بچہ کا عقیقہ

''مرحوم بچہ کا عقیقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۷)

=⇐ وعن أبي رافع أن الحسن بن علي رضي الله عنهما، لما ولد أرادت أمه فاطمة رضي الله عنها، أن تعق عنه بكبشين،فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:لاتعقي عنه ولكن احلقي شعر رأسه فتصدقي بوزنه من الورق......الحديث......قوله:لاتعقي عنه)قيل:يحمل هذا على أنه قد كان صلى الله عليه وسلم عق عنه،وهذا متعين لما قدمنا في رواية الترمذي والحاكم عن علي عليه السلام.(نيل الأوطار،رقم الحديث:۲۱۳۸،كتاب العقيقة وسنة الولادة، (۵/ ۱۶۱)، ط:دار الحديث، مصر).

⇐ عن ابن عباس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين ابني علي عليهم السلام فدل أن نهي فاطمة عنه،لأنه عق عنهما. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا،باب العقيقة، (۱۵/ ۱۲۶-۱۲۷)،ط:دار الكتب العلمية).

❶ عن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين،فقلت له ماهذا؟فقال:أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أوصاني أن أضحي عنه فأنا أضحي عنه،رواه أبو داود والترمذي.(مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة،باب في الأضحية،الفصل الثاني، (ص:۱۲۸)،ط:قديمي).

⇐ قال ابن الملك يدل على أن التضحية تجوز عمن مات.(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب في الأضحية،(۳/ ۵۱۵)،ط:رشيديه).

⇐ وإن كان أحد الشركاء ممن يضحي عن ميت جاز......لأن الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز أن يتصدق عنه ويحج عنه،وقد صح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين أحدهما عن نفسه والآخر عمن لايذبح من أمته وإن كان منهم من قد مات قبل أن يذبح ، فدل أن الميت يجوز أن يتقرب عنه.(بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما شرائط جواز إقامة الواجب،(۵/ ۷۲)،ط:سعيد).

مر گیا بچہ جانور ذبح کرنے سے پہلے

''جانور ذبح کرنے سے پہلے بچہ کا انتقال ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مر گیا عقیقہ کے بغیر

اگر کوئی شخص عقیقہ کے بغیر مر گیا تو کوئی بھی شخص گناہ گار نہیں ہوگا، اور پسماندگان پر مردہ کا عقیقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ [1]

مسجد میں کھال کی رقم دینا

''کھال کی قیمت مسجد میں دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۸۱)

مکروہ نہیں عقیقہ

''عقیقہ مکروہ ہے یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۹)

---

[1] العقيقة تطوع إن شاء فعلها وإن شاء لم يفعل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۲)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما كيفية الوجوب، (۵/ ۶۹)، ط: سعيد.

⇦ وتسن للأب من ماله العقيقة عن المولود ولاتجب. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۴/ ۲۷۴۶)، ط: دار الفكر).

⇦ ولا مأثم في ترك المباح. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل وأما الجمع في الوطء بملك اليمين فلايجوز عند عامة العلماء، (۲/ ۲۶۴)، ط: سعيد).

⇦ أن الإثم ليس على ترك المباح. (البحر الرائق، كتاب الإكراه، (۸/ ۱۳۳)، ط: رشيديه).

⇦ والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولايسيء تاركه. (شامي، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، (۱/ ۱۰۳)، ط: سعيد).

موت کے بعد عقیقہ کرنا

موت سے پہلے پہلے عقیقہ کرنا درست ہے، موت کے بعد عقیقہ کرنا درست نہیں۔ [1]

---

[1] ثم إن الترمذی أجاز بها إلی یوم إحدی وعشرین قلت:بل یجوز إلی أن یموت.(فیض الباری، کتاب العقیقة،باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۳۳۷/۴)،ط:رشیدیه).

⇦ فتاوی رحیمیه، کتاب الأضحیة،باب العقیقة،(۲۲/۱۰)،ط:دار الاشاعت.

⇦ أحسن الفتاوی، کتاب الأضحیة والعقیقة،(۵۳۶/۵)،ط:سعید.

☆......ن......☆

نابالغ کی ملک

جو چیز نابالغ کی ملک ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اسی بچہ ہی کے کام میں لگائی جائے وہ چیز کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں، خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہیں لا سکتے، کسی اور بچے کے کام میں بھی نہیں لگا سکتے۔ ❶

نام رکھنا

☆......بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا، نام رکھنا مستحب ہے، اس سے پہلے نام رکھ دیں تو یہ بھی جائز ہے۔ ❷

---

❶ وإذا أهدى للصبي شيء وعلم أنه له فليس للوالدين الأكل منه بغير حاجة كما في الملتقط. (قوله: وإذا أهدى للصبي شيء)

في جامع احكام الصغار إذا أهدى الفواكه إلى الصبيّ الصَّغِيرِ يَحِلُّ لِوَالِدَيْهِ الْأَكْلُ إِذَا أُرِيدَ بِذَلِكَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَلَكِنْ أُهْدِيَ إِلَى الصَّغِيرِ اسْتِصْغَارًا لِلْهَدِيَّةِ وَفِي فَتَاوَى ظَهِيرِ الدِّينِ إِذَا أُهْدِيَ لِلصَّغِيرِ شَيْءٌ مِنَ الْمَأْكُولَاتِ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يُبَاحُ لِوَالِدَيْهِ وَشَبَّهُ ذَلِكَ بِالضِّيَافَةِ، وَأَكْثَرُ مشايخِ بُخَارَى عَلَى أَنَّهُ لَا يُبَاحُ بغيرِ حاجة أقول قيد بِهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِحَاجَةٍ يُبَاحُ وَذَلِكَ عَلَى وَجْهَيْنِ، إِمَّا إِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَاحْتَاجَ لِفَقْرِهِ أَوْ كَانَ فِي الْمَفَازَةِ وَاحْتَاجَ لِعَدَمِ الطَّعَامِ مَعَهُ وَلَهُ مال ففي الوجه الأول أَكَلَ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَفِي الْوَجْهِ الثَّانِي أَكَلَ بِالْقِيمَةِ كَذَا فِي جَامِعِ أَحْكَامِ الصغار. (غمز عيون الأبصار، الفن الثالث، أحكام الصبيان، (۳/ ۳۱۷)، ط: دار الكتب العلمية).

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الهبة، (۵/ ۶۹۶)، ط: سعيد.

⇦ ليس للأب تحرير قنة بمال وغيره ولا أن يهب ماله ولو بعوض ولا إقراضه في الأصح. (شامي، كتاب الوكالة، فصل لايعقد وكيل البيع والشراء، (۵/ ۵۲۹)، ط: سعيد).

⇦ بہشتی زیور، "بچوں کو دینے کے بیان میں" (۵/ ۴۶)، ط: میر محمد کتب خانہ۔

❷ عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته، تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۲/ ۴۴)، ط: رحمانيه). =

☆......عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے پہلے بچے کا نام رکھ لینا چاہیے تاکہ عقیقہ کی دعا میں ''هذا عقيقة فلان بن فلان'' میں فلاں کی جگہ پر بچے یا بچی کا نام لیا جاسکے لیکن اگر نام نہیں رکھا، ویسے ہی عقیقہ کی نیت کرلی یا عقیقہ کی دعا میں ''هذا عقيقة فلان'' میں فلاں کہتے وقت بچے کا تصور کرلیا تب بھی عقیقہ ہوجائے گا۔ [1]

نانا پر عقیقہ کی ذمہ داری نہیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نومولود کا عقیقہ کرنا نانا اور ننھیال کی ذمہ داری ہے اس لیے ننھیال پر ضروری ہے کہ داماد کے گھر بکرے بھیج دیں تاکہ وہ عقیقہ کرسکے، یہ بات درست نہیں، عقیقہ کرنے کی ذمہ داری باپ پر ہے، باپ ہی کو عقیقہ کرنا چاہیے۔ [2]

=⇦ ويستحب أن يسمى المولود في اليوم السابع،ويجوز قبله وبعده. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج،باب العقيقة،(۸/۴۱۵)، ط:مكتبة الإرشاد.

⇦ إعلاء السنن، كتاب الذبائح،باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة، (۱۷/۱۲۲)،ط:إدارة القرآن.

[1] عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بتسمية المولود لسابعه وهذا موصول،وقال الحافظ في الفتح:وفي الطبراني عن ابن عمر رفعه:إذا كان يوم السابع للمولود فأهريقوا عنه دما وأميطوا عنه الأذى وسموه.وسنده جيد،اهـ.

قلت: والمراد والله أعلم أن لا تؤخر التسمية عن السابع فقد عرفت أنه صلى الله عليه وسلم سمى ابنه ابراهيم ليلة ولد وهو متفق عليه.(إعلاء السنن،كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة في العقيقة،(۱۷/۱۲۲)،ط:إدارة القرآن).

[2] والفصل الرابع:فيمن يتحمل العقيقة،والذي يتحملها ويختص بذبحها هو الملتزم لنفقة المولود من أب أوجد أوام أوجدة؛لأنها من جملة مؤونة. (الحاوي الكبير، كتاب الضحايا،باب العقيقة،(۱۵/۱۲۹)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦ تحفة المحتاج مع حواشي الشرواني، كتاب الأضحية،فصل في العقيقة، (۹/۳۵۸)، ط:دار إحياء التراث العربي.

⇦ حاشية الباجوري، كتاب احكام الصيد والذبائح والضحايا والأطعمة، فصل في احكام العقيقة،(۲/۳۰۲)،ط:دار الكتب العربية.

نانا عقیقہ کا گوشت کھا سکتا ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۰)

نانا عقیقہ کرنا چاہے تو؟

اگر والدین اجازت دیں تو بچے کی طرف سے دادا، نانا، چاچا، ماموں، بھائی وغیرہ تمام رشتہ دار عقیقہ کر سکتے ہیں، عقیقہ درست ہو جائے گا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ خود کیا تھا۔ [1]

ننھیال میں عقیقہ کرے یا ددھیال میں

''ددھیال میں عقیقہ کرے یا ننھیال میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نانی عقیقہ کا گوشت کھا سکتی ہے

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۸۶)

---

[1] عن ابن عباس رضی الله عنهما أن رسول الله صلی الله علیه وسلم عق عن الحسن كبشا والحسین كبشا.(السنن الكبری، كتاب الضحايا، باب العقيقة سنة،(۹/ ۲۹۹)،ط:إدارہ تالیفات اشرفیه).

⇦ وقال الشوكانی:فی عقه صلی الله علیه وسلم عن الحسن والحسین رضی الله عنهما، دلیل علی انها تصح العقیقة من غیر الأب مع وجوده، وعدم امتناعه. (أوجز المسالک، كتاب العقیقة،هل تختص بالوالد أویعم الولی غیره؟ (۱۰/ ۱۷۸)،ط:دار القلم، دمشق).

⇦ ذهب الشافعیة إلی أن العقیقة تطلب من الأصل الذی تلزمه نفقة المولود بتقدیر فقره فیؤدیها من مال نفسه لامن مال المولود، ولایفعلها من لا تلزمه النفقة إلا بإذن من تلزمه. (الموسوعة الفقهیة ،حرف العین،"عقیقة"،من تطلب منه العقیقة،(۳۰/ ۲۷۷،۲۷۸)، ط:دارالصفوة،مصر).

نائی کو جانور کا سر دینا

''سر اور نائی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ

ایک ضعیف روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عقیقہ کا علم نہیں تھا اس لیے ظہور نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا تھا۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے عقیقہ کرنا

''مرحومین کے نام سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۷)

نذر اور عقیقہ

''عقیقہ کی نذر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۴۲)

---

❶ و در حدیث انس رضی اللہ عنہ چنانچہ در بعض روایات آمدہ وارد است کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چوں وقت ولادت معلوم وے نشد کہ کردن یا نہ، ذبح کرد، اما در اسناد آں حدیث ضعفے ہست وخالی از بعدے ہم نیست واللہ اعلم (شرح سفر السعادۃ، باب حج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، فصل: در سنن نبوی رضی اللہ تعالی علیہ وسلم در عقیقہ، (ص:۳۸۳)، ط: نامی گرامی نول کشور)۔

⇦ واخرج بن ابی شیبة عن محمد بن سیرین قال لو اعلم انی لم یعق عنی لعققت عن نفسی..................

ولیس هذا نصا فی منع أن یعق الشخص عن نفسه بل یحتمل أن یرید أن لا یعق عن غیره إذا کبر وکانه اشار بذلک إلی أن الحدیث الذی ورد أن النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة لا یثبت. وهو کذلک فقد أخرجه البزار من روایة عبد الله بن محرر وهو بمهملات عن قتادة عن أنس قال البزار تفرد به عبد الله وهو ضعیف اهـ وأخرجه أبو الشیخ من وجهین آخرین أحدهما من روایة إسماعیل بن مسلم عن قتادة وإسماعیل ضعیف أیضا وقد قال عبد الرزاق أنهم ترکوا حدیث عبد الله بن محرر من أجل هذا الحدیث. (فتح الباری، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبی فی العقیقة، (۵۹۵/۹)، ط: دار المعرفة، بیروت).

نذر پوری کرنا

عقیقہ کے گوشت سے نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے، اس سے نذر ادا نہیں ہوگی مثلاً کسی آدمی نے کچھ مساکین کو کھانا کھلانے کی نذر کی تھی کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہوا تو بیس مساکین کو کھانا کھلاؤں گا، اور اس نے لڑکا پیدا ہونے کے بعد عقیقہ کے گوشت سے بیس مساکین کو کھانا کھلا دیا تو نذر پوری نہیں ہوگی، نذر پوری کرنے کے لیے عقیقہ کے علاوہ دوسرے گوشت وغیرہ سے دوبارہ کھانا کھلانا پڑے گا۔

واضح رہے کہ نذر پوری کرنے کے لئے عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ ❶

نذر کا جانور

نذر کے جانور سے عقیقہ کرنا جائز نہیں ہے بلکہ عقیقہ کے لئے الگ جانور لینا ضروری ہوگا مثلاً زید نے ایک بکرا اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ رکھا ہے، اس کے بعد زید کا لڑکا پیدا ہوا، اب زید کے لئے اس بکرے کو عقیقہ میں یا اپنی واجب قربانی میں ذبح کرنا جائز نہیں بلکہ اس بکرے کو اپنی نیت کے مطابق قربان کرنا چاہیے۔ ❷

---

❶ وإذا دفع اللحم إلى فقير بنية الزكوة لايحسب عنها في ظاهر الرواية. (ردالمحتار، كتاب الأضحية، (٦/ ٣٢٨)، ط: سعيد).

⇐ امداد الفتاوى، كتاب النذور، (٢/ ٥٣٩)، ط: دار العلوم.

❷ ومن نذر أن يضحي شاة وذلك في أيام النحر وهو موسر فعليه أن يضحي بشاتين عندنا: شاة بالنذر وشاة بإيجاب الشرع ابتداء إلا إذا عنى به الاخبار عن الوجوب عليه فلايلزمه إلا واحدة ولو قبل النحر لزمه شاتان بلاخلاف. (رد المحتار، كتاب الأضحية، (٢/ ٣٢٠).

⇐ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، (٥/ ٦٣)، ط: سعيد.

⇐ منحة الخالق على البحر الرائق، كتاب الأيمان، (٣/ ٥٠٠)، ط: رشيديه.

نذر ماننا عقیقہ کرنے کی

’’عقیقہ کی نذر‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۴۲)

نذر والا عقیقہ

’’عقیقہ کی نذر‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۴۲)

نر، مادہ کا فرق نہیں

لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں جانور کے مذکر، مؤنث (نر، مادہ) ہونے کا کوئی فرق نہیں لڑکے کے عقیقہ میں بکری اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا جاسکتا ہے، مگر فرق یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے افضل ہیں اور لڑکی کے لیے ایک۔

باقی جانوروں سے عقیقہ درست ہونے کے لیے وہ تمام شرائط ہیں جو قربانی درست ہونے کے لئے ہیں۔ [1]

---

[1] عن أم كرز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة لايضركم ذكرانا كن أوإناثا. (سنن النسائي، كتاب العقيقة، كم يعق عن الجارية، (۱۸۸/۲)، ط: قديمي).

⇦ سنن أبوداود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۳۳/۲)، ط: رحمانيه.

⇦ مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۲۶۵/۳)، ط: دار الكتب العلمية.

⇦ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب مايعق عن الغلام ومايعق عن الجارية، (۳۰۱/۹)، ط: إداره تاليفات اشرفيه.

⇦ مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الرد على أبي حنيفة، مسألة في العقيقة، (۳۰۳/۷)، ط: مكتبة الرشد.

نیت

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اس کا تعلق دل سے ہے، زبان سے نہیں، اس لئے عقیقہ کرتے وقت دل میں یہ نیت ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے اس کے شکر کے طور پر جانور ذبح کرتا ہوں اور اگر دل میں نیت کے ساتھ زبان سے بھی وہ الفاظ ادا کردے تو بہتر ہے اور برکت کا باعث ہے تاکہ دل اور زبان دونوں متفق ہو جائیں۔ [1]

---

[1] عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم اذبحوا علی اسمه فقولوا بسم الله اللهم لک وإلیک هذه عقیقة فلان، قال ابن المنذر: وهذا أحسن وإن نوی العقیقة ولم یتکلم أجزأه إن شاء الله. (تحفة المولود بأحکام المولود، الباب السادس فی العقیقة وأحکامها، الفصل الحادی والعشرون فیما یقال عند ذبحها، (ص: ۷۵)، ط: دار الکتاب العربی).

⇦ والنیة هی الإرادة، والشرط أن یعلم بقلبه...... أما الذکر باللسان فلامعتبر به ویحسن ذلک لاجتماع عزیمته. (الهدایة، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۱/ ۹٦)، ط: رحمانیه).

⇦ (النیةوهی الإرادة...... والمعتبر فیها عمل القلب اللازم للإرادة) فلاعبرة للذکر باللسان إن خالف القلب...... (والتلفظ) عند الإرادة (بها مستحب) هو المختار. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، (۱/ ۴۱۴، ۴۱۵)، ط: سعید).

☆......و......☆

والدین عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں

''عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۰)

والدین کے علاوہ کوئی دوسرا عقیقہ کرے تو؟

''عقیقہ کون کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۸)

والدین وغیرہ کا متعین حصہ نہیں

والدین اور دیگر رشتہ داروں کو عقیقہ کا گوشت دینا اور ان کا کھانا جائز اور درست ہے، لیکن عقیقہ کے گوشت میں والدین اور دیگر رشتہ داروں کا باقاعدہ کوئی حصہ متعین نہیں ہے جو ہر صورت میں ان کو دینا ضروری ہو۔ [1]

ولادت سے پہلے عقیقہ کرنا

عقیقہ کا وقت ولادت کے بعد شروع ہوتا ہے، لہٰذا اگر کسی نے ولادت سے پہلے آئندہ پیدا ہونے والے بچے کا عقیقہ کر دیا، یا ولادت کی ابتداء ہوئی

---

[1] قال في البدائع: والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث......ولو حبس الكل لنفسه جاز؛لأن القربة فيه الإراقة والتصدق باللحم تطوع. (شامي، كتاب الأضحية،(۳۲۸/٦)،ط:سعيد).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب الأضحية،فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية......إلخ، (۸۰/۵)،ط:سعيد.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية،الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، (۳۰۰/۵)،ط:رشيديه.

پوری نہیں ہوئی اس دوران عقیقہ کا جانور ذبح کر دیا تو عقیقہ صحیح نہیں ولادت مکمل ہونے کے بعد ساتویں دن دوبارہ کرے۔

ولادت مکمل ہونے کے بعد سات دن سے پہلے عقیقہ کرنے سے عقیقہ ہوجاتا ہے لیکن مستحب طریقہ کے خلاف ہے اس لیے ساتویں دن ورنہ چودہویں دن ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے تاکہ مستحب بھی ادا ہوجائے۔ ❶

ولادت کا دن

عقیقہ کے دنوں میں ''دن'' سے مراد شرعی دن ہے، اور شرعی دن صبح صادق سے آفتاب غروب ہونے تک ہے، اور ہر رات آنے والے دن میں شامل ہے، اس اعتبار سے سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو آنے والا بعد کا دن اس کی ولادت کا دن ہوگا، مثلاً جمعہ کے دن سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اس کی ولادت کا دن ہفتے کا دن کہلائے گا اور آئندہ جمعے کو اس کا عقیقہ کیا جائے گا، اور اگر ہفتے کے دن سورج غروب ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اتوار کے دن اس کی ولادت کا دن کہلائے گا اور آئندہ ہفتے کو اس کا عقیقہ کیا جائے گا۔

---

❶ ووقتها بعد تمام الولادة إلى البلوغ فلايجزئ قبلها وذبحها في اليوم السابع يسن...... (وقال قبل ذلک) ولوقدم يوم الذبح قبل يوم السابع أوأخره عنه جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقیح الفتاوی الحامدية، كتاب الذبائح، (۲/ ۲۳۳)، ط: مکتبه امدادیه).

⇐ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ۲۴۰)، ط: مكتبة القدس.

⇐ والعمل على هذا عند أهل العلم يستحبون أن يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع، فإن لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر، فإن لم يتهيأ عق عنه يوم إحدى وعشرين. (جامع الترمذی، أبواب الأضاحي، باب ماجاء في العقيقة، (۱/ ۲۷۸)، ط: سعيد).

واضح رہے کہ ولادت کے دن سے ایک دن پہلے ساتواں دن ہوتا ہے اس دن عقیقہ کیا جائے گا مثلاً اگر جمعہ کو بچہ پیدا ہوا تو آئندہ جمعرات اس کا ساتواں دن ہے، اور اگر جمعرات کو بچہ پیدا ہوا تو آئندہ بدھ اس کا ساتواں دن ہے۔ ❶

ولادت کا دن سات دنوں میں شامل ہے

ولادت کا دن بھی سات دنوں میں شامل ہے اس لئے ولادت کے دن سمیت ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے، اور ولادت کے دن کے علاوہ چھٹے دن عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ ❷

ولیمہ کے ساتھ عقیقہ کرنا

ایک گائے یا بھینس یا اونٹ خرید کر اس میں چند حصے عقیقہ کے واسطے

---

❶ قوله: يوم سابعه أي: يوم سابع ولادته وذلك بأن تذبح قبل يوم من ولادته في اليوم الذي يسبق يوم ولادته، فمثلا إذا ولد يوم الأربعاء تذبح يوم الثلاثاء وإذا ولد يوم الإثنين تذبح يوم الأحد وهلم جرا. (فتح ذي الجلال والإكرام بشرح بلوغ المرام، كتاب الأطعمة، باب العقيقة، وقت العقيقة والحلق، (٦/ ٩٣)، ط: المكتبة الإسلامية).

⇦ السنة ذبح العقيقة يوم السابع من الولادة، وهل يحسب يوم الولادة من السبعة؟ فيه وجهان...... أصحهما: يحسب فيذبح في السادس مما بعده...... ولكن المذهب الأول وهو ظاهر الأحاديث، فإن ولد في الليل حسب اليوم الذي يلي تلك الليلة بلاخلاف. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (٨/ ٤١٠)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ وليس من السبعة يوم الولادة خلافاللشيخين ولو ولد ليلا حسبت الذبيحة من صبيحته. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (٢/ ٢٣٣)، ط: مكتبه امداديه).

⇦ الفتاوى الكاملية، كتاب الذبائح، (ص: ٢٤٠)، ط: مكتبة القدس.

⇦ فتح الباري، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، (٩/ ٥٩٥)، ط: دار المعرفة.

❷ أنظر الحاشية السابقة.

لے لے اور بعض حصوں میں ولیمہ کے واسطے نیت کرے پھر ذبح کرے تب بھی عقیقہ درست ہو جائے گا۔ ❶

ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا

عقیقہ کا گوشت کسی عوض کے بغیر مفت کھلانا چاہیے، عوض لے کر کھلانا درست نہیں اس لیے اگر شادی اور ولیمہ کی دعوت میں آنے والے لوگوں سے ہدیہ تحفہ اور پیسے کے لفافے وغیرہ وصول نہیں کیے جاتے تو اس دعوت میں عقیقہ کا گوشت استعمال کرنا درست ہے، اور اگر دعوت میں ہدیہ تحفہ اور پیسے کے لفافے

---

❶ قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل، وشمل إلى مالو كانت القربة واجبة على الكل او البعض، اتفقت جهاتها أو لا، كالأضحية والإحصار، وكذا لو أراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد من قبل، ولم يذكر الوليمة، وينبغي أن تجوز لها؛ لأنها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح، ووردت بها السنة فإذا قصد بها شكرا أو إقامة السنة، فقد أراد القربة. اهـ الدر مع الرد، كتاب الأضحية، (۳۲۶/۶)، ط: سعيد.

⇦ ولنا أن الجهات وإن اختلفت صورة: فهي في المعنى واحد؛ لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله عزشانه، وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد ولد له من قبل، ولم يذكر ماإذا أراد أحدهم الوليمة، وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز. (بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل في شروط جواز إقامة الواجب، (۳۰۲/۶)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

⇦ وكذلك إن أراد بعضهم العقيقة عن ولد.......... ولم يذكر ماإذا أراد أحدهم الوليمة وهي ضيافة التزويج، وينبغي أن يجوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الثامن، (۳۰۴/۵)، ط: رشيديه.

⇦ فتاوى قاضي خان على هامش الهندية، كتاب الأضحية، فصل فيمايجوز في الضحايا ومال ايجوز، (۳۵۰/۳)، ط: رشيديه.

⇦ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الأضحية، (۱۶۶/۴)، ط: دار المعرفة، بيروت.

وغیرہ وصول کئے جاتے ہیں تو عوض اور بدلہ کا شبہ ہونے کی وجہ سے عقیقہ کا گوشت ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ ❶

نیز یہ کہ شادی بیاہ اور ولیمہ وغیرہ میں عقیقہ کا گوشت کھلانا کا رواج ہو جانے میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ عقیقہ کرنے میں مستحب وقت کی رعایت نہیں ہوگی مستحب وقت یہ ہے کہ ساتویں روز عقیقہ ہو، اور تیسرا حصہ غرباء کو دیا جائے۔ ❷

---

❶ حكم اللحم كالضحايا، يؤكل من لحمها، ويتصدق منه، ولا يباع شيء منها. (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر).

⇦ حكم العقيقة في التصدق منها والأكل والهدية والإدخار وقدر المأكول وامتناع البيع...... كما ذكرنا في الأضحية سواء لافرق بينهما. (المجموع شرح المهذب، كتاب الحج، باب العقيقة، (۴۱۳/۸)، ط: مكتبة الإرشاد).

⇦ العقيقة عن الغلام وعن الجارية وهي ذبح شاة في سابع الولادة وضيافة الناس. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثاني والعشرون في تسمية الأولاد وكناهم والعقيقة، (۳۶۲/۵)، ط: رشيديه).

❷ عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى. (سنن أبي داود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة، (۴۳/۲)، ط: رحمانيه).

⇦ ولو قدم يوم الذبح قبل يوم السابع أو أخره جاز إلا أن يوم السابع أفضل. (تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح، (۲۳۳/۲)، ط: مكتبة امداديه).

⇦ والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث. (شامي، كتاب الأضحية، (۳۲۸/۶)، ط: سعيد).

⇦ بدائع الصنائع، كتاب التضحية، فصل وأما بيان مايستحب قبل التضحية ...... إلخ، (۸۰/۵)، ط: سعيد.

☆......ﷺ......☆

ہدیہ کا حکم

''تقریب میں جو دیا جاتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:٦٦)

ہدیہ کے جانور سے عقیقہ کرنا

''تحفہ کے جانور سے عقیقہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:٦٣)

ہڈیاں نہ توڑنا ضروری نہیں

عقیقہ کے جانور میں ہڈیاں نہ توڑنا اور اعضاء کو جوڑوں سے الگ کرنے کا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے اور یہ عمل مستحب ہے ضروری نہیں ہے لہٰذا اگر عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنے کی ضرورت پڑے تو توڑ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

آج کل عام طور پر بڑے بڑے اعضاء پکانے کا رواج نہیں ہے اور آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے گوشت کی بوٹی بنا کر تقسیم کرنا پڑتا ہے ورنہ بہت سارے گھرانے محروم رہ جاتے ہیں، نیز اعضاء اس طرح علیحدہ کرنا کہ کوئی ہڈی ٹوٹنے نہ پائے ایک مشکل کام ہے اس لیے عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے۔ ❶

---

❶ عن أبی ذئب عن الزهری قال: سألته عن العقيقة؟فقال: لا يكسر عظامها ورأسها ولا يمس الصبی بشیء من دمها. (مصنف ابن أبی شيبة، كتاب العقيقة، من قال لايكسر العقيقة عظم، (١١٦/٥)، ط: مكتبة الرشد).

⇦ الاستذكار لابن عبدالبر، كتاب العقيقة، باب العمل فی العقيقة، (٣٨٥/١٥)، ط: دار الوعی، القاهرة.

⇦ واستحب كسر عظامها لما كانوا فی الجاهلية يقطعونها من المفاصل. (بداية المجتهد، كتاب العقيقة، (٣٣٠/١)، ط: فاران اكيڈمی).=

ہڈیاں نہ توڑنے کی حکمت

عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنے اور سالم پکانے کی حکمت یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور نوزائیدہ بچے کا بدل اور اس کی سلامتی کا ذریعہ ہے، اس لئے عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا بچے کی ہڈیوں اور اعضاء کی سلامتی کے لئے نیک شگون ہے، گویا کہ اس سے بچے کے اعضاء اور ہڈیاں بھی صحیح سالم رہیں گی۔ ❶

ہڈی توڑنا

عقیقہ کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے گوشت بناتے وقت اس کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے بعض لوگوں نے نیک فالی کے طور پر ہڈیاں توڑنے سے منع

⇐ قال مالک: تکسر عظامها ويطعم منها الجيران. (تحفة المودود، الباب السادس فی العقيقة وأحكامها، الباب السابع عشر فی بيان مصرفها، (ص:٦٧)، ط: دار الكتب العلمية).

⇐ فی حديث عائشة الذی اودعناه فی المتن دلالة علی استحباب أن لايكسر للعقيقة عظم. (اعلاء السنن، كتاب الذبائح، باب أفضلية ذبح الشاة فی العقيقة، (١١٨/١٧) ط: ادارة القرآن).

⇐ وفيه أيضا: يستحب أن تفصل اعضاء، ولايكسر شیء من عظامها فإن كسر فهو خلاف الأولی. (اعلاء السنن، (١٢١/١٧) ط: ادارة القرآن).

⇐ ولايكسر عظمها وإن كسر لم يكره. (تنقيح الفتاوی الحامدية، كتاب الذبائح، (٢٣٣/٢)، ط: مكتبه ميمنيه، مصر

⇐ استحب أن لايكسر عظامها تفاؤلا بسلامة اعضاء المولود وصحتها وقوتها. (تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فی العقيقة وأحكامها، الفصل الثالث عشر فی كراهة كسر عظمها، (ص: ٦٢)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

❶ ولاتكسر عظامها، تفاؤلا بسلامة أعضاء المولود. (الفقه الإسلامی وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثانی: العقيقة وأحكام المولود، (٢٧٤٩/٣)، ط: دار الفكر).

⇐ أوجز المسالك، كتاب العقيقة، لايباع لحمها ويكسر عظامها، (١٩٧/١٠)، ط: دار القلم، دمشق.

⇐ تحفة المودود بأحكام المولود، الباب السادس فی العقيقة وأحكامها، الفصل الثالث عشر فی كراهة كسر عظامها، (ص: ٦٢)، ط: دار الكتب العلمية.

کیا ہے، لیکن وہ بات اتنی زیادہ مضبوط نہیں ہے، اس لیے گوشت بناتے وقت ہڈیاں توڑنے کی ضرورت پڑے تو ہڈیاں توڑ سکتے ہیں شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اور اگر ہڈی توڑنا نہ چاہے تو وہ بھی درست ہے، ہڈیاں توڑنا کوئی لازمی نہیں ہے۔ [1]

☆......ہڈی نہ توڑنے کے بارے میں امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ

---

[1] عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه و آله وسلم قال في العقيقة التي عقتها فاطمة عن الحسن والحسين عليهما السلام أن يبعثوا إلى القابلة منها برجل و كلوا وأطعموا ولاتكسروا منها عظما.(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة،(۹/ ۳۰۲)،ط:إدارہ تالیفات اشرفیہ).

⇦ عن عطاء عن أم كرز رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله و آله وسلم عن الغلام شاتان مكافئتان،وعن الجارية شاة قال:وكان عطاء يقول: تقطع جدولا ولايكسر لها عظم،أظنه قال ويطبخ.(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة،(۹/ ۳۰۲)،ط:إدارہ تالیفات اشرفیہ).

⇦ ابن جريج عن عطاء أنه قال في العقيقة:يقطع أرابا ويطبخ بماء وملح ويهدى في الجيران.(السنن الكبرى للبيهقي،كتاب الضحايا، باب من لاتكسر عظام العقيقة، (۹/ ۳۰۲)،ط:إدارہ تالیفات اشرفیہ).

⇦ عن أم كرز وأبي كرز قال: نذرت امرأة من آل عبدالرحمن بن أبي بكر إن ولدت امرأة عبد الرحمن نحرنا جزورا فقالت عائشة رضي الله تعالى عنها:لابل السنة أفضل، عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة تقطع جدولا ولايكسر لها عظم الحديث.(مستدرك الحاكم، كتاب الذبائح، (۴/ ۲۶۶)،ط:دار الكتب العلمية).

⇦ عن عطاء عن عائشة رضي الله عنها قالت تجعل جدولا فيطبخ فيأكل ويطعم وفي رواية: عن عائشة قالت: تطبخ جدولا ولايكسر منها عظم.(مصنف ابن أبي شيبة، كتاب العقيقة،في العقيقة يؤكل من لحمها،(۱۲/ ۳۲۸) ، ط:دار القبلة،مؤسسة علوم القرآن).

⇦ وهي شاة تصلح للأضحية تذبح للذكر والأنثى سواء فرق لحمها نيئا أو طبخه بحموضة أوبدونها مع كسر عظمها أولا.(فتاوى شامي، كتاب الأضحية،خاتمه يستحب لمن ولد له ولد،(۶/ ۳۳۶)،ط:سعيد).

تعالی استحباب کے قائل ہیں، حنفیہ کے نزدیک ہڈی نہ توڑنا استحباب میں شامل نہیں ہے لہذا توڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❶

---

❶ ومن ذلک قول الشافعي وأحمد رحمهما الله تعالى باستحباب عدم كسر عظام العقيقه وأنها تطبخ أجزاء كبارا تفاؤلا بسلامة المولود، مع قول غيرهما إنه مستحب كسر عظمها تفاؤلا بالذبول وكثرة التواضع وخمود نار البشرية. (الميزان الكبرى، باب الأضحية والعقيقة، (۶۸/۲)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

⇦ أوجز المسالک، كتاب العقيقة، لايباع لحمها ويكسر عظامها، (۱۹۷/۱۰)، ط: دار القلم، دمشق.

⇦ الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الثامن: الأضحية والعقيقة، الفصل الثاني: العقيقة وأحكام المولود، (۲۷۴۹/۴)، ط: دار الفكر.

☆......ی......☆

یہودی لڑکی کا عقیقہ نہیں کرتے تھے

''لڑکے کے لیے دوبکریاں بہتر ہونے کی وجہ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۱)

یہودیوں میں بھی عقیقہ کارواج تھا

''لڑکے کے لئے دوبکریاں بہتر ہونے کی وجہ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۱)